حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف
محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

Marfat.com

Marfat.com

جنید بغدادی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف،
محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
مصنف: محمد حسیب القادری
پبلشرز: اکبر بک سیلرز
تعداد: 600
قیمت: -/100

ملنے کا پتہ
ناشر
اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

Marfat.com

انتساب

شیخ اہل حقائق، وحید عصر، قطب زمانہ

حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے نام

Marfat.com

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالبؔ
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

(مرزا غالب)

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
حرفِ آغاز	7
حمد باری تعالیٰ	9
نعت رسولِ مقبول ﷺ	10
محبت اور عشق کا بیان	11
ایمانِ کامل	16
مختصر تعارف	18
ولادت باسعادت	20
ابتدائے حال	21
بیعت وخلافت	25
پیرو مرشد حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ	26
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ طریقت اور بزرگوں کے احوال	32
حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ	42
حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ	45
سیرتِ مبارکہ	48
عبادت وریاضت	65
تصوف اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	67

Marfat.com

رموزِ ولایت اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	71
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ میں فقر وغنا پر اختلاف	73
توحید اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	74
صحبت اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	76
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات	78
وصال	82
فرمودات	86
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے معاصرین اور فیض یافتہ	88
کتابیات	160

Marfat.com

حرفِ آغاز

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ پر بے شمار درود و سلام۔

روزِ اول جب اللہ عزوجل نے روح کو تخلیق کیا تو دنیا کی رنگینیوں کو اس کے سامنے پیش کیا۔ نو حصوں نے دنیا کو پسند کیا اور دسویں حصہ نے دنیا سے منہ موڑ لیا۔ پھر اللہ عزوجل نے اس دسویں حصے کے سامنے جنت کی رنگینیوں کو پیش کیا تو اس میں سے نو حصوں نے جنت کو پسند کیا اور دسویں حصہ نے اللہ عزوجل کی جانب رجوع کیا۔ یہ جو دسواں حصہ ہے یہ ہمیشہ دیدارِ الٰہی کا طالب رہا ہے اور اللہ عزوجل نے اسے معرفت کی دولت سے نوازا ہے اور انہیں یہ تنبیہ بھی کی ہے کہ وہ اپنے قلب کو آلائشوں سے پاک رکھیں۔

نہ پہنچے ان کے قدموں تک نہ کچھ حسنِ عمل ہے
حسن کیا پوچھتے ہو ہم گئے گزرے زمانے سے

تصوف کی بنیاد اور ابتداء حرف اللہ سے ہے اور یہی حقیقی معرفت ہے۔ اس علم کا پانا بے حد مفید اور نافع ہے اور یہ علم کتابوں کے بوجھ سے انسانوں کو فارغ کر کے ایک ہی طریقہ سکھاتا ہے اور وہ طریقہ ہے علم حقیقی سے آگاہی اور اس علوم کے ذریعے ہی سالک کائنات کے اسرار و رموز سے آگاہ ہوتا ہے۔

تصوف کی تعلیم میں ہمیشہ سے یہ قاعدہ رہا ہے کہ اپنی عاجزی کا اظہار بارگاہِ رب العزت میں کیا جائے اور ہمیشہ خود کو کم تر اور حقیر جانا جائے۔ جب سالک اپنی عاجزی کا اظہار کرتا ہے اور گناہوں سے صدقِ دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی اس عاجزی

Marfat.com

اوراس توبہ کو قبول فرماتا ہے اور پھر اسے منصب ولایت پر فائز فرماتا ہے۔ جب سالک کو معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے تو وہ دنیا سے منہ موڑ لیتا ہے اور اس کی نفسانی خواہشات ختم ہو جاتی ہیں پھر وہ طالب دنیا کی بجائے طالب حق ہوتا ہے اور اپنے فرائض کو انجام دینے میں کسی حیل و حجت سے کام نہیں لیتا۔

میں اس سوہنے دے لڑ لگ کے اپنی خودی گوائی
اس دے باجھوں میرے قبضے چیز نہ رہ گئی کائی

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی انہی اولیاء اللہ میں ہوتا ہے جو طالب حق کے شہسوار تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سیّد الطائفہ، شیخ الشیوخ، سلطان المحققین اور طاؤس العلماء جیسے خطابات سے نوازے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی قرآن وحدیث کی پیروی میں بسر کی اور اپنے مریدوں کو بھی حکم دیتے تھے کہ وہ قرآن وحدیث کی اتباع کریں اور شیطانی وساوس کو نزدیک نہ آنے دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مجھے ولایت میں یہ مقام صرف فاقہ کشی اور ترکِ دنیا اور شب بیداری سے حاصل ہوا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وواقعات کو مرتب کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات سے آگاہ ہوں اور ان پر عمل پیرا ہو کر صحیح معنوں میں مسلمان بن سکیں۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں نہایت عاجزی کے ساتھ یہ دعا ہے کہ وہ میری اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

محمد حسیب القادری

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

مشت گل کو آدم زندہ بنا دیتا ہے کون؟
دل میں احساسات کی شمعیں جلا دیتا ہے کون؟
کون میرے ذہن میں کرتا ہے مضمونوں کی کاشت؟
میرے آگے شعر کے خرمن لگا دیتا ہے کون؟
ہاتھ کس کا شب کی زلفوں میں پروتا ہے نجوم؟
صبح کے رخسار پر سورج سجا دیتا ہے کون؟
آدمی تو دانا بوتا ہے بطونِ کشت میں
لیکن اس کو خوشہ زریں بنا دیتا ہے کون؟
جب مسافر کے قدم رک جائیں ہمت ٹوٹ جائے
منزلِ امید پر آ کر صدا دیتا ہے کون؟
جب حجاب روبرو چھونے کو ہوتی ہے نظر
دیدۂ تحقیق پر پردے گرا دیتا ہے کون؟
جس کے دریا میں سفینوں کی طرح بہتے ہیں ہم
ہاں اسی نادیدہ قوت کو خدا کہتے ہیں ہم

Marfat.com

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں تو خود ان کے در کا گدا ہوں اپنے آقا کو میں نذر کیا دوں
اب تو آنکھوں میں کچھ نہیں ہے ورنہ قدموں میں آنکھیں بچھا دوں
آنے والی ہے ان کی سواری پھول نعتوں کے گھر گھر سجا دوں
میرے گھر میں اندھیرا بہت ہے اپنی پلکوں پہ شمعیں جلا دوں
بے نگاہی یہ میری نہ جائے دیدہ ور میرے نزدیک آئیں
میں یہیں سے مدینہ دکھا دوں دیکھنے کا سلیقہ سکھا دوں
روضۂ پاک پیش نظر ہے سامنے میرے آقا کا در ہے
مجھ کو کیا کچھ نظر آ رہا ہے تم کو لفظوں میں کیسے بتا دوں
میرے آنسو بہت قیمتی ہیں اس سے وابستہ ہیں ان کی یادیں
ان کی منزل ہے خاکِ مدینہ یہ گوہر یونہی کیسے لٹا دوں
مجھ کو اقبالؔ نسبت ہے ان سے جن کا ہر لفظ جانِ سخن ہے
میں جہاں نعت اپنی سنا دوں ساری محفل کی محفل جگا دوں

Marfat.com

محبت اور عشق کا بیان

لفظ محبت ''حِبہ'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی اس بیج کے ہیں جو زمین میں ڈالا جاتا ہے اور حِبہ کو ''حب'' سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بعض سلف محبت کو حب سے ماخوذ کرتے ہیں اور حب دل کی صفت ہے اور دل کا قیام اسی کی بدولت ہے چنانچہ محبت بھی دل میں ہی ہوتی ہے۔ علماء کے نزدیک محبت کے کئی معنی ہیں۔ ایک معنی یہ ہے کہ محبوب کے لئے دل میں بے چینی پیدا ہو' طلب کی خواہش پیدا ہو' محبوب سے انس ہو مگر اس کا کسی جنس سے منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ محبت کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ حق تعالیٰ کا احسان جو وہ اپنے بندوں پر کرتا ہے۔ محبت کا ایک مفہوم یہ ہے کہ بندہ حق تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرے۔

محبت کی حقیقت یہ ہے کہ جب بندہ اللہ عزوجل سے محبت کا دعویٰ کرے تو اسے غیر اللہ سے مستغنی کرے اور باقی تمام جہان سے اپنا تعلق ختم کر کے اس مالک حقیقی سے اپنا تعلق قائم کرلے اور یہی مسلک حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کا ہے۔ اللہ عزوجل کی محبت یہ ہے کہ وہ بندہ پر اپنی رحمت کی بارش کرتا ہے۔ بندہ کی اللہ عزوجل سے محبت ایک جذبہ ہے جو مومن کے دل میں تعظیم وتکریم کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

محبت کی دو اقسام ہیں۔ اول انسان کی اپنے ہم جنس سے محبت اور یہ محبت نفسانی محبت کہلاتی ہے۔ دوم غیر جنس سے محبت اور یہ محبت حقیقی ہوتی ہے اور محبت کرنے والا اپنے محبوب کے سوا کسی دوسرے کی جانب نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ دین اسلام میں اللہ عزوجل کی بندہ کے ساتھ محبت اور بندہ کی اللہ عزوجل کے ساتھ محبت ثابت ہے اور قرآن وحدیث میں اس موضوع پر بے شمار دلائل موجود ہیں۔

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سوا کوئی محبوب نہ ہو۔

علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم ﷺ کی محبت فرض ہے اور محبت کو اطاعت کہنا درست نہیں کیونکہ اطاعت بھی محبت کا ثمرہ ہے اور اس کے تابع ہے۔ پہلے محبت کی جاتی ہے پھر اطاعت کی جاتی ہے اور مومن کی شان یہ ہے کہ اللہ اس سے محبت رکھتا ہے اور وہ اللہ سے محبت رکھتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ بندہ مرتبہ کمال پر کب فائز ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص اس وقت تک مرتبہ کمال کو نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ اپنے مال، اہل و عیال کی نسبت مجھ سے زیادہ محبت نہ کرے یعنی حضور نبی کریم ﷺ کی محبت مرتبہ کمال پر پہنچنے کی دلیل ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک صحابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر فقر کے لئے تیار رہو۔ ان صحابی نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! میں اللہ سے بھی محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر مصیبت اور بلا کے لئے تیار ہو جاؤ۔

ایک مرتبہ ایک اعرابی نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے قیامت کی کچھ تیاری بھی کی ہے؟ اعرابی کہنے لگا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے نماز روزے تو زیادہ نہیں رکھے مگر میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پس قیامت کے دن آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہوگا۔

محبت جب اپنی حدود و قیود سے تجاوز کرتی ہے تو یہ عشق کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور بندہ کا اللہ عزوجل سے عشق تسلیم شدہ ہے جبکہ اللہ عزوجل کا بندہ سے عشق کرنا تسلیم شدہ نہیں ہے۔ اکابرین کا قول ہے کہ عاشق وہ ہے جو محبوب تک پہنچ نہ سکے اور اللہ عزوجل کا

Marfat.com

بندہ تک پہنچنا محال نہیں ہے۔ جو لوگ عشق کے میدان میں قدم رکھتے ہیں ان کا عشق ثابت قدمی سے قائم رہتا ہے اور وہ اپنی نفسانی خواہشات کو ترک کر کے، دنیا کی رنگینیوں کو چھوڑ کر اس میدان میں قدم رکھتے ہیں اور وہ سچے عاشق ہوتے ہیں۔

عشق جنہاں نوں بھار چواندا تے اوہ صابر ہو کے سہندے
لکھ کروڑ اندر نوں پیراں بھید نہ ظاہر کہندے

اہل عشق وہ لوگ ہوتے ہیں جو مالک حقیقی کی تلاش و جستجو اور آرزوئے وصال و قربِ الٰہی میں اپنا سب کچھ ختم کر دیتے ہیں اور عشق کی خاطر دنیا کی طلب و جستجو کو اپنے دل سے نکال باہر کرتے ہیں۔ عاشقوں کو اپنے تن اور من کی کچھ خبر نہیں ہوتی اور وہ ہمہ وقت دیدارِ یار میں مشغول رہتے ہیں۔ اس راہِ عشق میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اس کی تلخی، اس کی تیزی کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہیں اور بالآخر منزلِ مقصود کو پا لیتے ہیں۔

راہِ عشق میں صرف محبت کی چاشنی ہی نہیں ملتی بلکہ اکثر و بیشتر ہجر اور فراق کے کٹھن مراحل سے بھی گزرنا پڑتا ہے اور راہِ عشق کی منازل طے کرنے میں تصوف اور روحانیت میں جو اصول و معیار مقرر کیا گیا ہے اس کی ابتداء یہ ہے کہ عاشق کے دل میں محبت الٰہی کا شوق و جذبہ بے انتہاء ہو اور اس کے اندر ہر وقت حضوری کی طلب بڑھتی رہے اور اس کا چہرہ اس کے شوق کی عکاسی کرتا ہو۔

عشق حقیقی ہمیشہ انسان سے قربانی کا طلبگار رہا ہے اور اس میں ہر شے کو قربان کرنا پڑتا ہے اور ہر قسم کے معاملہ سے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔ دین اسلام میں کامل ایمان کا پہلا تقاضہ یہی ہے کہ محبت الٰہی کو پایا جائے اور محبت الٰہی کا تقاضہ ہے کہ بندہ اپنا سب کچھ اس پر قربان کر دے۔ عشق کی ابتداء اس سجدہ سے ہوتی ہے جس میں بندہ اپنی عاجزی اور اللہ عزوجل کی برتری کو تسلیم کرے اور خود کو دل و جان سے اس کے سپرد کر دے۔

از ذاتِ حق تعالیٰ اعلام بینوا را
اگر عاشق تو مائی کن ترک ماسوا را

Marfat.com

دنیا کی دولت عشق کی قیمت ادا نہیں کر سکتی اور عشق کے مقابلے میں ہر طرح کے اعمال کم تر ہیں۔ عشق انسانی جسم میں ایسے ہی سرایت کر جاتا ہے جس طرح جنگل کے اندر شیر ہوتا ہے جس کا کام ہی چیرنا اور پھاڑنا ہے۔ عشق ایک صراف کی مانند ہوتا ہے جو کھرے اور کھوٹے سکوں کو با آسانی جانچ لیتا ہے اور عشق عاشقوں کی بھوک و پیاس، سکون و راحت حتیٰ کہ خود سے بھلا دیتا ہے۔ عاشق چونکہ عشق میں حد سے گزر جاتے ہیں اور انہیں خود کی کچھ ہوش باقی نہیں رہتی اس لئے وہ مرنے سے قبل ہی مر جاتے ہیں۔

عاشق جب اپنے عشق کو مخفی کر کے دل سے محبت کا منکر ہو جاتا ہے تو قلب انسان میں موجزن عشق اپنی انتہاء کو پہنچ کر ایک خاص خوشبو پیدا کر دیتا ہے اور عاشق پھر اس خوشبو کو چھپاتا پھرتا ہے مگر اس کی آنکھیں اس کا اظہار کر دیتی ہیں اور عاشق جو کہ کوشش کرتا ہے کہ وہ اس رازِ محبت کو اپنے دل میں امانت کی مانند چھپائے رکھے آنکھیں اس کا پردہ چاک کر دیتی ہیں اور پھر اس کی بے قراری میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر

عشق ایک ایسی شے ہے جو نہ تو مانگنے سے ملتا ہے اور نہ اس کی طلب چھوڑ دینے سے یہ ختم ہو جاتا ہے بلکہ یہ تو ایک ایسی آگ ہے جو ہمیشہ دل کو جلاتی رہتی ہے۔ عشق کی گھاٹیاں انتہائی خطرناک اور پرپیچ ہوتی ہیں اور اس کی راہ بہت طویل ہوتی ہے۔ یہ عشق حقیقی کا ہی کمال ہے کہ عاشق صادق سب کچھ بھلا کر صرف اللہ عزوجل اور اس کے حسن کے جمال میں مست رہتا ہے۔

عشق پر زور نہیں یہ وہ آتش غالبؔ
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بجھے

عاشق صادق خود کو محبوب کے حوالے اس طرح کر دیتا ہے جس طرح مردے کو غسال کے حوالے کر دیا جاتا ہے اور پھر غسال جس طرح چاہتا ہے مردہ کو اِدھر اُدھر موڑتا ہے۔ عشق الٰہی میں غرق ہونے والے پہلے دن ہی وضو کر لیتے ہیں اور پھر تاحیات اسی وضو

Marfat.com

سے عشق کی نماز ادا کرتے رہتے ہیں اور یہ وضو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہوتا۔ پس عاشق صادق بننے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے دل کو غیر ضروری کثافتوں مثلاً نفسانی خواہشات' دنیا کی طلب اور گندگی سے خود کو پاک کر لیا جائے۔

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جب بندہ میرے مقرر کردہ فرائض پر عمل پیرا ہو جاتا ہے تو اس کو میرا قرب حاصل ہوتا ہے پھر میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں اور اس کے اتنے قریب ہو جاتا ہوں کہ اس کی آنکھیں' کان' ہاتھ اور پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا' سنتا' کام کرتا اور چلتا ہے۔ پھر وہ مجھ سے جو مانگتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں اور جس سے وہ پناہ طلب کرتا ہے اس سے میں پناہ دیتا ہوں۔

پس یاد رہے کہ محبت الٰہی اور عشق الٰہی ایسی صفات ہیں جو اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں اور وہ ایک لمحہ کے لئے بھی یادِ الٰہی سے غافل نہیں ہوتے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کے مطابق اپنی زندگیوں کو بسر کرتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اعمال کے موافق اپنے اعمالوں کو کرتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے مومنوں اور عاشق صادق کے لئے اپنے محبوب حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی کو نمونہ بنایا ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ اور اقوال و اعمال پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں کو سنواریں اور صحیح معنوں میں مسلمان بنیں۔

Marfat.com

ایمانِ کامل

ایمانِ کامل کے معنی یہ ہیں کہ جو کچھ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے اور جو کچھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے احادیث صحیحہ کی صورت میں بیان ہوا ہے ان پر پختہ یقین رکھا جائے اگرچہ وہ باتیں ہماری عقول سے بالاتر ہوں۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

''یہ ایسی کتاب ہے جس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ان متقیوں کے لئے ہدایت رکھتی ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔''

قرآن مجید میں بے شمار واقعات ایسے ہیں جو ہماری عقول سے بالاتر ہیں اور ہم انہیں سمجھنے سے قاصر ہیں۔ مثلاً حضرت عزیر علیہ السلام کا وصال اور ان کے گدھے کا مر جانا اور پھر سو سال بعد زندہ ہو جانا اور اصحابِ کہف کا واقعہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات وغیرہ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بارگاہِ الٰہی میں اطمینانِ قلب اور ایمانِ کامل کے لئے سوال کرنا کہ مردہ کو زندہ کیسے کیا جائے گا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا مکالمہ اور حضرت عزیر علیہ السلام کا بارگاہِ الٰہی میں اجڑی ہوئی بستی کے متعلق سوال کرنا سب قلبی اطمینان اور ایمانِ کامل کے لئے تھے مگر ہمارے آقا سید الانبیاء علیہم السلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اطمینانِ قلب کے لئے بارگاہِ الٰہی میں سوال نہیں کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل علم عطا کیا

Marfat.com

گیا پس جو افعال واقوال آپ ﷺ کے ہیں ان پر کامل یقین رکھنا ہی ایمانِ کامل کی نشانی ہے اوران پر قلب کا مطمئن ہونا لازم ہے۔

عقل دو قسموں کی ہوتی ہے۔ اول عقل معاش‘ دوم عقل معاد۔ عقل معاش جسمانی امور سرانجام دیتی ہے مثلاً رزق فراہم کرنا‘ بدنی سکون‘ لباس اور نکاح وغیرہ اور عقل معاد روحانی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتی ہے۔ انسانی فطرت دونوں عقلوں کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اوراس کی دلیل حضور نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ ہر بچہ اپنی فطرت پر ہوتا ہے پھراس کے والدین اسے یہودی‘ مجوسی یا نصرانی بنادیتے ہیں۔

پس ایسی عقل کی پیروی لازمی ہے جس کی بدولت ایمانِ کامل نصیب ہو اور وہ صراطِ مستقیم کی جانب رہنمائی کرنے والی ہو اور ایمانِ کامل کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ان امور پر بھی ایمان لایا جائے جن کو عقل تسلیم کرنے سے انکاری ہے مثلاً آخرت پر ایمان‘ روزِ محشر سزا وجزاء پر ایمان‘ قبر میں نکیرین کے سوالات‘ پل صراط پر سے گزرنا‘ جنت میں ملنے والی نعمتوں اور جہنم میں ملنے والی سزاؤں پر ایمان اوران تمام واقعات پر ایمان جو قرآن مجید میں بیان ہوئے یا پھر صحیح احادیث کے ذریعے ہم تک پہنچے۔

Marfat.com

مختصر تعارف

شیخ المشائخ، امام شریعت و طریقت، سیّد الطائفہ طاؤس العلماء، شیخ المحققین، ابوالقاسم حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ علوم ظاہری و باطنی میں درجہ کمال پر فائز ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال و افعال اتنے بلند ہیں کہ تمام اہل طریقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی امامت پر متفق ہیں۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ کیا کسی مرید کا درجہ اس کے مرشد سے زیادہ ہو سکتا ہے؟ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم میرے مرید جنید (رحمۃ اللہ علیہ) کو دیکھ لو وہ مرتبہ میں مجھ سے بلند ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی سعادت حاصل کی اور انہی کی خدمت میں رہ کر سلوک کی منازل طے کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ان تمام اوصاف حمیدہ کے باوجود کچھ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بغض رکھتے تھے اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نعوذ باللہ زندیق اور کافر کہا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو بچپن ہی سے بلند مدارج حاصل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک دن مکتب سے گھر واپس آ رہے تھے کہ راستے میں اپنے والد کو روتا ہوا دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رونے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ میرے رونے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اپنے مال کی زکوٰۃ میں سے کچھ رقم تمہارے ماموں کی خدمت میں بھیجی لیکن انہوں نے اسے لینے انکار کر دیا۔ میں یہ سوچ کر رو رہا ہوں کہ میں نے اپنی ساری زندگی ایسے مال کے حصول میں ضائع کر دی جسے خدا کے دوست بھی لینا پسند نہیں کرتے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ابھی صرف سات برس تھی کہ آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ اپنے ماموں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حج کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ خانہ کعبہ میں اس وقت چار مشائخ کے درمیان شکر کے مسئلہ پر بحث چھڑی ہوئی تھی۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ شکر کی تعریف بیان کریں۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شکر کی تعریف یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی عطا کردہ نعمتوں کی وجہ سے اس کی نافرمانی سے بچا جائے۔ تمام مشائخ یہ سن کر بولے کہ واقعی شکر اسی کا نام ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول رہا کہ رات بھر عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ چالیس سال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اب میں نے معراجِ کمال حاصل کر لی ہے۔ اسی وقت غیب سے ندا آئی کہ اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! اب وہ وقت آ گیا ہے کہ تیرے گلے میں زنار ڈال دی جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ! میرا قصور کیا ہے؟ ندا آئی کہ تیرا وجود ابھی تک باقی ہے۔ یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا کہ جو بندہ وصال کا اہل ثابت نہ ہو سکا اور تمام نیکیاں معصیت ہو گئیں۔

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پر نزع کی کیفیت طاری ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مریدوں سے کہا کہ مجھے وضو کروا دو۔ چنانچہ دورانِ وضو انگلیوں کے درمیان خلال کرنا بھول گئے۔ مریدوں نے یاد دلایا تو خلال کر لیا۔ اس کے بعد سجدہ ریز ہو گئے اور گریہ وزاری شروع کر دی۔ لوگوں نے دیکھا تو کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس قدر زاہد ہو کر روتے ہیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس وقت مجھ سے زیادہ محتاج بھی کوئی نہیں ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ تلاوتِ کلام پاک میں مصروف ہو گئے۔ چنانچہ اسی حالت میں روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

Marfat.com

ولادت باسعادت

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۰ھ کو تولد ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام محمد بن جنید تھا اور وہ آبگینوں کا کام کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ایران کے شہر نہاوند میں ہوئی۔ والدین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام "جنید" رکھا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت "ابوالقاسم" ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے القابات سیّد الطائفہ، شیخ المشائخ، امام شریعت وطریقت، طاؤس العلماء، زجاج، خزاز، قطب عالم اور شیخ المحققین ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد آتش پرست تھے۔ فتح ایران کے بعد جب دین اسلام کی شمع ایران میں پھیلی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جد امجد جنید نہاوندی خاندان میں پہلے شخص تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا۔

عباسی خلیفہ منصور کے زمانہ میں جب بغداد شہر کی تعمیر نو ہوئی اور اسے مرکز کی حیثیت دی گئی تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے والد نہاوند سے بغداد چلے آئے اور بغداد آنے کے بعد بھی اپنے آبگینوں کے پیشہ کو جاری رکھا۔

Marfat.com

ابتدائے حال

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے ماموں اور مرشد حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ جانتے تھے کہ یہ بچہ نابغہ روزگار ہوگا اس لئے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ فرمائی۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ستر مشائخ اور اساتذہ کرام سے علم حاصل کیا اور ان اساتذہ سے ظاہری و باطنی علوم میں مہارت حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ سے اتباعِ شریعت، خوش ذوقی، تصنیف وتالیف اور غلبہ سکر سیکھا۔ حضرت محمد بن قصاب رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ سے مشاہدہ ومراقبہ، تجرید وتفرید سیکھی۔ حضرت ابوالحسن ابن الکرینی رحمۃ اللہ علیہ سے فقر وقناعت، زہد وتقویٰ، تواضع وانکساری اور سادگی سیکھی۔ حضرت ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ سے یادِالٰہی میں غافل نہ ہونے کا سبق سیکھا۔ حضرت ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مجاہدات وریاضات سیکھیں۔ حضرت ابواحمد رحمۃ اللہ علیہ سے حقوق العباد کی ادائیگی سیکھی۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے توحید ومعرفت کا درس لیا۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے علوم اہل بیت، علم الحدیث، علم فقہ، علم طریقت اور زہد وورع کا درس لیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ برس کی عمر میں باقاعدہ تعلیم کا آغاز کیا اور بغداد کے اس وقت کے مشہور فقیہہ حضرت ابوثور رحمۃ اللہ علیہ سے علم فقہ کی کتابیں پڑھنا شروع کیں اور ان میں مہارت حاصل کی۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں مکتب سے گھر لوٹے تو والد بزرگوار کو روتا ہوا دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے رونے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ آج میں

Marfat.com

نے تمہارے ماموں کو زکوٰۃ کے کچھ درہم بھیجے مگر انہوں نے وہ درہم لینے سے انکار کر دیا۔ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں نے اپنی زندگی اس مال کے حصول کے لئے ضائع کر دی جس کو اللہ کے دوست پسند نہیں کرتے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ درہم لئے اور اپنے ماموں کو جا کر وہ درہم دیئے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ درہم لینے سے انکار کر دیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر فضل کیا اور میرے باپ کے ساتھ عدل کیا' آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اختیار ہے کہ یہ درہم لیں یا نہ لیں؟ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو وہ درہم رکھ لئے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ بیت اللہ شریف حج کے لئے روانہ ہوئے تو وہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اپنے ہمراہ لئے گئے۔ اس وقت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک صرف سات برس تھی۔ مکہ معظمہ میں قیام کے دوران ایک دن علمائے کرام میں شکر کے مسئلہ پر بحث چھڑ گئی۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ وہ شکر کی تعریف بیان کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شکر یہ ہے کہ اللہ عزوجل جو نعمت عطا فرمائے اس نعمت کی وجہ سے اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ تمام علمائے کرام اس بات پر متفق ہو گئے کہ شکر کی صحیح تعریف یہی ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مرشد پاک حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں موجود تھا اور اس محفل میں بے شمار مشائخ اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ موجود تھے اور میں ان سب میں کم عمر تھا۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ وہ کون سی شے ہے آنکھوں سے نیند کو اڑا دیتی ہے؟ محفل میں موجود ہر شخص نے اپنی رائے کا اظہار کیا جب میری باری آئی تو میں نے عرض کیا کہ دلوں کا یہ جان لینا کہ اللہ عزوجل ہر بات سے باخبر ہے' آنکھوں سے نیند اڑا دیتی ہے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے جب میری بات سنی تو فرمایا کہ اے میرے بیٹے! تم نے خوب جواب دیا پھر انہوں نے مجھے اپنے نزدیک جگہ عطا فرمائی

111685

Marfat.com

اور میں ہمیشہ ان کے پاس وہیں بیٹھتا تھا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی دنوں میں خاندانی پیشہ اختیار کیا اور آبگینوں کی دوکان کھول لی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دوکان پر پردہ ڈال کر چار سو رکعت نماز یومیہ ادا کرتے تھے۔ پھر جب کچھ عرصہ بعد دل اچاٹ ہو گیا تو دوکان کو خیر باد کہہ دیا اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کے ایک حجرے میں گوشہ نشین ہو گئے اور تیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنے استاد حضرت ابو یعقوب الزیات رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کے لئے ان کے گھر پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے حضرت ابو یعقوب الزیات رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا تمہاری اس وقت اللہ کے معاملہ میں کوئی عبادت یا مصروفیت نہ تھی جو تمہیں میرے پاس آنے سے روکتی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آنا بھی تو عبادت اور اللہ سے تعلق کا ذریعہ ہے۔ حضرت ابو یعقوب الزیات رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جواب سنا تو فوراً اسی وقت دروازہ کھول دیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابتدائی دنوں میں میں جب بھی حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل سے اٹھتا تو حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں حاضر ہو جاتا تھا۔ ایک روز حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ تم یہاں سے اٹھ کر کہاں جاتے ہو اور کس کے پاس بیٹھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ حضور! حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے تو ان سے علم و ادب ضرور حاصل کرو مگر ان کو علم کلام سے جو رغبت ہے اور ان کی مناظرے کی جو عادت ہے اس سے خود کو بچائے رکھنا۔ پھر جب میں اس روز حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل تمہیں پہلے حدیث کا عالم بنائے اور پھر صوفی بنائے نہ کہ تم پہلے صوفی بنو اور پھر محدث بنو۔

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک جب بیس برس ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ علم فقہ حاصل کر چکے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فتوؤں پر لوگ اعتماد کرتے تھے۔ جب عمر مبارک اکیس برس ہوئی تو علم تصوف وطریقت میں بھی کمال حاصل کر چکے تھے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ علم لدنی کے بھی ماہر تھے اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا کہ یہ علم کیسے حاصل ہوا؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر کی ایک سیڑھی کی جانب اشارہ کیا کہ میں تیس سال تک اس سیڑھی کے نیچے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں بیٹھا رہا ہوں پھر کہیں مجھے یہ علم عطا ہوا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ علم کے حصول کے لئے سرگرداں رہتے تھے اور جہاں سے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علم حاصل ہوتا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ خوشی سے حاصل کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے روئے زمین پر بے پناہ علم پھیلا رکھا ہے اور اس میں میرا حصہ بھی رکھا ہے۔

Marfat.com

بیعت وخلافت

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے والد بزرگوار کے وصال کے بعد اپنا خاندانی پیشہ اختیار کیا اور آبگینوں کی دوکان کھول لی مگر جلد ہی طبیعت اچاٹ ہوگئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ماموں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے دست حق پر بیعت کرلی۔ بیعت ہونے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ تیس برس تک حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کے ایک حجرے میں عبادت میں مشغول رہے اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت میں کوئی کسر باقی نہ رکھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی کسی ہونہار شاگرد اور مرید سے کم نہ تھے جس پر بلاشبہ کسی بھی استاد یا مرشد کو فخر ہوسکتا ہے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ دریافت کیا گیا کہ کیا کسی مرید کا درجہ اس کے مرشد سے زیادہ ہوسکتا ہے؟ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً فرمایا کہ تم میرے مرید جنید (رحمۃ اللہ علیہ) کو دیکھ لو وہ مرتبہ میں مجھ سے بلند ہے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا بلند حوصلہ دیکھ کر فرمایا کہ اللہ عزوجل تمہاری زبان سے فیض جاری کرے گا اور ایک دنیا تم سے فیضیاب ہوگی۔ چنانچہ وہ وقت بھی آیا جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ عام ہوا اور ہزاروں لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیض پایا۔

Marfat.com

پیرومرشد حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ اہل طریقت' آئمہ طریقت کے امام حضرت ابوالحسن بن مغلس اسقطی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ' حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں ہیں۔ تصوف کے علوم میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی عظمت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل کمال میں وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے باطنی مقامات کی ترتیب اور حقائق وتوحید کی بنیاد رکھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ حضرت حبیب راعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کسب فیض حاصل کیا۔ ملک عراق کے بے شمار مشائخ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ بغداد کے ایک بازار میں کباڑ فروشی کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بازار میں آگ لگ گئی جس کی لپیٹ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دوکان بھی جل گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جب پتہ چلا تو فرمایا کہ میں فکر معاش سے آزاد ہو گیا۔ لیکن جب وہاں جا کر دیکھا تو پتہ چلا کہ سب دوکانیں جل چکی ہیں صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دوکان سلامت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہیں کھڑے کھڑے سب مال صدقہ کر دیا اور راہِ تصوف اختیار کی۔

ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدائے حال کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ ایک دن میری دوکان کے آگے سے حضرت حبیب راعی رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ہوا تو میں نے انہیں عام فقیروں کی طرح سمجھ کر روٹی کا ایک ٹکڑا دے دیا۔ انہوں نے روٹی کا ٹکڑا لینے سے انکار کر دیا اور میرے حق میں دعائے خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تجھے خیر کی توفیق عنایت فرمائے۔ چنانچہ ان کا یہ فرمانا تھا کہ میری ساری کائنات ہی بدل گئی اور میں نے اپنا

Marfat.com

سب دنیاوی مال صدقہ کر دیا اور راہِ تصوف اختیار کی۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ دوکان پر پردہ ڈال کر روزانہ ایک ہزار رکعات نماز ادا کیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عہد کیا تھا کہ میں پانچ فیصد سے زیادہ منافع نہ لوں گا۔ ایک مرتبہ بادام کے نرخ بڑھ گئے تو ایک شخص نے آ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بادام خریدے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے بھاؤ دریافت کیا تو کہنے لگا کہ سات فیصد منافع پر دے دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں میں نے عہد کیا ہے کہ میں پانچ فیصد سے زیادہ منافع نہ لوں گا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کو بادام فروخت نہ کئے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے دعا مانگا کرتے تھے کہ الٰہی! اگر تو مجھے کسی چیز کا عذاب دینا بھی چاہے تو مجھے حجاب کی ذلت کا عذاب مت دینا اس لئے کہ جب میں حجاب میں نہ ہوں گا تو تیرا عذاب و بلا میرے لئے تیرے ذکر اور مشاہدے سے آسان ہو جائے گا اور جب میں حجاب میں ہوں گا تو اس حجاب کی ذلت میں تیری یہ نعمتیں مجھے ہلاک کر دیں گی۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ جب تجارت کرتے تھے تو دس دینار پر نصف دینار نفع لیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی نے ساٹھ دینار کے بادام خریدے لیکن اس کے بعد قیمتیں بڑھ گئیں اور دلال نے نوے دینار لگا دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اپنے عہد کے خلاف فروخت نہیں کر سکتا۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ چالیس سال تک میرے نفس کو شہد کی خواہش رہی لیکن میں نے اس کی خواہش کبھی بھی پوری نہیں کی۔ نیز فرمایا کہ میں روزانہ آئینے میں اپنا چہرہ دیکھتا ہوں کہ شاید معصیت کی وجہ سے میرا چہرہ سیاہ نہ ہو گیا ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش ساری دنیا کے غم مجھے مل جائیں اور لوگ غموں سے آزاد ہو جائیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ سے پیر و مرشد حضرت

Marfat.com

سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ محبت کا مفہوم کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بعض حضرات موافقت کو اور بعض اشارات کو محبت سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھ کی کھال کو کھینچ کر اوپر اٹھانا چاہا تو وہ اپنی جگہ سے چپکی رہی۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر میں یہ دعویٰ کروں کہ صرف محبت ہی کی وجہ سے میری کھال خشک ہوگئی تو میں اپنے دعویٰ میں حق بجانب ہوں گا اور یہ فرماتے ہی بے ہوش ہو گئے۔ بے ہوشی کے دوران بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک دمک رہا تھا۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبت بندے کو ایسا کر دیتی ہے کہ وہ شمشیر کی اذیت کو بھی محسوس نہیں کر پاتا اور اس سے پہلے میں بھی محبت کے مفہوم سے ناآشنا تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے مجھے آگاہ فرمایا تو میں نے محبت کے مفہوم کو جانا۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو جب معلوم ہوتا کہ لوگ ان کے پاس حصولِ علم کے لئے آ رہے ہیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ دعا فرماتے کہ اے اللہ! ان کو وہ علم عطا فرمادے جس میں ان کو میری ضرورت باقی نہ رہے اور یہ مجھے تیری عبادت سے غافل نہ کر سکیں۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک شخص تیس سال سے عبادت و ریاضت میں مشغول تھا۔ لوگوں نے جب اس سے وجہ دریافت کی کہ اس کو یہ مقام کیونکر حاصل ہوا؟ تو اس شخص نے جواب دیا کہ ایک روز میں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر گیا۔ جب میں نے انہیں دروازے سے پکارا تو آواز آئی کہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شناسا ہوں۔ انہوں نے یہ سن کر دعا دی کہ اے اللہ! اس کو ایسا بنا دے کہ تیرے سوا اس کی کسی سے آشنائی نہ رہے۔ چنانچہ مجھے اس دن سے یہ تمام مراتب حاصل ہوئے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو اگر کوئی سلام کہتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ منہ بنا کر اسے جواب دیتے تھے۔ لوگوں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو کسی کو سلام کہتا اور دوسرا اس کو جواب دیتا ہے تو اللہ ان پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جس میں

Marfat.com

سے نوے رحمتیں اس کو حاصل ہوتی ہیں جو دونوں میں سے زیادہ خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے۔ لہٰذا میں منہ بنا کر اس لئے جواب دیتا ہوں کہ سلام کرنے والے کو مجھ سے زیادہ رحمتیں حاصل ہو جائیں۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آپ علیہ السلام کے دل میں تو اللہ کی محبت تھی تو پھر حضرت یوسف علیہ السلام سے محبت کیونکر کرتے تھے؟ اسی وقت ندائے غیبی آئی کہ اے سری (رحمۃ اللہ علیہ)! ادب کو ملحوظ رکھ۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے اور تیرہ یوم تک غشی کی حالت میں رہے۔ جب ہوش آیا تو پھر ندائے غیبی سنائی دی کہ جو ہمارے محبوبوں کی شان میں گستاخی کرتا ہے اس کا یہی انجام ہوتا ہے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ وعظ فرما رہے تھے کہ احمد بن یزید مجلس وعظ میں آن پہنچا۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ کا موضوع تھا کہ مخلوقات میں کوئی بھی مخلوق انسان سے کمزور نہیں لیکن اس کے باوجود بھی انسان بڑے بڑے گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس تقریر کا احمد بن یزید پر ایسا اثر ہوا کہ گھر جا کر اس نے فقیرانہ لباس اختیار کیا اور عبادت میں مشغول ہو گیا۔ صبح ہوتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کل کے بیان کے بعد میرے حالات بدل چکے ہیں اور میرا رجحان دنیا سے ہٹ کر گوشہ نشینی کی طرف ہو گیا ہے لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے راہِ طریقت کی تعلیم سے آراستہ فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ راہِ طریقت کی ابتدائی تعلیم تو یہ ہے کہ نمازِ پنجگانہ ادا کرو اور احکامِ شرعیہ کی پابندی کرو اور خاص تعلیم یہ ہے کہ دنیا کو خیر باد کہہ کر اس طرح مصروف عبادت ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے کچھ طلب نہ کرو اور اگر کوئی کچھ دینا بھی چاہے تو اس سے مت لو۔ یہ سن کر احمد بن یزید نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کی والدہ روتی ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئیں کہ میرا ایک ہی بچہ تھا وہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت میں دیوانہ ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے تسلی دیتے ہوئے

Marfat.com

فرمایا کہ جب وہ آجائے گا تو میں تمہیں اطلاع کر دوں گا۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ عبادت تو جوانی میں کرنی چاہئے۔ نیز فرمایا کہ دین کی سلامتی اور جسم و جان کا سکون صرف گوشہ نشینی میں ہے اور پانچ چیزیں چھوڑ کر تمام عالم بے سود ہے۔ اول کھانا کھانا لیکن صرف بقائے زندگی کے لئے، دوم پانی صرف تشنگی ختم کرنے کے لئے استعمال کرنا، سوم لباس کو صرف ستر پوشی کے لئے استعمال کرنا، چہارم مکان صرف رہائش کے لئے اختیار کرنا اور پنجم یہ کہ علم عمل کے لئے حاصل کرنا۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زبان سے قلبی کیفیات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے لیکن قلب کی بھی تین اقسام ہوتی ہیں۔ اول وہ قلب جو ذکر الٰہی میں اٹل رہے۔ دوم وہ قلب جو درخت کی طرح مستحکم ہو اور جسے ہوا کے جھونکے ہلا بھی دیتے ہوں۔ سوم وہ قلب جو پرندوں کی مانند ہوا میں پرواز کرتا رہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں پیر و مرشد حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کو متغیر پایا۔ جب میں نے وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک پری میرے پاس آئی تھی اور اس نے مجھ سے سوال کیا کہ حیا کیا چیز ہے؟ میں نے جواب دیا کہ جس طرح تم مجھے دیکھ رہی ہو۔ پری نے میری بات سنی تو پانی پانی ہو گئی چنانچہ میں نے وہاں پانی موجود دیکھا۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے گناہ سے کس طرح بچا جا سکتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گناہ سے احتراز کرنا صرف تین وجہ سے ممکن ہو سکتا ہے۔ اول جنت کی خواہش، دوم جہنم کا خوف اور سوم اللہ تعالیٰ سے شرم کی بدولت۔ عبادات کو خواہشات پر ترجیح دینے سے بندہ کمال عروج حاصل کر لیتا ہے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عارف وہ ہے جو جس کا کھانا بیماروں کی طرح ہو اور اس کا سونا مار گزیدہ کی طرح اور عیش غرق شدہ ہو۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے میرے بندے! جب میرا ذکر تجھ پر غالب ہوتا ہے تو میں تیرا عاشق بن جاتا ہوں۔ عارف

Marfat.com

آفتاب کی مانند ہوتا ہے کہ سب پر روشنی ڈالتا ہے اور زمین کی مانند ہوتا ہے کہ تمام موجودات کا بوجھ اٹھاتا ہے اور پانی کی مانند ہوتا ہے کہ دلوں کو تازگی بخشتا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے بوقت وصال مجھ سے فرمایا کہ میں اس چیز کو ناپسند فرماتا ہوں کہ بغداد میں مروں کیونکہ یہاں کی زمین مجھ کو قبول نہیں کرے گی اور مجھ سے حسن ظن رکھنے والے بدظن ہو جائیں گے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے نصیحت کی درخواست کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مخلوق میں رہتے ہوئے بھی خالق سے غافل نہ ہونا۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما گئے۔

فرمودات:

- انسان وہ ہے جس کا کردار اس کی گفتگو سے مطابقت رکھتا ہو۔
- بندہ اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ دین کو اپنی خواہشات پر ترجیح نہ دے۔
- سب سے دانا اور عقل مند وہ ہے جو اسرارِ قرآنی سمجھے اور ان پر غور و فکر کرے۔
- صوفی وہ ہے جس کا نور معرفت اس کے نور زہد و ورع کو ماند نہ کرے۔

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ طریقت اور بزرگوں کے احوال

۱۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ خلیفہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ خلیفہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ خلیفہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ خلیفہ حضرت حبیب راعی رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ خلیفہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا حال گذشتہ اوراق میں بیان ہو چکا۔ اب ذیل میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے شجرہ طریقت کے دیگر بزرگوں کے احوال مختصراً بیان کئے جارہے ہیں۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ:

اہل طریقت کے اماموں میں سے ایک حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد نصرانی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تواضع وانکساری اور تقویٰ کی بدولت معروف زبان زدِ عام تھے۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے والد نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نصرانی مکتب میں داخل کرایا۔ مکتب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ معلم نے درس دیا کہ خدا تین ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے معلم کی

Marfat.com

بات سن کر فرمایا کہ اللہ ایک ہے۔ معلم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زدوکوب کیا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کہتے رہے کہ اللہ ایک ہے۔ ایک دن موقع ملتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ مکتب سے فرار ہو گئے اور حضرت امام علی بن موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حضرت امام علی بن موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ' آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بہت عزیز رکھتے تھے۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے جب قبولِ اسلام کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر والوں سے علیحدہ ہو گئے۔ اس دوران گھر والوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اظہارِ خیال کیا کہ وہ جس مرضی مذہب پر عمل پیرا ہوں لیکن رہیں ان کے ساتھ۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر والوں کے اصرار پر واپس گھر تشریف لے آئے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عادت واطوار کر دیکھ کر گھر والے بھی کچھ عرصہ میں ہی مسلمان ہو گئے۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور ان کی خدمت میں رہ کر سلوک کی منازل طے کیں اور فیوضِ باطنی سے سیراب ہوئے۔

حضرت محمد بن طوسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم مبارک پر ایک نشان دیکھا۔ میں نے نشان کی وجہ دریافت کی تو حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رات کو حالت نماز میں مجھے تصور آیا کہ میں مکہ معظمہ میں موجود ہوں۔ خانہ کعبہ پہنچنے پر اس کے طواف میں مصروف ہوا اور بعد میں جب آبِ زمزم پینے کا قصد کیا تو وہاں میرا پاؤں پھسل گیا اور یہ نشان اسی کا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ اپنا قرآن اور مصلیٰ مسجد میں چھوڑ کر دریا پر طہارت کی نیت سے چلے گئے۔ اس دوران ایک بڑھیا مسجد میں آئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قرآن اور مصلیٰ اٹھا کر چلی گئی۔ جب وہ بڑھیا مسجد سے نکلی تو راستے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گردن جھکائے اس بڑھیا سے دریافت کیا کہ کیا تمہارا کوئی

Marfat.com

بچہ ایسا ہے جو قرآن پڑھتا ہو؟ بڑھیا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر نفی میں سر ہلا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پھر مجھے میرا قرآن واپس فرما دیں۔ رہا مصلیٰ تو وہ میں تمہیں ہبہ کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ بڑھیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق سے متاثر ہوگئی اور اس نے وہ دونوں چیزیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو واپس کر دیں۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں شہر کے کوتوال تھے۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس حالت میں جنگل میں دیکھا کہ ایک کتا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کھانے کا ایک لقمہ خود لیتے اور ایک لقمہ اس کتے کے منہ میں ڈالتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں نے جب یہ کیفیت دیکھی تو کہا کہ تمہیں حیا نہیں آتی کہ کتے کو کھانا کھلا رہے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حیا کی وجہ سے ہی تو میں اس کتے کو کھانا کھلا رہا ہوں۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں تو ایک پرندہ اپنی آنکھوں اور چہرے کو چھپائے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر آن بیٹھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ماموں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ عزوجل سے حیا کرنے والے سے ہر شے حیا کرتی ہے۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا تو نماز کا وقت ہو گیا۔ اس شخص نے نماز کی نیت کی اور نماز ادا کرنا شروع کر دی۔ اس شخص کو قبلہ کی سمت کا صحیح تعین نہ ہوا اور اس نے نماز غلط سمت ادا کر لی۔ جب نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی سمت درست نہ تھی تو اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے نماز کے وقت آگاہ کیوں نہ فرمایا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فقراء کو دوسروں کے امور میں اس وقت مداخلت کی حاجت ہوتی ہے جب انہیں اپنے امور سے مہلت مل جائے۔

ایک مرتبہ لوگوں نے دیکھا کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نہایت خوش دلی سے کچھ تناول فرما رہے تھے۔ لوگوں نے اس خوش دلی کی وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ میری خوش دلی کی وجہ یہ ہے کہ آج میں اللہ کا مہمان ہوں اور جو وہ عطا کرتا ہے میں کھا لیتا ہوں۔ اللہ پر توکل کرنے والا مخلوق کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ نیز فرمایا کہ اس

Marfat.com

بات سے خوف میں مبتلا رہا کرو کہ اللہ کی نظریں تم پر مرکوز ہیں۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کی محبت کو دل سے نکال دو کیونکہ اس حالت میں جو سجدہ کرو گے اسی کو کرو گے۔ محبت مخلوق کی تعلیم سے نہیں پیدا ہوتی بلکہ عطائے الٰہی اور فضل ربی سے پیدا ہوتی ہے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مرشد پاک حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت نزدیک آیا تو انہوں نے مجھے بلا کر نصیحت کی کہ تمہیں جب بھی کسی چیز کی حاجت ہو تو تم اللہ سے بحق معروف کرخی کے طلب کرنا وہ چیز تمہیں مل جائے گی۔ پھر فرمایا کہ مجھ کو بالکل برہنہ دفن کرنا کہ میں دنیا میں بھی برہنہ آیا تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے وقت ہر مسلک اور مذہب کے لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ اٹھانے کی کوشش کی۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے کہا کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ جس مسلک اور مذہب کے لوگ میرا جنازہ اٹھالیں گے وہی اسے دفن بھی کریں گے۔ چنانچہ مسلمانوں کے سوا کوئی بھی جنازہ کو نہ اٹھا سکا اور یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تجہیز و تکفین اسلامی رسوم ورواج کے مطابق کی گئی۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ عرش کے نیچے مدہوش پڑے ہیں۔ اللہ عزوجل نے فرشتوں سے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ اے اللہ! تو بہتر جانتا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ یہ معروف کرخی (رحمۃ اللہ علیہ) ہیں جو میری محبت میں یہاں تک پہنچے ہیں اور انہیں میرے دیدار کے بغیر ہوش نہیں آئے گا۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ بازار سے گزر رہے تھے تو ایک بہشتی یہ آواز لگا رہا تھا کہ جو میرا پانی پی لے گا اللہ اس کی مغفرت فرمائے گا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نفلی روزہ ہونے کے باوجود بھی وہ پانی پی لیا۔ چنانچہ بعد از وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ایک شخص کو ہوئی۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے وصال کے بعد کا معاملہ دریافت کیا تو آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس بہشتی کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔

فرمودات:

- حق تعالیٰ جب کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو حسن عمل کا دروازہ اس پر کھول دیتا ہے۔
- شیطان کو سب سے پیارا بخیل مسلمان اور ناپسند گنہگار سخی ہے۔
- عقل مند وہ ہے کہ جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہو تو اول روز وہی کرے جو کہ وہ تیسرے روز کرے گا۔
- کسی بزرگ سے کسی گناہ کا سرزد ہو جانا اس کا مباح نہیں کر دیتا۔
- اعتقاد سالم نہ ہو تو عبادت بھی بے کار ہے۔
- شر سے بچنا چاہتے ہو کسی کی برائی یا بھلائی نہ کیا کرو۔

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ:

علوم حقائق کے شناسا، راہِ طریقت کے عالم، سالکین اور عارفین کے پیشوا و مقتدا ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں سے کنارہ کش اور جاہ و مرتبہ سے بے نیاز ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بیس برس تک امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور کسب فیض حاصل کیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے فقہی مسائل سیکھے اور فقہی مسائل میں یکتائے روزگار ہوئے۔

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کو لوگ فقیہ الفقہاء کے نام سے بلاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ جیسی نابغہ روزگار ہستیوں سے بھی کسب فیض حاصل رہا ہے۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کسی گویے نے ذیل کا شعر پڑھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بے خود ہو گئے اور اسی حالت میں امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے سارا واقعہ بیان فرمایا۔ امام اعظم حضرت امام

Marfat.com

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے گوشہ نشین ہونے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ گوشہ نشین ہو گئے۔

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کچھ عرصہ گوشہ نشین رہے تو امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب یہ بہتر ہے کہ لوگوں سے رابطہ قائم کرو اور ان کی باتوں پر صبر سے کام لو۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک برس تک تعمیل حکم میں بزرگوں کی صحبت میں بیٹھتے رہے اور ان کے اقوال و افعال سے بہرہ ور ہوئے۔

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بیس برس تک امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا اور میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خلوت اور جلوت دونوں میں دیکھا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کبھی ننگے سر نہ رہے۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آرام کی غرض سے کبھی پاؤں پھیلائے نہ دیکھا۔ ایک روز میں نے عرض کیا کہ حضور! اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ خلوت میں پاؤں پھیلا لیں تو کوئی حرج نہیں ہوگا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خلوت میں اللہ کے ساتھ ادب سے بیٹھنا زیادہ مناسب ہے۔

حضرت داؤد رحمۃ اللہ علیہ' حضرت حبیب راعی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور ان سے فیوضِ باطنی حاصل کئے۔

ایک مرتبہ لوگوں نے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے مخلوقِ خدا سے کنارہ کشی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر میں کم عمر لوگوں میں بیٹھوں تو وہ ادب کی وجہ سے دینی علوم نہیں سکھائیں گے اور اگر معمر بزرگوں میں بیٹھوں گا تو وہ مجھے میرے عیوب سے آگاہ نہیں کریں گے۔ پھر ایسی صورت میں میرے لئے مخلوق کی صحبت کیسے فائدہ مند ہو سکتی ہے؟

ایک مرتبہ کسی نے شادی نہ کرنے کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ نکاح کے بعد بیوی کے نان و نفقہ کی کفالت کرنا پڑتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کسی کا کفیل نہیں ہو سکتا اس لئے میں کسی کو دھوکا نہیں دینا چاہتا۔

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کمال زہد و تقویٰ کے مالک تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے

Marfat.com

فضائل ومناقب اور معاملات عالم میں بہت مشہور ہیں۔ حقائق ومعرفت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کامل دسترس حاصل تھی۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید سے فرمایا:

"اے فرزند! اگر تو سلامتی چاہتا ہے تو دنیا کو چھوڑ دے اور اگر بزرگی چاہتا ہے تو آخرت کے انعام واکرام کی خواہشوں کے گلے پر چھری پھیر دے۔ کیونکہ یہ دونوں مقام حجاب کے ہیں اور تمام خواہشیں انہی دونوں چیزوں میں مستور ہیں۔ جو شخص جہنم سے فارغ ہونا چاہے اس سے کہو کہ وہ دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لے اور جو شخص روح سے فارغ ہونا چاہے اس سے کہو کہ آخرت کی خواہش کو دل سے نکال دے۔"

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کو ورثہ میں بیس دینار ملے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ان بیس دیناروں سے بیس سال تک اپنے اخراجات کی تکمیل کرتے رہے۔ جب کچھ بزرگوں نے اعتراض کیا کہ دینار جمع کرنا ایثار کے منافی ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہی دینار زندگی بھر کے لئے باعث طمانیت ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قناعت کا یہ عالم تھا کہ روٹی پانی میں بھگو کر کھاتے اور فرمایا کرتے تھے کہ جتنا وقت لقمہ بنانے میں صرف ہوتا ہے اتنی دیر میں، میں پچاس آیتیں قرآن مجید کی پڑھ سکتا ہوں۔

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ دھوپ میں بیٹھے تھے کہ والدہ ماجدہ نے دیکھ کر کہا کہ اس شدید گرمی میں تم دھوپ میں بیٹھے ہو اور روزہ سے ہو جا کر سایہ میں بیٹھ جاؤ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے میری ماں مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں اپنے نفس کی خاطر آرام کروں۔

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پانی کا گھڑا سایہ میں رکھا۔ کچھ دیر بعد اس جگہ پر دھوپ آ گئی لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے وہاں سے نہ اٹھایا۔ کسی نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے

Marfat.com

سایہ میں رکھ دیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اسے سایہ میں ہی رکھا تھا اب دھوپ سے اٹھاتے ہوئے ندامت محسوس ہوتی ہے کہ محض اپنے سکون کے لئے اس قلیل وقت میں ذکر الٰہی سے غافل رہوں۔

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کا مکان بہت وسیع تھا لیکن جب اس مکان کا ایک حصہ منہدم ہو گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مکان کے دوسرے حصے میں منتقل ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد مکان کا وہ حصہ بھی منہدم ہو گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ دروازے کی جانب منتقل ہو گئے۔ لوگوں نے کہا کہ دروازے کے اوپر کی چھت بھی کمزور ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ مکان کی مرمت کروالیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ دنیا میں تعمیر کا کام نہیں کروں گا۔ چنانچہ جس دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا اس دن وہ چھت بھی منہدم ہو گئی۔

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ غمگین رہتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مسکراتے دیکھا تو مسکرانے کی وجہ دریافت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شرابِ محبت پلا دی ہے جس کے نشہ کی وجہ سے میں خوش ہوں۔

ایک مرتبہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ چاند کی چودھویں کو مکان کی چھت پر چلے گئے تاکہ قدرتی مناظر کا مشاہدہ کر سکیں۔ قدرتی مناظر کا مشاہدہ کرنے میں اس طرح مگن ہوئے کہ ہمسایہ کی چھت پر جا گرے۔ ہمسایہ نے سمجھا کہ شاید چھت پر کوئی چور آ گیا ہے۔ وہ تلوار لئے چھت پر آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے چھت پر آنے کی وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہ جانے عالم بے خودی میں کس نے مجھے تمہاری چھت پر پھینک دیا۔

کتب سیر میں بیان ہوتا ہے کہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ موسم گرما میں دھوپ میں بیٹھے ہوئے عبادت میں مشغول تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے دیکھا تو سایہ میں آنے کو کہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھے اس چیز کی ندامت محسوس ہوتی ہے کہ میں نفس کی خواہش کے مطابق کوئی کام کروں۔

Marfat.com

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے مجھے تنگ کرنا شروع کر دیا تو میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگی کہ الٰہی! میری چادر مجھ سے لے لے تاکہ مجھے باجماعت نماز سے نجات مل جائے اور مخلوق سے میرا کوئی تعلق قائم نہ رہے۔ چنانچہ اسی رات ایک چور آیا اور وہ میری چادر چرا کر لے گیا۔ اس دن سے میں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور ذکر الٰہی کے سوا مجھے کچھ بھی اچھا معلوم نہ ہوتا تھا۔

کسی بزرگ نے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کو دھوپ میں قرآن خوانی کرتے دیکھا تو سایہ میں آنے کی درخواست کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ مجھے نفس کی پیروی کرنا اچھا نہیں لگتا۔ اسی رات آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وصال سے پہلے وصیت کی کہ مجھے میرے مکان کی شکستہ دیوار کے نیچے دفن کیا جائے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس شکستہ دیوار کے نیچے ہی دفن کیا گیا۔

فرمودات:

- اگر سلامتی چاہتے ہو تو دنیا کو چھوڑ دو۔
- دین کو دنیا پر ترجیح دیا کرو۔
- موت کو سمجھو اور لوگوں سے ایسے بھاگو جس طرح کہ شیر سے بھاگتے ہیں۔
- اپنی زبان کی پوری طرح حفاظت کرو اور بے ضرورت بات کبھی بھی نہ کہو۔
- تنہائی اختیار کرو اور ممکنہ حد تک لوگوں سے دل نہ لگاؤ تا کہ راہ الٰہی استوار ہو۔

حضرت حبیب راعی رحمۃ اللہ علیہ:

فقیر خطیر حضرت ابوحلیم حبیب بن اسلم راعی رحمۃ اللہ علیہ کو اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں بڑی قدر و منزلت حاصل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات و تصرفات بے شمار ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مرید و خلیفہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے بے شمار احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت حبیب راعی رحمۃ اللہ علیہ بکریاں پالتے تھے اور دریائے فرات کے کنارے

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ یادِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ گوشہ نشین اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں سے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وواقعات کتب سیر یکسر خاموش ہیں۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک بزرگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے گزرے آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھ رہے تھے اور بکریوں کی حفاظت ایک بھیڑیا کر رہا تھا۔ وہ بزرگ یہ منظر دیکھ کر کھڑے ہو گئے کہ جب نماز سے فارغ ہوں تو ملاقات کروں۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز سے فارغ ہوئے تو ان بزرگ نے سلام کیا اور کہا کہ حضرت! آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بکریوں کی حفاظت بھیڑیا کر رہا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بھیڑیا بکریوں کی حفاظت اس لئے کر رہا ہے کہ بکریوں کا چرواہا اللہ کے ساتھ موافقت کرتا ہے۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لکڑی کا ایک پیالہ نکالا اور پہاڑ کے نیچے رکھ دیا پہاڑ میں سے دو چشمے نکلے جن میں سے ایک چشمہ دودھ کا اور دوسرا شہد کا تھا۔ بزرگ بولے کہ حضرت! آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ مرتبہ کیسے ملا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آقائے دوجہاں حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع کی بدولت مجھے یہ مرتبہ حاصل ہوا۔

فرمودات:

- دل کو حرص کی صندوق اور باطن کو حرام کا خزینہ نہ بنا۔ اس کی وجہ سے خلقت ہلاکت میں مبتلا ہوتی ہے اور ان دونوں چیزوں سے پرہیز کرنے میں ہی نجات ہے۔
- عبادت میں اخلاص شامل نہ ہو تو عبادت مقبول نہیں ہوتی۔

Marfat.com

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ

اصول و فرع کے ماہر، مرجع اہل علم حضرت ابوعبداللہ الحارث بن اسد المحاسبی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے نابغہ روزگار عالم دین اور ولی اللہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی کبھی مشتبہ کھانے کی جانب ہاتھ بڑھاتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی انگلیاں شل ہو جاتی تھیں جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چل جاتا تھا کہ کھانا مشتبہ ہے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں چلے گئے وہاں اتفاق سے کہیں سے کھانا آیا ہوا تھا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کھانا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آگے رکھا اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کھانے کے لئے لقمہ لیا اور وہ لقمہ جب منہ میں رکھا تو وہ حلق سے نیچے نہ اترا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے باہر جا کر اس لقمے کو اگل دیا اور وہاں سے رخصت ہو گئے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ میرا معدہ مشتبہ کھانا برداشت نہیں کر سکتا اور جب میں کبھی مشتبہ کھانے کی جانب ہاتھ بڑھاتا ہوں تو میری انگلیاں شل ہو جاتی ہیں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے پھر جو کی خشک روٹی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پیش کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شکم سیر ہو کر وہ روٹی کھائی۔

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کتاب لکھ رہے تھے کہ کسی درویش نے عرض کی کہ حضور! معرفت الٰہی کا حق بندے پر ہے یا بندے کا حق اللہ پر ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ معرفت الٰہی بندہ خود حاصل کرتا ہے اس طرح بندے کا حق اللہ پر ثابت ہوتا ہے اور بندے کا حق اللہ پر ثابت کرنا حرام ہے اور اگر بندے کی معرفت پر اللہ کا حق ہے تو یہ بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ ایسی شکل میں بندے کو اللہ کے حق کا حق ادا کرنا چاہئے۔

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آٹھ چیزوں کو خیال رکھو۔ اول قسم ہر

Marfat.com

گز نہ کھاؤ خواہ وہ سچی ہو یا جھوٹی۔ دوم جھوٹ سے پرہیز کرو۔ سوم اگر وعدہ وفا کر سکتے ہو تو پھر وعدہ خلافی نہ کرو۔ چہارم جہاں تک ہو سکے وعدہ نہ کرو۔ پنجم کسی پر لعنت نہ بھیجو خواہ وہ ظالم ہی کیوں نہ ہو۔ ششم کسی کے لئے بددعا نہ مانگو بلکہ ہر تکلیف کو اللہ کے لئے برداشت کرو۔ ہفتم کسی قسم کی گواہی نہ دو خواہ سچی ہو یا جھوٹی۔ ہشتم ظاہر و باطن میں کسی قسم کے گناہ کا ارادہ نہ کرو۔ اپنے اعضاء کو گناہوں سے دور رکھو اور کسی کو تکلیف نہ دو۔ اپنا بوجھ خود اٹھاؤ اور مخلوق سے کسی قسم کی غرض نہ رکھو۔

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صادق وہ ہے جسے کسی قسم کا کوئی خوف لاحق نہ ہو اور جب تم اپنے عزم میں کوئی نقص دیکھو تو خود پر مطمئن نہ ہو' اللہ عزوجل سے پناہ مانگو اور اسی سے مکمل رشتہ جوڑ رکھو یا پھر خود کو فنا کر دو۔

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کو تیس ہزار دینار ترکہ میں ملے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ تمام ترکہ بیت المال میں جمع کروا دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سارا ترکہ بیت المال میں کیوں جمع کروا دیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ فرقہ قدریہ کے لوگ میری امت میں مجوسیوں کا درجہ رکھتے ہیں اور میرے والد اسی طریقہ پر تھے پس مسلمان کے لئے کسی مجوسی کا ترکہ جائز نہیں ہے۔

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کو محاسبی کا لقب اس وجہ سے دیا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حساب میں ممتاز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب کسی کو نماز پڑھنے پر فخر کرتے ہوئے دیکھتے تو فرماتے کہ ایسے شخص کی نماز ہرگز قبول نہ ہوگی۔

حضرت ابوعبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طریقت میں پانچ مشائخ پیروی کے لائق ہیں۔ اول حضرت حارث محاسبی' دوم حضرت جنید بغدادی' سوم حضرت رویمؒ' چہارم حضرت ابن عطاء اور پنجم حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہم۔

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص دنیا میں ہی جنتی نعمتوں کا حصول چاہتا ہے اس کو صالح اور قانع لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے۔

Marfat.com

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کا جب وصال ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ترکہ میں کچھ نہ تھا اور فقر و فاقہ کے عالم میں ۲۳۴ھ میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک بغداد شریف میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

فرمودات:

- صادق وہ ہے جسے کسی بھی قسم کا خوف یا خطرہ لاحق نہ ہو۔
- جس وعدہ کو پورا نہیں کر سکتے وہ وعدہ کبھی بھی نہ کرو۔
- وہ عالم جس کا قلب مطالعہ غیب میں جاری ہو افضل ہے اس عامل سے جو صرف ارواح یعنی اعضا سے عمل پیرا ہے۔
- خدا کا ہو کر رہو ورنہ خود نہ رہو۔
- علم کو عمل سے فائق و افضل جانو تا کہ اللہ عزوجل کو اپنے علم سے پا سکو۔
- خوف سے مراد محاسبہ سے ڈر کے گناہ نہ کرنا ہے۔
- ایک ساعت کا تفکر ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔
- تسلیم سے مراد مصائب پر شاکر رہنا اور ان کو منجانب اللہ تصور کرنا ہے۔

Marfat.com

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ

علومِ ظاہری و باطنی سے آراستہ، علومِ رسالت کے وارث حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو امیر المومنین کا لقب دے رکھا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پیدائشی متقی تھے اور ایک مرتبہ والدہ ماجدہ نے دورانِ حمل ہمسایوں سے بغیر اجازت کوئی چیز لے کر منہ میں رکھ لی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیٹ میں تڑپنا شروع کر دیا۔ جب والدہ نے ہمسایوں سے اجازت لی تب جا کر ان کے پیٹ کو قرار آیا۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے تو بایاں پاؤں پہلے اندر رکھا تو ندا آئی کہ اے ثوری (رحمۃ اللہ علیہ)! یہ گستاخی اچھی نہیں ہے۔ پس اس دن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ثوری پڑ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ ندا سن کر غش کھا کر گر پڑے اور ہوش میں آتے ہی اپنے منہ پر طمانچے مارنا شروع کر دیئے اور فرماتے جاتے تھے کہ بے ادبی کی کیسی سزا ملی ہے کہ میرا نام ہی انسانیت کے دفتر سے خارج کر دیا گیا ہے۔

ایک مرتبہ حالت نماز میں خلیفہ وقت نے داڑھی پر ہاتھ پھیرا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا کہ ایسی نماز کی کوئی حقیقت نہیں اور یہ بروزِ محشر تیرے منہ پر ماری جائے گی۔ خلیفہ نے غصہ سے کہا کہ خاموش رہئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حق بات میں خاموشی کیسی ہے؟ خلیفہ نے جب سنا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پھانسی کا حکم دیا۔ اگلے روز جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پھانسی دی جانی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک اور بزرگ حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے زانوؤں پر سر رکھے پیر پھیلائے آنکھیں بند کئے لیٹے تھے۔ لوگوں نے کہا کہ پھانسی کا وقت نزدیک ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے اس کا کچھ خوف نہیں میں حق گوئی سے کبھی باز نہیں آؤں گا۔ پھر

Marfat.com

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کی کہ خلیفہ مجھے بے قصور سزا دے رہا ہے اسے اس کا بدلہ ملنا چاہئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا ختم ہوئی تھی کہ زلزلہ آیا اور خلیفہ اپنے وزراء سے سمیت زمین میں دھنس گیا۔ پھر جب دوسرا خلیفہ پہلے خلیفہ کا قائم مقام بنا تو وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بے حد عقیدت رکھتا تھا۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کسی نے اشرفیوں کی دو تھیلیاں بھیجیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے والد کے دوست ہیں اور میرے والد اب وصال فرما چکے ہیں میں اپنی حلال کمائی میں سے یہ اشرفیاں بھیج رہا ہوں انہیں قبول فرمائیں اور کسی نیک کام میں خرچ کر دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ اشرفیاں شکریہ کے ساتھ واپس بھیج دیں کہ تمہارے والد کے ساتھ میرا تعلق دینی نہ تھا نہ کہ دنیاوی۔ اس بات کی خبر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے کو ہوئی تو اس نے کہا کہ میں مفلس اور عیال دار ہوں آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ اشرفیاں مجھے دے دیتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں دینی تعلقات کو دنیاوی معاوضہ کے عوض فروخت نہیں کر سکتا البہ اگر وہ شخص خود تم کو بھیج دیتا تو تم خرچ کر سکتے تھے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے فقہی مسلک سے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی استفادہ حاصل کیا اور علم فقہ پر اسی طرح دسترس حاصل کی جس طرح حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل تھی۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہی علوم پر دسترس حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے ہی حاصل کی تھی اور ان کی موجودگی میں ہی بیس برس کی عمر میں فتوئ دیا کرتے تھے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا جب کوئی مرید یا ارادت مند سفر پر جاتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس سے فرماتے کہ راستہ میں کہیں موت نظر آئے تو اسے میرے لئے لیتے آنا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وقت وصال نزدیک آیا تو فرمایا کہ میں موت کی خواہش رکھتا تھا لیکن آج علم ہوا کہ موت لاٹھی ٹیک کر دنیا سے سفر کرنے سے کہیں زیادہ دشوار ہے۔

حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال

Marfat.com

کے وقت ان کے پاس تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرا چہرہ زمین پر رکھ دو کیونکہ اب وقت بالکل قریب ہے میں نے حکم کی تعمیل کی اور باہر نکل کر دیکھا تو ایک جم غفیر تھا۔ جب لوگوں سے ان کی آمد کے متعلق دریافت کیا تو کہنے لگے کہ ہمیں بذریعہ خواب حکم ملا کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ میں شامل ہوں۔ جب میں دوبارہ اندر داخل ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تکیہ کے نیچے سے ایک ہزار دینار کی تھیلی نکال کر دی کہ اسے مساکین میں تقسیم کر دو۔ پھر فرمایا کہ میں نے یہ دینار ایمان کی حفاظت کے لئے رکھے تھے کیونکہ ابلیس مجھ سے کہتا تھا کہ تم کہاں سے کھاؤ گے تو میں اسے جواب دیتا تھا کہ میرے پاس یہ دینار موجود ہیں اور جب وہ پوچھتا کہ تمہیں کفن کہاں سے دیا جائے گا تو میں اسے جواب دیتا کہ میرے پاس یہ دینار موجود ہیں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کلمہ پڑھا اور اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کر دی۔

فرمودات:

- دنیا کو صرف جسم کی خاطر ہی اختیار کرو اور آخرت کو دل کی خاطر۔
- برے دوستوں کی محفل سے کتا اچھا ہے۔
- عمل سے پرہیز کرنا عمل کرنے سے زیادہ مشکل امر ہے۔
- خوش نصیب وہ لوگ ہیں جن کے پاس نصیحت کرنے کے الفاظ نہیں بلکہ اعمال ہوتے ہیں۔
- اگر زندگی کے مصائب کم کرنا چاہتے ہو تو گناہ سے پرہیز کرو۔
- یقین کامل وہ ہے کہ جب تجھ پر کوئی آفت آئے تو تو اللہ عزوجل پر الزام نہ لگائے بلکہ راحت تصور کر کے اس کا شکر گزار بنے۔

Marfat.com

سیرتِ مبارکہ

محبت کا مفہوم:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ سے پیر و مرشد حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ محبت کا مفہوم کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بعض حضرات موافقت کو اور بعض اشارات کو محبت سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھ کی کھال کو کھینچ کر اوپر اٹھانا چاہا تو وہ اپنی جگہ سے چپکی رہی۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر میں یہ دعویٰ کروں کہ صرف محبت ہی کی وجہ سے میری کھال خشک ہوگئی تو میں اپنے دعویٰ میں حق بجانب ہوں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہی بے ہوش ہو گئے اور بے ہوشی کے دوران بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک دمک رہا تھا۔

ابلیس جل کر راکھ ہو گیا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے دل میں شیطان کو دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ چنانچہ میں ایک مسجد کے باہر کھڑا ہو گیا۔ اچانک دور سے ایک بوڑھا آتا ہوا نظر آیا۔ جب میں نے اس بوڑھے کی شکل دیکھی تو مجھے اس پر شدید نفرت کا غلبہ ہوا۔ جب وہ بوڑھا میرے قریب آیا تو میں نے کہا کہ اے بوڑھے تو کون ہے؟ تیری شکل کتنی بھیانک ہے اور میری آنکھیں کچھ لمحوں کے لئے بھی تیری شکل دیکھنے کو روادار نہیں ہیں۔ میرے دل کو تیری شکل دیکھ کر سخت وحشت ہو رہی ہے۔ اس بوڑھے نے کہا کہ وہ ابلیس ہے جسے دیکھنے کی تم تمنا کر رہے تھے۔ میں نے اس سے کہا کہ اے ملعون! تجھے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکے رکھا؟

Marfat.com

ابلیس نے کہا کہ اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہارا کیا خیال ہے کہ میں کسی غیر اللہ کو سجدہ کرتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی یہ بات سن کر میں حیران رہ گیا اور مجھے کوئی جواب نہ سوجھا۔ اسی وقت غیب سے ندا آئی کہ اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! اس ملعون سے کہو کہ تو جھوٹا ہے اگر تو فرمانبردار ہوتا تو حکم عدولی نہ کرتا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب ابلیس سے یہ کہا تو اس نے چیخنا چلانا شروع کر دیا کہ تم نے مجھے جلا کر راکھ کر دیا ہے یہ کہتا ہوا ابلیس غائب ہو گیا۔

میرے پاس کچھ نہیں جس کی حاجت ہو:

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پانچ سو دینار خدمت میں پیش کیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کیا تجھے مزید مال کی حاجت ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو یہ پانچ سو دینار واپس لے جا کیونکہ تو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے جس وجہ سے مجھے اس کی حاجت ہو۔

آتش پرست دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا:

ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ آشوبِ چشم میں مبتلا ہو گئے تو ایک آتش پرست طبیب نے آنکھوں پر پانی نہ لگنے کی ہدایت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وضو کرنا میرے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کیا اور عشاء کی نماز ادا فرما کر سو گئے۔ صبح اٹھے تو آشوبِ چشم ختم ہو چکا تھا۔ اس وقت غیب سے آواز آئی کہ تم نے ہماری عبادت کی وجہ سے آنکھوں کی پرواہ نہ کی اس لئے ہم نے تمہاری تکلیف ختم کر دی۔ اس آتش پرست طبیب نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو اتنی جلدی آشوبِ چشم سے صحت یاب ہوتا دیکھ کر حیرانی ظاہر کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے وضو کیا اور آشوبِ چشم دور ہو گیا۔ اسی وقت وہ آتش پرست آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات سن کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا۔

پانی تمہارے قدموں میں خود آ جاتا:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس ندا سے عبرت پکڑی اور ڈول اور رسی کو پھینک دیا اور پانی

Marfat.com

پئے بغیر آگے کی طرف چل دیئے۔ اس دوران پھر غیب سے ندا آئی کہ ہم نے تو محض تمہارے صبر کا امتحان لیا تھا جاؤ اور اس چشمے سے پانی پی لو۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس چشمے پر واپس پہنچے تو پانی اوپر ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پانی پیا اور وضو کر کے نماز ادا کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پانی کے وضو سے حج ادا کیا اور مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ واپسی پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات بغداد میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر تم تھوڑا سا صبر کر لیتے تو وہ پانی تمہارے قدموں میں خود آ جاتا۔

مسلمان کی فراست سے بچتے رہو:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن وعظ فرما رہے تھے کہ دورانِ وعظ چالیس افراد بے ہوش ہو گئے اور کچھ دیر بعد ان میں سے اٹھارہ افراد انتقال کر گئے۔ ایک مرتبہ وعظ گوئی کے دوران ایک آتش پرست مسلمانوں کے بھیس میں آیا اور عرض کرنے لگا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مسلمان کی فراست سے بچتے رہو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قول سنا تو فرمایا کہ اس قول کا مقصد یہ ہے کہ تجھے مسلمان ہونا چاہئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت دیکھ کر وہ تائب ہو گیا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بعد کچھ عرصہ کے لئے وعظ گوئی ترک کر دی۔ لوگوں کے اصرار پر بتایا کہ میں خود کو ہلاکت میں ڈالنا پسند نہیں کرتا۔

ولایت بحال ہو گئی:

ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کے دل میں یہ گمان پیدا ہوا کہ وہ کسی درجہ پر پہنچ گیا ہے اس لئے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل سے چلا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ اس خیال سے آیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر اپنی بزرگی کا رعب جما سکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو دیکھا تو سارا حال منکشف ہو گیا۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سوال کا جواب لفظوں میں چاہتے ہو یا معنوی چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ دونوں شکلوں میں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر لفظوں میں چاہتے ہو تو تم نے اپنا تجربہ کر لیا ہے اور

Marfat.com

معنوی چاہتے ہو تو میں تجھے اسی وقت ولایت سے معزول کرتا ہوں۔ اسی لمحے اس مرید کا چہرہ کالا ہو گیا اور وہ کہنے لگا کہ یقین کی راحت میرے دل سے جاتی رہی ہے۔ پھر اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے توبہ کی درخواست کی اور فضول باتوں سے تائب ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو نہیں جانتا کہ اولیاء اللہ اسرار کے ولی ہوتے ہیں اور تو ابھی ان کے زخم کی طاقت بھی نہیں رکھتا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر دم کیا اور اس کی ولایت بحال ہو گئی۔

تو مومنین کے ساتھ مہربانی کر:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چالیس سال کی عبادت کے بعد میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اب میں معراج کمال تک پہنچ گیا ہوں۔ اس دوران غیبی ندا آئی کہ اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! اب وہ وقت آ گیا ہے کہ تیرے گلے میں زنار ڈال دی جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ الٰہی! مجھ سے کیا گناہ سرزد ہو گیا جو میرے گلے میں زنار ڈالی جا رہی ہے؟ جواب ملا کہ تیرا وجود ابھی باقی ہے۔ میں نے جب یہ جواب سنا تو ایک سرد آہ بھری کہ آہ! جو بندہ وصال کا اہل نہ ہو سکا اس کی تمام نیکیاں داخل معصیت ہو گئیں۔ پھر فتنہ پروازوں نے مجھے سخت سست کہا اور خلیفہ وقت کو میرے خلاف شکایات بھیجیں۔ جب کوئی جرم ثابت نہ ہو سکا تو خلیفہ خاموش ہو گیا۔ پھر ایک مرتبہ خلیفہ نے امتحان کی غرض سے ایک نوجوان و حسین کنیز کو زیورات اور لباس سے مزین کر کے میرے پاس بھیجا اور ہدایت کی کہ وہ میرے سامنے آ کر اپنا نقاب الٹ دے اور کہے کہ میں ایک امیر زادی ہوں اور اگر میں اس کے ساتھ ہم بستر ہو گیا تو وہ اسے دولت سے نواز دے گا۔ وہ کنیز جب میرے سامنے آئی اور اس نے اپنا نقاب الٹا تو میں نے ایک سرد آہ بھری اور وہ کنیز وہیں دم توڑ گئی۔ جب اس کنیز کے ہمراہ آئے غلام نے خلیفہ کو جا کر واقعہ بیان کیا تو اسے بہت صدمہ ہوا کیونکہ وہ خود اس کنیز سے محبت کرتا تھا۔ پھر وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کیسے گوارا کر لیا کہ ایسی خوبصورت ہستی کو دنیا سے رخصت کر دیں؟ میں نے جواباً کہا کہ امیر المومنین کی حیثیت سے تمہاری ذمہ داری ہے کہ تو مومنین کے ساتھ

Marfat.com

مہربانی کر لیکن تو نے مہربانی کی بجائے میری چالیس سال کی عبادت کو ملیامیٹ کرنے کا تصور کیا۔

مسائل ہم دونوں کے قلوب میں ہی رہ جائیں:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابوبکر کسائی رحمۃ اللہ علیہ کے مابین تصوف کے ایک ہزار مسائل کے متعلق خط و کتابت ہوئی۔ جب حضرت ابوبکر کسائی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت نزدیک آیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان مسائل کو میرے ساتھ ہی دفن کر دیا جائے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو علم ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اچھا ہی ہے یہ مسائل ہم دونوں کے قلوب میں ہی رہ جائیں۔

دوسو بزرگوں کے جوتے سیدھے کئے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے وعظ و تبلیغ شروع کی تو فرمایا کہ میں نے وعظ و تبلیغ تیس ابدالین کے بے حد اصرار پر شروع کی اور اس سے قبل میں نے تقریباً دوسو بزرگوں کے جوتے سیدھے کئے ہیں۔

اخلاص کی تعلیم:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اخلاص کی تعلیم کس سے حاصل کی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اخلاص کی تعلیم ایک حجام سے حاصل کی ہے۔ میں مکہ معظمہ میں تھا تو اس دوران ایک حجام کسی دولت مند کی حجامت بنا رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ خدا کے لئے میری حجامت بنا دے۔ اس نے فوراً دولت مند کی حجامت چھوڑ کر میری حجامت بنا دی۔ حجامت بنانے کے دوران ایک کاغذ کی پڑیا مجھے دی جس میں کچھ سکے تھے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کو استعمال میں لے آئیں۔ چنانچہ میں نے نیت کر لی کہ مجھے جونہی کچھ دستیاب ہوگا میں اس حجام کی نذر کروں گا۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد بصرہ سے ایک شخص آیا اور اس نے اشرفیوں کی ایک تھیلی مجھے پیش کی۔

Marfat.com

میں اس حجام کے پاس گیا اور اس کو وہ تھیلی دینی چاہی۔ اس حجام نے مجھ سے کہا کہ میں نے تمہاری خدمت میں صرف خدا کے لئے کہ تھی اور تم بے حیا بن کر مجھے تھیلی واپس کرنے آئے ہو۔ تمہیں اس کا علم نہیں کہ خدا کے واسطے کام کرنے والا کسی سے کوئی معاوضہ نہیں لیتا ہے۔

میرا قلب کہیں کھو گیا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میرا قلب کہیں کھو گیا جب میں نے اس کے مل جانے کی دعا کی تو ندا آئی کہ تمہارا قلب ہم نے اس لئے رکھ لیا ہے تاکہ تم ہماری معیت میں رہو اور تم قلب مل جانے کی دعا کر کے دوسروں کی جانب راغب ہونا چاہتے ہو۔

شکر بجالاؤں گا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کسی نے حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول بیان کیا کہ اگر اللہ عزوجل مجھے جنت وجہنم کا اختیار دے تو میں جہنم کو اختیار کروں گا کیونکہ جنت تو میری پسندیدہ شے ہے اور جہنم اللہ کی پس دوست کی پسندیدہ شے کو پسند نہ کرنے والا دوست نہیں ہو سکتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تو بندہ ہونے کی وجہ سے صاحب اختیار ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا اس لئے مجھے وہ جہاں بھی بھیج دے گا میں شکر بجالاؤں گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بعد کیا عذر باقی رہ جاتا ہے؟:

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو وعظ گوئی کا مشورہ دیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں وعظ گوئی مجھے اچھی نہیں لگتی۔ پھر اسی شب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وعظ گوئی کا حکم دیا۔ اگلے روز جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارادہ کیا کہ میں اپنا خواب پیرومرشد حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو سناؤں تو وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بولنے سے قبل ہی کہنے لگے کہ کیا اب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بعد بھی

Marfat.com

کوئی عذر باقی رہ جاتا ہے کہ تم وعظ گوئی نہ کرو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے خبر ہوئی؟ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رات اللہ عزوجل نے مجھے خواب میں بتایا کہ میں نے اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنید (رحمۃ اللہ علیہ) کی طرف بھیجا کہ وہ اسے وعظ گوئی کا حکم دیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فخر:

ایک مرتبہ کسی بزرگ نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی معاملہ پر فتویٰ دریافت کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب اشارہ کر دیا۔ ان بزرگؒ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں کیا کسی دوسرے کی کوئی ضرورت باقی ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کو اپنی امت پر فخر ہوتا ہے اور مجھے اپنی امت میں جنید (رحمۃ اللہ علیہ) پر فخر ہے۔

مفہوم سمجھنے میں غلطی کی:

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ کو چھوڑ کر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو عرض کی کہ میری دل برداشتگی کا سبب یہ ہے کہ بندہ اپنی ہوشیاری ومستی کی وجہ سے ہمہ وقت صفاتِ الٰہی میں فنا نہیں رہ سکتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم نے ہوشیاری ومستی کا مفہوم سمجھنے میں غلطی کی ہے۔

ابلیس میرے غصہ سے بھاگتا ہے:

ایک مرتبہ ایک بزرگ نے ابلیس کو ڈر کر فرار ہوتے ہوئے دیکھا وہ بزرگ اس وقت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جا رہے تھے۔ وہاں پہنچ کر ان بزرگ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو غصہ میں دیکھا تو کہا کہ حضور! غصہ کی حالت میں شیطان غلبہ پا لیتا ہے۔ پھر انہوں نے راستے میں ابلیس کے بھاگنے کا واقعہ بیان کیا۔ حضرت جنید بغدادی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابلیس میرے غصہ سے بھاگتا ہے جبکہ دوسرے لوگ اپنے نفس کی خاطر غصہ کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اگر اللہ عزوجل نے ابلیس کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم نہ دیا ہوتا تو میں ہرگز اس سے پناہ طلب نہ کرتا۔

اپنے نفس کی خاطر ہمارے کلام کو استعمال کرتا ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے پاؤں میں درد ہوئی تو میں نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کی۔ غیبی ندا آئی کہ تجھے شرمندہ ہونا چاہئے کہ تو اپنے نفس کی خاطر ہمارے کلام کو استعمال کرتا ہے۔

حق ذکر ادا نہیں ہوسکتا:

حضرت رویم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے جنگل میں ایک بوڑھی عورت ملی اس نے مجھ سے کہا کہ بغداد پہنچ کر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو پیغام دینا کہ تمہیں عوام کے سامنے ذکر الٰہی کرتے ہوئے ندامت کا احساس نہیں ہوتا۔ جب میں نے یہ پیغام حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچایا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں عوام کے سامنے اس لئے ذکر کرتا ہوں کہ کسی سے بھی اس کا حق ذکر ادا نہیں ہوسکتا۔

جمالِ کعبہ کا مشاہدہ:

حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بیت اللہ شریف سے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک مکتوب بھیجا جس میں تحریر تھا کہ آپ حضرات اہل عراق میں اس بات کا اعلان فرمادیں کہ جو شخص جمالِ کعبہ کا مشاہدہ کرنا چاہتا ہو وہ اپنے نفس کو شق کئے بغیر اس کا مشاہدہ نہیں کرسکتا۔ اس راستے میں قدم رکھنے سے قبل یہ بھی سمجھ لیں کہ اس راستے میں دو ہزار آگ کے پہاڑ اور ایک ہزار ہلاکت خیز بحر بیکراں ہیں۔ جو ان دونوں سے خائف ہوئے بغیر راستہ طے کرنا چاہتا ہے تو وہ اس میں قدم رکھے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آگ کا مفہوم نیست و نابود لیا یعنی جب تک بندہ دو ہزار

Marfat.com

مرتبہ خود کو ختم نہ کر لے اور ایک ہزار مرتبہ ہست کی منزل میں داخل نہ ہو کبھی بھی قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمانے کے بعد کہا کہ میں ابھی ان دو ہزار راہوں میں سے صرف ایک راہ ہی چل پایا ہوں۔ حضرت ابوحریری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ خوش نصیب ہیں جبکہ میں صرف تین قدم ہی چل پایا ہوں۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ دونوں خوش نصیب ہیں میں تو ابھی اس راہ کے نزدیک بھی نہیں پہنچا۔

کس طرح آیا اور کس طرح چلا گیا:

ایک مرتبہ لوگوں نے حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا میں باہوش آئے اور ہوش کے ساتھ چلے گئے۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا میں مدہوش آئے اور مدہوش واپس چلے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی یہ بات سن کر فرمایا کہ اگر ان دونوں سے پوچھا جائے کہ تم دنیا میں کس طرح واپس ہوئے تو وہ دونوں بھی کچھ نہ بتا سکیں گے کیونکہ ان دونوں میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کس طرح آیا اور کس طرح واپس چلا گیا۔

جسے چھوڑ دیا پھر اسی کی جانب متوجہ ہو گیا:

حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک درہم کے عوض انجیر اور روغن زیتون خریدنے کا حکم دیا اور پھر افطار کے وقت جب انجیر کو منہ میں رکھا تو فوراً نکال پھینکی۔ جب میں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ جب میں نے انجیر منہ میں ڈالی تو ندا آئی کہ اے بے حیا! جس شے کو تو نے ہماری یاد میں چھوڑ دیا تھا پھر اسی کی جانب متوجہ ہو گیا ہے۔

وعظ میری فہم سے بالاتر ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے کسی نے عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ میری فہم سے بالاتر ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ستر سال کی عبادت قدموں کے نیچے

Marfat.com

رکھ کر سرنگوں ہو جا اس کے بعد اگر تیری سمجھ میں نہ آئے تو پھر میرا قصور ہوگا۔

قلب کی مسرت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ کی تعریف فرمائی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حقیقت میں اللہ کی تعریف کر رہا ہے۔ پھر کسی نے پوچھا کہ قلب کو مسرت کیسے حاصل ہوتی ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب قلب میں اللہ عزوجل موجود ہو۔

خیر کا تعلق:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کسی درویش کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ آہ وزاری کر رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم کس کی عطا کردہ اذیت پر آہ و زاری کر رہے ہو اور کس سے اس کی شکایت کرنا چاہتے ہو؟ اس درویش نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو خاموش ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ خیر کا تعلق کس کے ساتھ ہے؟ اس درویش نے کہا کہ نہ رونے کی اجازت ہے اور نہ صبر کی قوت۔

غیبت کی سزا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک سائل حاضر ہوا اور سوال کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ شخص تو مزدوری کر سکتا ہے اس کے لئے سوال کرنا شرعی طور پر جائز نہیں ہے۔ پھر اس شب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک سرپوش سے ڈھکا ہوا ایک برتن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے رکھا ہوا ہے اور حکم دیا جا رہا ہے کہ اسے کھا لو۔ چنانچہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سر سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو وہ اسی سائل کا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں مردار نہیں کھاتا۔ حکم ہوا کہ پھر تو نے دن میں اسے کیوں کھایا تھا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے صبح اس شخص کی جو غیبت کی تھی یہ اسی جرم کی سزا ہے۔

Marfat.com

نفس کا علاج:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک رات عبادت میں مصروف تھے کہ ان کا دل عبادت سے اچاٹ ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ باہر نکلے تو دیکھا کہ ایک آدمی کمبل لپیٹے بیٹھا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ شاید تمہارے انتظار کی وجہ سے میرا دل عبادت سے اچاٹ ہو گیا ہے۔ اس شخص نے عرض کی کہ نفس کا علاج بتا دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نفس کی مخالفت ہی اس کا واحد علاج ہے۔ یہ جواب سن کر وہ شخص چلا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب دوبارہ جا کر عبادت شروع کی تو عبادت میں دل لگنا شروع ہو گیا۔

گریہ وزاری کا سبب:

لوگوں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے گریہ وزاری کا سبب دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ساری زندگی مصیبت و بلا کی جستجو میں رہا کہ اگر وہ اژدھا بن کر سامنے آ جائے تو میں سب سے پہلے اس کا لقمہ بن جاؤں لیکن آج تک یہی حکم ملتا رہا کہ ابھی تیری ریاضت بلا کے مقابلہ میں جم نہیں سکتی۔

خدا اپنا دوست رکھتا ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے حضرت ابو سعید خزار رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے متعلق بیان کیا کہ بوقت وصال ان کے شوق و ذوق میں بے پناہ اضافہ ہو گیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایسی حالت میں ان کو موت حیرانگی کا باعث ہے کیونکہ جب بندہ کے ذوق و شوق میں اضافہ ہو جاتا ہے تو یہ انتہائی مقام ہے اور وہ سب کچھ فراموش کر دیتا ہے اور ایسے ہی مرتبہ والوں کو خدا اپنا دوست رکھتا ہے۔ ایسے بندے پر اللہ عزوجل خود فخر کرتا ہے اور اس کی دوستی میں ایسے لوگ گم ہو جاتے ہیں اور ان سے ایسے اقوال و افعال ظاہر ہوتے ہیں جو عوام الناس کے ذہن و فکر سے بالا ہوتے ہیں اور عوام الناس ان اقوال کو معیوب تصور کرنے لگتی ہے۔

Marfat.com

اجر آخرت ان کا حصہ ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں ایک مالدار شخص آیا اور محفل میں موجود ایک درویش کو لے گیا۔ کچھ دیر بعد وہ درویش لوٹے تو ان کے سر پر خوان رکھا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس درویش کو فرمایا کہ تم یہ خوان اسی مالدار شخص کے منہ پر دے مارو جسے درویش کے علاوہ کوئی نہ ملا۔ درویش صاحب نعمت نہ ہونے کے باوجود بھی اہل ہمت ہوتے ہیں اور اگر دنیاوی دولت سے وہ محتاج ہوں تو اجر آخرت ان کا حصہ ہے۔

دینی بھائیوں کا فقدان نہیں:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے عرض کیا کہ موجودہ دور میں دینی بھائیوں کی قلت ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر تمہاری نظر میں دینی بھائی وہ ہیں جو تمہاری مشکل کو حل کر سکیں تب تو وہ یقیناً نایاب ہو گئے ہیں اور اگر تم حقیقی دینی بھائیوں کا تصور کرتے ہو تو تم کاذب ہو اس لئے کہ دینی بھائی کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ جن کی دشواریوں کا حل تمہارے پاس موجود ہو اور ان کے تمام امور میں تمہاری اعانت شامل ہو اور ایسے دینی بھائیوں کا فقدان نہیں ہے۔

اللہ ہر جگہ موجود ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید بے حد مؤدب تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے اس ادب کی وجہ سے بے حد انسیت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس محبت کی وجہ سے دوسرے مرید اس پر رشک کرنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب مریدین کی دلی کیفیت بھانپی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہر مرید کو ایک مرغ اور ایک چاقو دیا اور فرمایا کہ اس مرغ کو اس جگہ جا کر ذبح کرو جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھ سکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تمام مرید ماسوائے اس مرید کے کچھ دیر بعد حاضر ہوئے اور ہر ایک کے پاس ذبح شدہ مرغ تھا جبکہ اس مرید نے زندہ مرغ اٹھایا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس مرید سے دریافت کیا کہ تم نے مرغ کو ذبح کیوں نہ کیا؟ وہ

Marfat.com

مرید کہنے لگا حضور! مجھے کوئی جگہ ایسی نہ ملی جہاں اللہ موجود نہ ہو اللہ تو ہر جگہ موجود ہے۔ اس مرید کا جواب سن کر تمام مرید اپنے رشک سے تائب ہو گئے۔

ہر شخص اسے سمجھنے سے قاصر ہے:

ابن شریح رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ان کے علم کے مطابق ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ تو میں نہیں جانتا مگر ان کی گفتگو ایسی ضرور ہوتی ہے کہ جیسے اللہ عزوجل ان کی زبان سے کلام کر رہا ہو اور جب وہ توحید کو بیان کرتے ہیں تو ایسے الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ ہر شخص اسے سمجھنے سے قاصر ہے۔

صحبت کے اہل:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ سن کر ایک شخص پر ایسی کیفیت طاری ہو گئی کہ اس نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور اپنا تمام سامان راہ خدا میں خرچ کر دیا اور ایک ہزار دینار لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں نذر کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں لوگوں نے اس سے کہا کہ تم ایک دین دار شخص کو دنیا دار بنانا چاہتے ہو۔ یہ سن کر اس شخص نے وہ ایک ہزار دینار ایک ایک کر کے دریائے دجلہ میں پھینک دیئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم میری صحبت کے اہل ہو تم نے ایک ہزار دینار ایک ایک کر کے دریائے دجلہ میں پھینک دیئے وہ کام تم ایک مرتبہ میں بھی کر سکتے تھے۔

بیٹا گھر لوٹ آیا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اپنے گمشدہ بیٹے کے مل جانے کی دعا کی درخواست کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صبر کی نصیحت کی اور وہ عورت واپس چلی گئی۔ کچھ دنوں بعد پھر حاضر ہوئی اور بیٹے کے مل جانے کی دعا کی درخواست کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے پھر صبر کی نصیحت کی۔ وہ عورت دوبارہ چلی گئی۔ کچھ دنوں بعد جب صبر کی طاقت باقی نہ رہی تو دوبارہ حاضر خدمت ہوئی اور عرض کی کہ حضور! اب مزید صبر

Marfat.com

نہیں ہوتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر تو صحیح ہے تو جا تیرا بیٹا تجھے مل جائے گا۔ جب وہ عورت گھر لوٹی تو اس کا بیٹا گھر میں موجود تھا۔

تمہارا قلب خانہ خدا ہے:

سیّد ناصری سفرِ حج کے دوران جب بغداد شریف پہنچے تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ آپ سیّد زادے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جدِ اعلیٰ کفار اور نفس دونوں کے خلاف جہاد کرتے رہے ہیں آپ نے کون سا جہاد کیا ہے؟ سیّد ناصری نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو رو پڑے اور عرض کیا کہ حضور! میرا حج تو یہیں ختم ہو گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہارا قلب خانہ خدا ہے اس میں کسی دوسرے کو جگہ نہ دو۔ سیّد ناصری نے جب یہ سنا تو اسی وقت ان کی روح قفسِ عصری سے پرواز کر گئی۔

اپنے مقصد میں کامیاب ہوا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی ارادت مند نے اپنا تمام اثاثہ راہِ خدا میں خرچ کر ڈالا اور صرف ایک مکان اس کے پاس باقی رہ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حکم دیا کہ تم وہ مکان بھی فروخت کر دو اور اس کی رقم دریا میں بہا دو۔ اس نے حکم کی تعمیل اور مکان فروخت کرنے کے بعد رقم دریا میں بہا دی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہنا شروع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ابتداء میں اسے دھتکارتے رہے مگر وہ ثابت قدم رہا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے جدا نہ ہوا اور بالآخر اپنے مقصد میں کامیاب ہوا اور بلند مرتبہ کا حامل ہوا۔

میں واقف ہوں:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا کرتہ ایک چور نے چرا لیا۔ دوسرے دن وہ چور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کرتہ بازار میں فروخت کر رہا تھا اور خریدار اس سے کہہ رہا تھا کہ اگر کوئی گواہی دے کہ یہ تیرا ہی کرتہ ہے تو میں اسے خرید لوں گا۔ اس دوران حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

وہاں سے گزرے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اسے جانتا ہوں اور خریدار نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر اعتبار کرتے ہوئے وہ کرتہ خرید لیا۔

نواں ہودہ میرے لئے ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے آٹھ مرید جہاد کے ارادے سے روم جانے لگے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ روم میں وہ آٹھوں مرید ایک کافر کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ نو ہودے ہوا میں معلق ہیں اور ان آٹھوں مریدوں کی ارواح کو آٹھ ہودوں میں رکھا گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خیال کیا کہ شاید یہ نواں ہودہ میرے لئے ہے۔ جس کافر نے ان آٹھوں مریدوں کو شہید کیا وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہنے لگا کہ مجھے مسلمان کر دیں اور بغداد شریف واپس پہنچ کر لوگوں کو ہدایت فرمائیں کہ وہ نواں ہودہ میرے لئے ہے۔ پھر وہ نومولود مسلمان اپنی قوم سے لڑا اور شہید ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی روح کو اس نویں ہودے میں داخل ہوتے دیکھا۔

بندہ بن کر رہ:

حضرت ابومحمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے گیا تو دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بخار میں مبتلا ہیں۔ میں نے عرض کی حضرت! اللہ عزوجل سے دعا مانگیں کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو صحت عطا فرمائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے گذشتہ رات اللہ عزوجل سے دعا کی تو ندا آئی کہ تمہارا جسم ہماری ملکیت ہے اور ہماری مرضی کہ اسے صحت دیں یا بیمار رکھیں تم کون ہوتے ہو ہمارے اور ہمارے ملک میں دخل دینے والے اپنی اس دخل اندازی کو بند کرو اور بندہ بن کر رہ۔

اکل وشرب میں حد درجہ محتاط تھے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خادمہ زیتونہ بتاتی ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ عزوجل نے نہایت اعلیٰ درجے کی صحت عطا فرمائی تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جسمانی

Marfat.com

طور پر طاقت ور تھے اور ایک نظر میں کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صوفی ہونے پر یقین نہیں کرتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکل وشرب میں حد درجہ محتاط تھے۔

تم نے سرے سے حج ہی نہیں کیا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص ملنے آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ میں حج کر کے لوٹا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ جب تم حج کے لئے گھر سے نکلے تو کیا تم گناہوں سے اجتناب کرتے تھے؟ اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پھر تو نے حج کا سفر نہیں کیا۔ پھر دریافت کیا کہ جب تم رات کسی سرائے میں بسر کرتے تھے تو اس رات کوئی مقامِ قرب طے کرتے تھے؟ اس شخص نے پھر نفی میں سر ہلا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم نے تو منزل بمنزل سفر طے نہیں کیا۔ پھر دریافت کیا کہ جب تم نے احرام باندھا تو سابقہ لباس کے ساتھ ساتھ اپنے اندر موجود سابقہ صفات تکبر، بغض، حسد، طمع اور خود بینی کو بھی دور کیا تھا؟ اس شخص نے پھر نفی میں سر ہلا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم نے تو پھر احرام باندھا ہی نہیں۔ پھر دریافت کیا کہ جب تم نے میدانِ عرفات میں وقوف کیا تو کیا مراقبہ ذاتِ باری تعالیٰ کیا؟ اس شخص نے پھر نفی میں سر ہلا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پھر تو تو نے وقوف کیا ہی نہیں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ جب تم مزدلفہ پہنچے اور دلی آرزو حاصل کی تو کیا تمام نفسانی خواہشات سے قطع تعلق اختیار کی؟ اس نے پھر نفی میں سر ہلا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پھر تو تم نے مزدلفہ دیکھا ہی نہیں۔ پھر دریافت کیا کہ جب خانہ کعبہ کا طواف کیا تو کیا جمال ذاتِ باری تعالیٰ کا بھی مشاہدہ کیا؟ اس نے پھر نفی میں سر ہلا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پھر تو تو نے طواف سرے سے نہیں کیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ جب تو نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تو کیا مقامِ صفا حاصل کیا یا نہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پھر تو نے سعی نہیں کی۔ پھر دریافت کیا کہ جب تم منیٰ میں آئے تو کیا تم نے اپنی نفسانی خواہشات کو ترک کر دیا تھا کہ نہیں؟ اس نے ایک مرتبہ پھر نفی میں سر ہلا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو منیٰ گیا ہی نہیں

Marfat.com

اور نہ ہی تو نے قربانی کی۔ پھر دریافت کیا کہ جب رمی جمار کی تو ان کنکریوں کے ساتھ اپنی نفسانی خواہشات کو بھی دل سے باہر پھینکا یا نہیں؟ اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو نے سرے سے حج کیا ہی نہیں جاؤ اور دوبارہ حج کرو اور جس طرح میں نے تمہیں بتایا ہے اس طرح حج کرنا تا کہ مقامِ ابراہیمی حاصل کر سکو۔

اللہ عزوجل خستہ حالوں کے ساتھ ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حق کو مدینہ منورہ کی گلیوں میں پایا۔ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ کے ایک بازار میں جا رہا تھا کہ میں نے کچھ خستہ حال لوگوں کو دیکھا جن کی خستہ حالی بیان سے باہر ہے۔ مجھے ان پر ترس آیا اور میں نے صدقِ دل سے ارادہ کیا کہ میں ان کے ساتھ رہوں گا چنانچہ میں نے ان کی صحبت اختیار کی اور کچھ عرصہ ان کے ساتھ رہا۔ ان لوگوں کے ساتھ رہ کر مجھے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل خستہ حالوں کے ساتھ ہے۔

مریدوں کے قلوب کیسے تقویت پاتے ہیں؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ حضرت! کیا مریدوں کو بزرگوں کی حکایات وغیرہ سنانے سے بھی کچھ فائدہ ہوتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حکایات کی اپنی افادیت ہے اور بزرگوں کی حکایات اللہ عزوجل کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہیں جن سے مریدوں کے قلوب تقویت پاتے ہیں۔

Marfat.com

عبادت و ریاضت

شیخ المشائخ' ابوالقاسم حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے تمام مدارج صرف فاقہ کشی' ترک دنیا اور شب بیداری سے حاصل ہوئے ہیں۔ صوفی وہ ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ میں نے دس سال تک اپنے قلب کی حفاظت کی اور پھر قلب نے دس سال تک میری حفاظت کی۔ اب یہ کیفیت ہے کہ مجھے دل کا حال معلوم نہیں ہے اور دل کو میرا حال معلوم نہیں ہے۔ مخلوق جانتی ہے کہ بیس برس تک اللہ عزوجل نے میری زبان سے کلام کیا ہے اور اس دوران میرا وجود درمیان میں سے ختم ہو چکا تھا۔ میں نے بیس سال صرف ظاہری تصوف بیان کیا کیونکہ اس کے نکات بیان کرنے کی مجھے اجازت نہیں ہے۔ اگر محشر میں اللہ عزوجل مجھے دیدار کا حکم دے گا تو میں عرض کروں گا کہ آنکھ غیر اور غیر کے ذریعے میں دوست کا مشاہدہ کرنا نہیں چاہتا۔ جب مجھے اس حقیقت سے آگاہی ملی کہ کلام وہ ہے جو قلب سے ہو تو میں نے تیس سال کی نمازوں کا اعادہ کیا اور پھر تیس سال مزید التزام کیا کہ جب بھی نماز کے اندر دنیا کا خیال آجاتا تو میں نماز دوبارہ ادا کرتا تھا۔ اگر دورانِ نماز آخرت کا تصور آجاتا تو سجدہ سہو کرتا تھا۔ اگر فرض نماز کی سو رکعات تمہیں نصیحت کرنے سے بہتر ہوتیں تو میں تمہیں ہرگز نصیحت نہ کرتا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے مرشد پاک حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے متبعین میں سے تھے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اللہ عزوجل نے مجھے اپنی معرفت عطا فرمائی ہے اور وہ وحدہٗ لاشریک ہے اس کا کسی جنس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی اسے مخلوق پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ وہ دور رہتے ہوئے بھی نزدیک

Marfat.com

ہے اور نزدیک رہتے ہوئے بھی دور ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وعظ و تلقین سے قبل میں نے دو سو بزرگوں کے جوتے سیدھے کئے اور تیس ابدالین کے بے حد اصرار پر یہ سلسلہ شروع کیا۔

ابن شریح سے لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ان کے علم کے مطابق ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اس کا تو علم نہیں مگر یہ ضرور جانتا ہے کہ حق تعالیٰ ان کی زبان میں کلام کرتا ہے اور جب وہ توحید کو بیان کرتے ہیں تو اسے ہر شخص سے سمجھنے سے قاصر ہوتا ہے۔

حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ طریقت کے امام، حقیقت کے علمبردار، عارفوں کے تاج اور علوم کے قطب اور اپنے زمانہ کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں سے ہیں۔

حضرت سیّدنا علی بن عثمان الہجویری الجلابی المعروف حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اہل باطن اور اہل ظاہر دونوں میں یکساں طور پر مقبول ہیں اور اصول و فروع اور معاملات میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مقام نہایت بلند ہے تمام اہل طریقت متفقہ طور پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا امام تسلیم کرتے ہیں اور اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے احوال بے حد کامل تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام بلند مرتبہ کا حامل ہے۔

Marfat.com

تصوف اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا

''اور رحمٰن کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان کے ساتھ کوئی جہالت کی بات کرے تو وہ ان کو سلامتی کی دعا دیتے ہیں۔''

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

من سمع صوت اھل التصوف فلا یؤمن علی دعائھم کتب عند اللہ من الغافلین

''جو اہل تصوف کی دعا کو سنے اور اس پر آمین نہ کہے تو عند اللہ وہ غافلین کی فہرست میں لکھا جائے گا۔''

اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ جب بندہ میری جانب ایک قدم بڑھاتا ہے تو میں دو قدم اس کی جانب بڑھاتا ہوں اور جب وہ میری جانب ایک ہاتھ بڑھاتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی جانب بڑھاتا ہوں۔ جب بندہ میری راہ میں چلتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی جانب آتا ہوں۔

حضرت شیخ سیّد علی بن عثمان الہجویری الجلابی المعروف حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ صوفی کو صوفی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ صف اول کے لوگ ہوتے ہیں اور بعض

Marfat.com

اہل علم کے نزدیک صوفی کا لفظ اصحابِ صفہ سے نکلا ہے یعنی وہ پاکیزہ لوگ جو حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رہے اور علم دین حاصل کیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اہل طریقت کے امام ہیں اور صوفیاء کے نزدیک ان کا مقام بلند اور ارفع ہے۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صوفی وہ ہے جس کا کلام بیان حقائق ہے اور جس کی خاموشی میں اس کے اعضاء زبانِ حال سے قطع علائق یعنی فقر کی بات کر رہے ہوتے ہیں یعنی صوفی جب کوئی بات کرتا ہے تو حقائق و معارف پر مبنی ہوتی ہے اور اپنے حال کے مطابق اس کا قال ہوتا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تصوف ایک ایسا وصف ہے جس پر بندہ قائم ہے اور پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ آیا وہ وصف خلق ہے یا وصف حق تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حقیقت میں وہ خالق کی صفت ہے اور مجاز میں بندہ کی صفت۔ پس بندہ کی صفت کا فنا ہونا حق کی صفت کو پالینا ہے جیسے اللہ عزوجل نے مومن کو حکم دیا کہ وہ روزہ رکھے اور روزہ رکھنا بندہ کی صفت ہے لیکن حقیقت میں یہ اللہ عزوجل کا حکم ہے اسی لئے اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ لوگوں کو کہہ دیجئے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا۔

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تصوف نفسانی خواہشات کو ترک کرنے کا نام ہے اور صوفی وہ لوگ ہیں جن کی ارواح صفات صف اول میں پہنچ کر حق تعالیٰ کے قرب میں پہنچ گئی ہیں۔ صوفی کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا اور وہ ماسوائے اللہ کے کسی کا بندہ نہیں ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن جلاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تصوف ایک حقیقت کا نام ہے نہ کہ کسی رسم کا اور حقیقت کا تعلق اللہ عزوجل سے ہوتا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تصوف کی بنیاد آٹھ خصلتوں پر ہے۔ اول جود و سخا' دوم رضا' سوم صبر' چہارم اشارہ' پنجم غربت' ششم لباس صوف' ہفتم سیاحت اور

Marfat.com

ہشتم فقر۔ جودوسخا حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی کے انہوں نے راہِ حق میں اپنے بیٹے کو قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ رضا حضرت اسماعیل علیہ السلام جیسی جنہوں نے اللہ عزوجل کی رضا پر اپنی رضا کو قربان کیا۔ صبر حضرت ایوب علیہ السلام جیسا جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی اور خود پر آنے والی تکالیف پر صبر کیا۔ اشارہ حضرت زکریا علیہ السلام جیسا جنہیں اللہ عزوجل نے مخفی امور سے آگاہی بخشی۔ غربت حضرت یحییٰ علیہ السلام جیسی جنہوں نے ساری زندگی درختوں کے پتے کھا کر گزاری۔ لباس صوف حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسا جنہوں نے ساری زندگی گوڈری پہنی۔ سیاحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی جنہوں نے کبھی اپنا کوئی ٹھکانہ نہیں بنایا۔ فقر آقائے دو جہاں' تاجدارِ انبیاء علیہم السلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا جنہیں اللہ عزوجل نے دونوں جہاں کا مالک بنایا اور تمام خزانوں کی چابیاں عطا فرمائیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی دعا فرماتے کہ الٰہی! مجھے ایک دن کھانا دے اور ایک دن بھوکا رکھ۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ صوفی دونوں جہانوں میں ماسوائے حق تعالیٰ کے کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت ابومحمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صوفی وہ ہے جس کی ہمت اس کے خیال سے آگے نہ بڑھے وہ جو بھی کام کرے حضوریٔ قلب کے ساتھ کرے جہاں اس کا دل ہو وہی اس کا جسم بھی ہو اور اس کے قول و فعل میں کوئی تضاد باقی نہ رہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معرفت کی دو قسمیں ہیں اول معرفت تعریف یعنی خود اللہ عزوجل کو شناخت کرنا اور دوم معرفت تصریف یعنی اللہ عزوجل اس کو پہچانے اور اللہ عزوجل کی مشغولیت کا نام ہی معرفت ہے۔

حضرت شیخ سیّد علی بن عثمان الہجویری الجلابی المعروف حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل تصوف کی تین اقسام ہیں۔ اول صوفی' دوم متصوف اور سوم مستصوف۔ صوفی وہ ہے جو اپنے آپ کو خود سے فانی اور حق تعالیٰ کے ساتھ باقی ہو چکا ہو۔ متصوف وہ ہے جو اس مقام کو حاصل کرنے کی جدوجہد میں مشغول ہو اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے نقش قدم پر

Marfat.com

چلنے کی کوشش کرتا ہو۔ متصوف وہ ہے جس نے دنیا کی مال و دولت اور رتبہ کے لئے صوفیاء کی شکل اختیار کر لی ہو اور وہ صوفی نہیں ہے اور نہ ہی اس کا تصوف سے کوئی تعلق ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے علاوہ ہر شے سے خود کو فنا کرنے کا نام تصوف ہے اور صوفی اُسے کہتے ہیں کہ جو اپنے تمام اوصاف کو ختم کر کے اللہ کو پالے۔ عارف کے لئے تمام حجابات کو ختم کر دیا جاتا ہے اور وہ رموزِ خداوندی سے آگاہ ہوتا رہتا ہے۔

بقول حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ!

شدہ عکس در عکس این بنا
کہ فنا بقا ہے بقا فنا

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے تصوف کی ماہیت کے متعلق دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تصوف کی ماہیت یہ ہے کہ جستجو کی بجائے اپنی ذات میں تصوف تلاش کرو اور صوفی وہ ہے جس کو اللہ کے سوا کوئی نہ جانتا ہو۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل تصوف چھ حروف کو لیتے ہیں اور وہ حروف اللہ للہ لہٗ ہو محمد اور فقر ہیں۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

Marfat.com

رموزِ ولایت اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

"بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہوتا اور نہ ہی کوئی غم"

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جن پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء رشک کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں ان کے متعلق بتائیں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ رضائے حق کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور ان کے چہرے نورانی ہوتے ہیں انہیں کسی چیز کا کوئی غم اور خوف نہیں ہوتا۔ اللہ عزوجل ایسے لوگوں کے متعلق فرماتا ہے کہ جس نے انہیں تکلیف دی اس نے میرے ساتھ جنگ کی۔

اولیاء اللہ رحمہم اللہ نے رموزِ ولایت کے متعلق مختلف اقوال بیان کئے ہیں۔ شیخ المشائخ، ابوالقاسم حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ولی وہ ہے جس کو کوئی خوف نہ ہو اور نہ ہی اس کی وجہ سے کوئی خوفزدہ ہوتا ہو۔ افضل وہ ہے جس کو ایک لمحہ کے لئے بھی قربِ الٰہی حاصل ہوا ہو۔ قدرت کا مشاہدہ کرنے والا سانس تک نہیں لے سکتا اور عظمت کا مشاہدہ کرنے والا حیرت میں مبتلا رہتا ہے جبکہ ہیبت کا مشاہدہ کرنے والا سانس لینا بھی کفر تصور کرتا ہے۔

حضرت ابوعلی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ولی وہ ہے جو اپنے حال سے فانی ہو

Marfat.com

اور مشاہدۂ حق میں باقی ہو اور قربِ حق میں اس پر بے شمار رموزِ حق تعالیٰ وارد ہوتے ہیں اس لئے وہ ان رموز کو دوسروں کے سامنے بیان کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ ولی کون ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جو اللہ عزوجل کے احکامات پر صابر رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے علم ہوا کہ فلاں شہر میں ایک ولی رہتا ہے میں اس کی زیارت کے لئے روانہ ہوا جب ان کی مسجد میں پہنچا تو وہ گھر سے باہر نکلے اور مسجد کی جانب تھوک دیا میں اسے ملے بغیر لوٹ آیا کہ جو ولی شریعت کا پابند نہیں ہے وہ ولایت کی حفاظت کیسے کرسکتا ہے اگر وہ ولی ہوتا تو شریعت کی پابندی کرتا اور اپنی ولایت کی حفاظت کرتا اور مسجد کی جانب نہ تھوکتا۔ پھر اس رات خواب میں مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بایزید (رحمۃ اللہ علیہ)! تو نے جو عمل کیا اس کی برکت تیرے اندر پہنچ چکی اور پھر مجھے وہ مقامِ ولایت نصیب ہوا جسے لوگ دیکھ رہے ہیں۔

حضرت شیخ سیّد علی بن عثمان الہجویری الجلابی المعروف حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ولی معصوم نہیں ہوتا بلکہ محفوظ ہوتا ہے اور یہی قول شیخ المشائخ حضرت جنید بغدادی، حضرت ابوالحسن نوری اور حضرت حارث محاسبی رحمہم اللہ ودیگر کا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندے کی دو اقسام ہیں اول وہ جو حق کا بندہ ہو اور دوم وہ جو حقیقت کا بندہ ہو۔ حق کا بندہ ہونا افضل ہے اور جو حق کا بندہ ہوتا ہے وہی ولی اللہ ہے کیونکہ وہ مقامِ رضا پر فائز ہوتا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ولی وہ ہے جو کسی چیز سے مغموم نہیں ہوتا بلکہ ہر وقت رضائے الٰہی اور شکر میں مست رہتا ہے۔ وہ رضائے حق پر راضی ہوتا ہے اور ہمہ وقت رضائے الٰہی کے لئے جستجو کرتا رہتا ہے۔

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ میں فقر و غنا پر اختلاف

ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ میں فقر و غنا کے مسئلہ پر اختلاف پیدا ہو گیا اور بحث شروع ہو گئی۔ حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے کہ غنی لوگ افضل ہیں کیونکہ روایات میں ہے کہ غنی سے حساب و کتاب طلب کیا جائے گا اور جب اس سے حساب طلب کیا جائے گا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اللہ عزوجل سے ہم کلام ہوں گے اور خواہ ان پر عتاب نازل ہو اور دوست کا عتاب بھی محبوب ہوتا ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غنی لوگوں سے تو حساب کتاب لیا جائے گا مگر فقیروں کو معاف کر دیا جائے گا اور معاف کرنا عتاب سے افضل ہے۔ فقیر صاحب صدق ہوتا ہے اور غنی کبھی بھی صاحب صدق کے برابر نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

توحید اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

توحید کا مطلب اللہ عزوجل کو ایک ماننا ہے یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ ایک ہے اور اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ توحید کی تین اقسام ہیں۔ اول حق تعالیٰ کا علم اپنی توحید کے متعلق یعنی جس طرح وہ یکتا ہے۔ دوم حق تعالیٰ کی توحید خلق کے نقطۂ نگاہ سے یعنی اللہ عزوجل کے لئے بندہ کے دل میں توحید کا خیال اور جذبہ پیدا کر دینا۔ سوم خلقت کا علم اللہ عزوجل کے متعلق یعنی وہ یکتائی اور وحدانیت سے آگاہ ہوں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توحید قدیم کو حادث سے علیحدہ کرنے کا نام ہے یعنی جب اللہ عزوجل تجھے پیدا کرنے میں کسی کا محتاج نہیں ہے تو تیری پرورش کرنے میں کسی کا محتاج کیوں ہوگا۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی ذات اگرچہ صفت علم سے موصوف ہے تاہم نہ حواس ظاہری اور باطنی سے اس کا ادراک ممکن ہے اور نہ وہ دنیاوی آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے۔ وہ موجود ہے بغیر کسی حد کے البتہ آخرت میں اس کو ظاہراً و باطناً دیکھا جاسکے گا اور بھی اس کی قدرت سے اور عارفین کے قلوب اس کو پہچانتے ہیں اور مومن قیامت کے دن اس کا احاطہ اور ادراک کئے بغیر اپنی آنکھوں سے اس کا دیدار کریں گے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توحید کا مطلب یہ ہے کہ تو اللہ عزوجل کے ہاتھ میں محض مٹی کے ایک پتلے کی مانند ہو جائے جس طرح وہ تجھے حکم دے تو اسی طرح پورا کرے اور تجھے اس سے کوئی سروکار نہ ہو کہ وہ کیا حکم دے رہا ہے؟ تم بحر توحید میں اس

Marfat.com

طرح غرق ہو جاؤ کہ خلق خدا کی مدح کا خیال بھی نہ آنے پائے۔ پھر جب مقام فنافی اللہ حاصل ہو جائے گا تو پھر تو باقی نہ رہے گا اور نہ ہی تیرا کچھ اختیار باقی رہے گا بلکہ تو اس طرح ہو جائے گا جس طرح پیدائش سے پہلے نیست و نابود تھا۔

حضرت سیدنا علی بن عثمان الہجویری الجلابی المعروف حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توحید حق تعالیٰ کی طرف بندہ کے لئے ایک راز ہے جسے عبارت میں لانا ممکن نہیں ہے اور توحید کے موضوع پر غیر اللہ کے وجود کو ثابت کرنا شرک ہے اور موحد کبھی مشرک نہیں ہوسکتا۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ توحید کے متعلق کہتے ہیں کہ تم نے اپنا باطن سنوارنے میں عمر ضائع کردی مگر توحید میں فنا کا مقام کہاں گیا؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توحید خدا کو جاننے کا نام ہے اور انتہائے توحید یہ ہے کہ جس حد تک بھی توحید کا علم ہو اس کو یہی تصور کرے کہ توحید اس سے بھی بالاتر ہے۔

Marfat.com

صحبت اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

"بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اللہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔"

مریدوں کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کی صحبت اختیار کریں اور مرید کے لئے تنہائی خطرناک ہے۔ حضرت ابوالقاسم گورگانہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحبت کی شرط یہ ہے کہ خودغرضی سے باز رہے کیونکہ تمام آفات اسی کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں درجہ کمال کو پہنچ چکا ہوں اس لئے اب میرے لئے صحبت شیخ ضروری نہیں اور مجھے تنہائی اختیار کرنی چاہئے۔ چنانچہ اس نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ جب رات ہوتی تو اس کے پاس ایک اونٹ لایا جاتا اور وہ اس اونٹ پر بیٹھ کر بہشت کی جانب چلا جاتا اور ایسی ایسی جگہ پر جاتا جہاں مختلف انواع کے کھانے موجود ہوتے' باغوں میں نہریں بہہ رہی ہوتیں اور صبح تک وہ وہیں موجود رہتا اور پھر واپس لوٹ آتا۔ اس کے دل میں تکبر پیدا ہو گیا اور جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے پاس گئے اور دیکھا کہ وہ خود کو حقیقت میں باکمال سمجھ رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس سے حال دریافت کیا تو اس نے سارا ماجرا بیان کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آج رات جب تو جائے تو تین مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ لینا۔ جب رات ہوئی اور وہ اونٹ آیا تو اس کے دل میں حضرت جنید

Marfat.com

بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق گمان پیدا ہوا کہ وہ مجھے غلط نصیحت کر گئے ہیں اس نے تجربہ کی نیت سے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا تو کیا دیکھا کہ وہ اونٹ بھاگ گیا اور وہ گندگی میں پڑا ہوا جہاں چاروں جانب مردار بکھرے ہوئے ہیں۔ اس نے جب یہ دیکھا تو توبہ کی اور پھر شیخ کی صحبت میں واپس لوٹ آیا۔

صحبت کی شرائط یہ ہیں کہ ہر شخص کے ساتھ اس کے مقام کے مطابق سلوک کیا جائے' بزرگوں کی عزت کی جائے' ہم جنسوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آیا جائے' بچوں پر شفقت کی جائے' دوسروں کی غیبت ترک کر دی جائے اور خیانت نہ کی جائے۔ صحبت کا حقیقی مقصد حق تعالیٰ کی رضا ہونا چاہئے اور قول و فعل سے ایسی کوئی بات ظاہر نہ ہو جو کسی کی دل آزاری کا سبب بنے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دس سال تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میرے کسی کام میں نقص نہ نکالا اور نہ کبھی اف کی اور نہ کبھی مجھ سے خفا ہوئے اور نہ ہی کبھی یہ فرمایا کہ یہ کام ایسے کیوں کیا؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے احباب کے ساتھ موجود تھے کہ ایک مسافر آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لئے کھانے کا بندوبست کیا تو وہ کہنے لگا کہ میں تو فلاں چیز کھاؤں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم بازار چلے جاؤ تم بازاری آدمی ہو تمہیں مسجد اور خانقاہوں سے کیا لینا دینا ہے؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ صائم الدہر تھے لیکن کسی مہمان کی آمد پر روزہ نہ رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مسلمان بھائی کی موافقت بھی کسی روزہ سے کم نہیں ہے۔

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات

اخلاص:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اخلاص کی تعریف یہ ہے کہ اپنے بہترین اعمال کو قابل قبول تصور نہ کیا جائے اور اپنے نفس کو فنا کر دیا جائے۔

نفس کے وساوس:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفس کے وساوس شیطانی وساوس سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں اس لئے کہ شیطانی وساوس تو لاحول ولاقوۃ پڑھنے سے دور ہو جاتے ہیں لیکن نفس کے وساوس کا دور کرنا دشوار ہوتا ہے۔

خطرے کی چار اقسام:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خطرے کی چار اقسام ہیں۔ اول خطرۂ حق جس سے معرفت حاصل ہوتی ہے۔ دوم خطرۂ ملائکہ جس سے عبادت میں رغبت پیدا ہوتی ہے۔ سوم خطرۂ نفس جس سے دنیا میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ چہارم خطرۂ ابلیس جس سے بغض و عناد پیدا ہوتے ہیں۔

محبت کا مفہوم:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توحید خود کو فنا کر کے اللہ عزوجل میں ضم ہو جانے اور عجز کے ساتھ حصولِ نعمت کا نام ہے اور محبت کا مفہوم یہ ہے کہ محبوب کے تمام اوصاف محب میں موجود ہوں جیسا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں اس کو

Marfat.com

محبوب بناؤں تو اس کی سماعت و بصارت بن جاؤں گا۔

ذکر کی اقسام:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذکر کی چار اقسام ہیں۔ اول حصولِ معرفت کے لئے آیاتِ قرآنی میں غور کرنا۔ دوم حصولِ محبت کے لئے نفس پر اللہ عزوجل کے احسانات کے متعلق فکر کرنا۔ سوم حصولِ ماہیت کے لئے اللہ عزوجل کے مواعید پر فکر کرنا۔ چہارم حصولِ حیاء کی خاطر اللہ عزوجل کے انعامات پر غور کرنا۔

حجابات کی اقسام:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حجابات کی چھ اقسام ہیں جن میں تین عام کے لئے اور تین خواص کے لئے ہیں۔ عام کے لئے تین یہ ہیں اول نفس، دوم مخلوق اور سوم نفس۔ خواص کے لئے تین یہ ہیں اول عبادت، دوم اجر اور سوم کرامات پر اظہارِ فخر۔

صادق کون؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صادق کی صفت صدق ہے اور صادق وہی ہے جو سدا ایک حال میں رہے اور صدیق وہ ہے جس کے اقوال و افعال مبنی بر صدق ہوں۔

خدا کے علم کا حصول:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا کا علم حاصل کرنے کا ذریعہ عقل ہی ہے لیکن عقول میں تفاوت پایا جاتا ہے اس لئے جو زیادہ عاقل ہوگا وہی زیادہ عالم ہوگا اور علم کی دو اقسام ہیں اول علم استدلال اور دوم علم وجدان۔

مراقبہ کی تعریف:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مراقبہ نام ہے تباہی پر افسوس کرنے کا اور مراقبہ کی تعریف یہ ہے کہ غائب کا انتظار رہے اور حیا حاضر سے ندامت اور ذکر الٰہی سے

Marfat.com

ایک لحہ کی غفلت ہزار سال کی عبادت سے بدتر ہے کیونکہ ایک لحہ کی غیر حاضری کی گستاخی کو ہزار سال کی عبادت ملیامیٹ نہیں کر سکتی۔

ارواح کو مست بنا دیا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روزِ ازل اللہ عزوجل نے الست بربکم فرما کر ارواح کو ایسا مست بنا دیا کہ دنیا میں بھی حالت سماع کے وقت اس کیفیت کے احساس سے ارواح مست ہو جاتی ہیں۔

صنعت الٰہی سے عبرت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صنعت الٰہی سے عبرت حاصل نہ کرنے والی آنکھ کا اندھا ہو جانا بہتر ہے اور جو زبان اللہ عزوجل کے ذکر سے عاری ہو اس کا گنگ ہو جانا بہتر ہے اور جو کان حق بات سننے سے قاصر ہو اس کا بہرہ ہو جانا اچھا ہے اور جو جسم عبادت سے محروم ہو اس کا مردہ ہو جانا افضل ہے۔

بندۂ صادق:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندۂ صادق دن میں چالیس حالتیں بدلتا ہے لیکن ریاکار چالیس برس بعد بھی ایک ہی حالت پر قائم رہتا ہے۔ بندۂ صادق وہی ہے جو نہ تو دست طلب دراز کرے اور نہ جھگڑا کرے۔ قلب مومن دن میں ستر مرتبہ گردش کرتا ہے اور قلب کافر ستر برس میں ایک مرتبہ بھی گردش نہیں کرتا۔

توکل اور صبر کا مفہوم:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توکل انتہائے صبر کا نام ہے جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ جو لوگ صبر کرتے ہیں وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اور صبر کی تعریف یہ ہے کہ جو مخلوق سے دور کر کے خالق کے نزدیک کر دے اور توکل کا مفہوم یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کے لئے ایسے بن جاؤ جیسے روزِ ازل سے تھے۔

Marfat.com

صحبت کن لوگوں کی اختیار کرنی چاہئے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو درویش اللہ عزوجل کی رضا پر راضی رہتے ہیں وہ سب سے برتر ہیں اور ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے اور جو احسان کر کے بھول جاتے ہیں اور تمام لغزشوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

بندگی کا مفہوم:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندگی کا مفہوم اس وقت معلوم ہوتا ہے جب بندہ اللہ عزوجل کو ہر شے کا مالک تصور کرتے ہوئے یہ باور کر لے کہ ہر شے اسی کے وجود سے قائم ہے اور سب کو لوٹ کر اسی کی جانب جانا ہے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے کہ پاک ہے وہ ذات جس کے قبضہ قدرت میں سب کی جان ہے اور سب کو اسی کی جانب لوٹ کر جانا ہے۔

اللہ کا بھید:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابلیس کو عبادت کے بعد بھی مشاہدہ حاصل نہ ہوسکا اور حضرت آدم علیہ السلام نے باوجود لغزش کے مشاہدے کو قائم رکھا۔ انسان سیرت سے ہوتا ہے نہ کہ صورت سے اور اللہ کا بھید اللہ کے دوستوں کے قلوب میں محفوظ ہوتا ہے۔

Marfat.com

وصال

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۲۹۷ھ میں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت نزدیک آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارادت مندوں سے فرمایا کہ مجھے وضو کروادو۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وضو کروایا گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ خلال کرنا بھول گئے ارادت مندوں نے یاد کروایا تو دوبارہ وضو کیا اور خلال کیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ سجدے میں گر پڑے اور گریہ وزاری شروع کردی۔ ارادت مندوں نے عرض کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ عابد و متقی ہیں روتے کیوں ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس وقت سے زیادہ میں پہلے کبھی محتاج نہیں ہوا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تلاوتِ قرآن پاک شروع کی اور فرمایا کہ اس وقت اس سے بڑھ کر کوئی میرا ہمدرد نہیں ہے۔ اس وقت میں اپنی زندگی بھر کی ریاضت و عبادت کو ہوا میں معلق دیکھ رہا ہوں اور تیز و تند ہوا کے جھونکے اسے ہلا رہے ہیں۔ مجھے اس بات کا علم نہیں کہ یہ ہوا فراق کی ہے یا وصال کی ہے دوسری جانب فرشتہ اجل موجود ہے اور ایک جانب پل صراط ہے اور میں اس عادل پر نظریں لگائے بیٹھا ہوں کہ جانے مجھے کہاں بھیجے گا؟ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ البقرہ کی ابتدائی ستر آیات تلاوت فرمائیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ پر جب نزع کی کیفیت طاری ہوئی تو ارادت مندوں نے عرض کیا کہ کلمہ طیبہ پڑھیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اس کی جانب سے کبھی غافل نہیں ہوا۔ پھر شہادت کی انگلی اٹھائی اور بسم اللہ پڑھی۔ پھر آنکھیں بند کرلیں اور روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

Marfat.com

حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال کا وقت نزدیک آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تلاوتِ کلام پاک شروع کی۔ میں نے عرض کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس حال میں بھی تلاوت فرما رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس وقت مجھ سے بڑھ کر اس کا ضرورت مند کون ہوسکتا ہے جبکہ میرے نامہ اعمال کو سمیٹا جا رہا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ پر جب مرض الموت طاری ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سخت تکلیف کے باوجود بھی نماز ادا فرمائی۔ ایک نوجوان ارادت مند نے عرض کی کہ حضور! اس حالت میں نماز چھوڑی جاسکتی تھی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی نماز کے ذریعے تو میں اللہ عزوجل تک پہنچا ہوں میں اسے کیوں چھوڑ سکتا ہوں۔

حضرت ابو بکر العطوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت نزدیک آیا تو میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس موجود تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کی تلاوت شروع کی اور پورا قرآن مجید ختم کیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کی اور ابھی ستر آیات پڑھی تھیں کہ روح قبض ہوگئی۔

حضرت علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بوقت وصال مجھے وصیت فرمائی کہ جو کچھ میری تحریریں ہیں یا جو کچھ مجھ سے منسوب ہیں وہ سب میرے ساتھ دفن کردی جائیں۔ جب وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ جب میں اپنے مالک حقیقی سے ملوں تو اپنے پیچھے کوئی ایسی چیز نہ چھوڑ جاؤں جو مجھ سے منسوب ہو جبکہ تمہاری ہدایت کے لئے اللہ عزوجل کا کلام، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور احادیث موجود ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے وقت حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلام کا جواب دینے میں دیر کردی اور جب کچھ دیر بعد سلام کا جواب دیا تو فرمایا کہ مجھے معاف کردینا میں اس وقت ایک ورد میں مشغول تھا اس لئے تمہارے سلام کا فوری جواب نہ دے سکا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے وصال کے وقت حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ کو

Marfat.com

اپنا جانشین مقرر کیا اور فرمایا کہ مجھے غسل تم دینا اور کفن کا انتظام بھی تم ہی کرنا۔ حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی رو پڑے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے دفن کرنے کے بعد میرے ساتھیوں کے لئے کچھ کھانا بھی تیار کروا دینا تا کہ جب وہ تدفین سے فارغ ہوں تو انہیں کھانا مل سکے۔

روایات میں آتا ہے کہ جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دیا جانے لگا تو لوگوں نے آنکھوں میں پانی ڈالنا چاہا۔ غیب سے آواز آئی کہ ہمارے محبوب کی آنکھوں سے پانی دور رکھو کیونکہ اس کی آنکھیں ہمارے ذکر کی لذت سے بند ہوئی ہیں اور اب ہمارے دیدار کے بغیر یہ آنکھیں نہیں کھلیں گی۔ پھر جب انگلیاں سیدھی کرنے کا ارادہ کیا گیا تو ندا آئی کہ یہ ہاتھ ہمارے ذکر سے بند ہوا ہے اور ہمارے حکم کے بغیر ہر گز نہیں کھلے گا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ جس وقت اٹھایا گیا تو ایک کبوتر چارپائی کے کنارے پر آ کر بیٹھ گیا اور جب اس کو اڑانے کی کوشش کی گئی تو اس کبوتر نے کہا کہ میرے پنجے محبت کی میخ میں گڑے ہوئے ہیں اور آج حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا قالب ملائکہ کا نصیب بن گیا۔ اگر تم لوگ جنازے کے ساتھ نہ ہوتے تو میت سفید باز کی طرح ہوا کے دوش پر اڑتی۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ میں کم و بیش ساٹھ ہزار افراد نے شرکت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بغداد کے مشہور شونیزیہ قبرستان میں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کے نزدیک مدفون کیا گیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک آج بھی مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے وقت کسی بزرگ نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جو تیز تیز قدم اٹھائے کہیں جا رہے تھے۔ جب ان بزرگ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خلیفہ وقت کے

Marfat.com

جنازے میں شامل ہونے جا رہا ہوں۔ ان بزرگ نے جب تحقیق کروائی تو معلوم ہوا کہ خلیفہ تو زندہ ہے اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال اس شب ہوا تھا۔ چنانچہ وہ سمجھ گئے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ وقت قرار دیا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد کسی بزرگ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ نکیرین کے ساتھ کیسا معاملہ رہا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب انہوں نے پوچھا کہ تمہارا رب کون ہے؟ تو میں نے مسکرا کر جواب دیا کہ میں نے تو روزِ اول سے ہی اس بات کا اقرار کیا ہے کہ میرا رب وہ ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے۔ نکیرین نے جب میرا یہ جواب سنا تو واپس لوٹ گئے اور کہتے جاتے تھے کہ اس پر ابھی تک محبت کا خمار چھایا ہوا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو وصال کے بعد کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ کیسا معاملہ رہا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے اپنے کرم کے سبب مجھے بخش دیا اور سوائے ان دو رکعات کے جو میں رات کو پڑھتا تھا میری کوئی عبادت میرے کام نہ آسکی۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوئے تو وہاں کسی نے کوئی مسئلہ دریافت کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اب بھی ان سے ایسی ہی حیا کرتا ہوں جیسی ظاہری زندگی میں کرتا تھا میرے لئے اس مسئلہ کا یہاں جواب دینا ممکن نہیں چنانچہ وہاں سے جانے کے بعد اس مسئلہ کا جواب دیا۔

Marfat.com

فرمودات

- جو حضور نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتا ہے وہ منزلِ مقصود کو پا لیتا ہے کیونکہ بقیہ تمام راستے آگے جا کر بند ہو جاتے ہیں۔
- توبہ کے تین معانی ہیں۔ اول ندامت، دوم ترکِ دنیا کا عزم اور سوم ظلم وناحق ستانے سے باز رہنا۔
- ایسے شخص کو دوست رکھو جو نیکی کر کے بھول جائے۔
- سچا وہ ہے جس کی سچائی، اقوال اور افعال میں ہمیشہ قائم رہے۔
- مرد کی سیرت دیکھو اس کی صورت پر نہ جاؤ۔
- جوان مرد اپنا بوجھ دوسروں پر نہیں رکھتا بلکہ جو کچھ اپنے پاس ہوتا ہے اسے خرچ کرتا ہے۔
- جب محبت کامل ہو جاتی ہے تو ادب کی شرط گر جاتی ہے۔
- صدق یہ ہے کہ نہایت اہم کام میں سچ بولا جائے حالانکہ جھوٹ کے بغیر اس میں نجات نہ ہو۔
- اللہ کا شکوہ کرنے والا حضوری مشائخ کا اہل نہیں۔
- اللہ بندہ سے شناخت عبودیت اور شناخت ربوبیت جیسے دو علموں کا طالب ہے اس کے علاوہ ہر شے حظِ نفس ہے۔
- جو کتاب وسنت کی روشنی میں علم نہیں پاتا وہ بدعت کی تاریکی یا شبہات کے غار میں گرتا ہے۔

Marfat.com

- توبہ کے معنی ندامت، بری عادات کو ترک کرنا، ظلم و ستم سے خود کو روکے رکھنا ہے۔
- مرد وہ ہے جو اپنے مقصود کو پالے۔
- جب وقت گزر جائے تو ہرگز واپس نہیں آتا اس لئے وقت سے زیادہ قیمتی شے اور کوئی نہیں۔
- کتاب و سنت کی پیروی نہ کرنے والوں کی تقلید ہرگز نہ کرو۔
- کسی کو مرید کرنا بہت آسان ہوتا ہے مگر اس کی نگرانی کرنا بے حد مشکل۔
- جو کان حق تعالیٰ کا کلام سننے کے منتظر نہ ہوں ان کا بہرا ہو جانا ہی مناسب ہے اور بوجہ اس کی خدمت نہ کرے اس کا مردہ ہونا ہی بہتر ہے۔
- تصوف اللہ عزوجل کے ساتھ معاملات کے صاف ہونے کا نام ہے اور اس کی بنیاد یہ ہے کہ دنیا سے روگردانی کی جائے۔
- توحید یہ ہے کہ بندے کی آخری حالت ابتدائی حالت کی جانب رجوع کرے اور وہ ویسا ہی ہو جائے جیسا کہ عالم وجود میں آنے سے قبل تھا۔

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے معاصرین اور فیض یافتہ

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ:

شیخ المشائخ، شاہ اہل تصوف شیخ ابوالحسن احمد بن محمد الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اپنے دور کے نامور اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب کی بدولت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو امیر القلوب کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ایسے اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوتا ہے جو اپنے معاملات میں بہترین تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال واضح اور مجاہدات بہت مشہور ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار ''نوری'' کہلاتے ہیں۔

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے معاصرین میں سے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ حضرت احمد حواری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بسر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تصوف کو فقر پر ترجیح دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ایثار و قربانی کے بغیر مرشد کامل کی صحبت جائز نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اس لحاظ سے ارفع ہے کہ اس میں سستی و کاہلی کو چھوڑنے اور مجاہدات کو اختیار کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کو نوری کا لقب اس وجہ سے ملا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے ہر وقت نور برستا تھا اور یہ نور ایسا تھا کہ پورا مکان منور ہو جاتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جنگل و بیابانوں میں عبادت کرتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جھونپڑی تاریکی میں بھی روشن

Marfat.com

رہتی تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضرت ابواحمد مغازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ عبادت گزار پایا ہے۔

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ ابتداء میں گھر سے کھانا لے کر نکلتے تھے اور راستہ میں خیرات کر دیتے اور نمازِ ظہر کے بعد اپنی دوکان پر چلے جاتے تھے۔ یہ سلسلہ عرصہ بیس سال تک جاری رہا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر والے یہی سمجھتے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوکان پر کھانا کھا لیا ہوگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب میں نے انبیاء کرام علیہم السلام کے اقوال وافعال پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ میری عبادت میں ریا کا عنصر شامل ہے اور میرا نفس میرے قلب سے مل چکا ہے چنانچہ میں نے اپنے نفس کی مخالفت شروع کر دی پھر مجھ پر بے شمار اسرارِ باطنی منکشف ہونا شروع ہوئے۔ پھر جب میں نے اپنے نفس سے پوچھا کہ اب تیری کیفیت کیسی ہے؟ نفس بولا کہ عرصہ ہوا میری کوئی خواہش پوری نہیں ہوئی۔ پھر میں نے دریائے دجلہ پر مچھلی پکڑنے کے لئے کانٹا ڈالا اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی کہ جب تک مچھلی اس میں نہ پھنسے گی میں یہیں کھڑا رہوں گا۔ میرے کہنے کی دیر تھی اس میں مچھلی پھنس گئی۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس بابت سنا تو کہا کہ ابوالحسن (رحمۃ اللہ علیہ)! اگر مچھلی کی بجائے سانپ کا شکار کرتے تو یقیناً کرامت ہوتی ابھی چونکہ درمیانی منزل تھی اس لئے یہ کرامت نہیں بلکہ فریب ہے۔

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے اور کہا کہ اے ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ)! آپ رحمۃ اللہ علیہ مسند پر اس لئے بیٹھے ہیں کہ لوگوں سے حق بات چھپائی ہے اور میں اس لئے مسند پر نہیں بیٹھ سکا کہ میں نے حق بات کہی اور لوگوں نے مجھے پتھر مارے۔ لوگوں کو غفلت اور سستی دور کرنے کی نصیحت کی جائے تو وہ فوراً مخالفت پر اتر آتے ہیں۔

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو دورانِ نماز داڑھی سے شغل کرتے دیکھا تو فرمایا کہ اپنا ہاتھ خدا کی داڑھی سے دور رکھو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام لوگوں نے سنا تو خلیفہ وقت

Marfat.com

سے شکایت کی کہ یہ کفریہ کلمات ہیں جو انہوں نے کہے۔ خلیفہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے جواب طلب کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب بندہ بذاتِ خود اللہ عزوجل کی ملکیت ہے تو پھر اس کی داڑھی بھی اسی کی ملکیت ہوئی۔ خلیفہ نے جواب سنا تو کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ میں تے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قتل نہ کر دیا۔

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ میں تشریف لے گئے اور فرمایا: السلام علیک یا ابا بکر! حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً فرمایا: السلام یا امیر القلوب! حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بے عمل عالم سے اللہ عزوجل خوش نہیں ہوتا اگر تو باعمل عالم بنا چاہتے ہو تو اپنا وعظ جاری رکھو ورنہ منبر سے نیچے اتر جاؤ۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات پر غور کیا تو جان گئے کہ ضرور میرے عمل میں کوئی کوتاہی ہوئی ہے چنانچہ منبر سے نیچے اتر گئے اور گوشہ نشین ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد لوگوں نے حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو دوبارہ مجبور کیا کہ وہ وعظ دیں اور انہیں منبر پر بٹھا دیا تو حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا کہ تم نے مخلوق سے پردہ پوشی کی کوشش کی انہوں نے تمہیں دوبارہ منبر پر بٹھا دیا اور جب میں نے مخلوق کی رہنمائی کرنی چاہی تو انہوں نے پتھروں سے میری آؤ بھگت کی۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ حضور! اس کا کیا مطلب ہوا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری ہدایت تو یہ تھی کہ میں نے اللہ کے لئے مخلوق سے رابطہ کیا اور تمہاری پردہ پوشی کی وجہ یہ تھی کہ تم خالق ومخلوق کے درمیان حجاب کا باعث بنے رہے جبکہ تمہیں اس کا کوئی حق حاصل نہ تھا کہ تم ان کے درمیان حجاب بنتے اسی لئے میں تمہیں فائدہ مند نہیں سمجھتا۔

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ چالیس سال تک میرا نفس مجھ سے الگ رہا جس کی وجہ سے میرے دل میں کبھی گناہ کا خیال بھی نہیں آیا اور یہ مقام مجھے اس وقت حاصل ہوا جب میں نے اللہ کو پہچان لیا اور پھر نور کا مشاہدہ کرتے ہوئے میں خود نور بن گیا اور جب میں نے اللہ سے دائمی حالت طلب کی تو جواب ملا کہ سوائے دائم رہنے والے

Marfat.com

کے کوئی بھی دائمی حالت پر صبر نہیں کر سکتا۔

ایک مرتبہ حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ میں تیس سال سے اس شش و پنج میں مبتلا ہوں کہ جب اللہ عزوجل ظاہر ہوتا ہے تو میں گم ہو جاتا ہوں اور جب میں ظاہر ہوتا ہوں وہ گم ہو جاتا ہے اور جب میں کوشش کرتا ہوں تو ندا آتی ہے کہ یا تو رہے گا یا میں رہوں گا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی حالت پر قائم رہیں کہ ظاہر و باطن میں وہی ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ گم رہیں۔

ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ابوالحسن (رحمۃ اللہ علیہ) ایک پتھر پر بیٹھے ہیں اور اللہ اللہ پکار رہے ہیں اور انہوں نے کھانا پینا سب ترک کر دیا ہے اور نہ ہی وہ نماز صحیح وقت پر ادا کرتے ہیں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کہنے لگے کہ حضرت! یہ تو فنائیت کی دلیل نہیں بلکہ ہوشیاری کی علامت ہے کیونکہ فانی کو تو نماز کا کچھ ہوش نہیں ہوتا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس جگہ تشریف لائے جہاں حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ موجود تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ اللہ عزوجل کو رضا پسند ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ شور و غل مچاتے ہیں۔ حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ سنا تو چلانا بند کر دیا اور کہا کہ اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! تم میرے بہترین استاد ہو۔

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حق کے ساتھ متصل ہو جانا' غیر اللہ سے جدا ہو جانا اور غیر اللہ سے نجات پا جانا ہی حق تعالیٰ سے متصل ہونا ہے۔ پس جو شخص ہمت کر کے حق تعالیٰ کے ساتھ واصل ہو جاتا ہے غیر اللہ اس سے چھوٹ جاتا ہے اور وہ واصل باللہ ہو جاتا ہے۔ حق تعالیٰ سے وصال خلقت سے جدائی کا سبب بن جاتا ہے اور جب مخلوق سے رابطہ منقطع کر دیا جائے تو حق تعالیٰ کا قرب و وصال حاصل ہوتا ہے اور دو ضدیں کبھی ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں۔

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کی علالت کے دوران حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

تشریف لائے اور کچھ پھل و پھول آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا۔ پھر جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو اپنے ساتھ موجود مریدوں سے فرمایا کہ جنید (رحمۃ اللہ علیہ) کا مرض سب اپنے اوپر تقسیم کرلو۔ یہ کہتے ہی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ صحت یاب ہو گئے۔

ایک مرتبہ سپاہی ایک ضعیف العمر شخص کو زدوکوب کرتے ہوئے قید خانے کی جانب لے جا رہے تھے اور وہ انتہائی صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے خاموش تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے دریافت کیا کہ تم نے یہ مقام کیسے حاصل کیا؟ اس نے کہا کہ صبر کا تعلق ہمت اور شجاعت سے ہے نہ کہ طاقت وقوت سے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ صبر کا مفہوم کیا ہے؟ اس نے کہا کہ مصائب کو ہنسی خوشی برداشت کر لینا جس طرح لوگ مصائب سے چھٹکارا پانے پر مسرور ہوتے ہیں۔

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ جا رہے تھے کہ راستے میں ایک نابینا شخص کو دیکھا جو اللہ اللہ کا ورد کرتا جا رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو اللہ کو کیا جانتا ہے اگر تو جان لیتا تو زندہ نہ رہتا۔ پھر یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غش کھایا اور زمین پر گر پڑے۔ ہوش آیا تو ایک جنگل کی جانب چلے گئے جہاں بانس کی پھانسیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم مبارک میں چبھتی تھیں اور ہر قطرہ خون سے اللہ کا نقش ظاہر ہو جاتا تھا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس حالت میں گھر لایا گیا اور لا الہ الا اللہ کہنے کی تلقین کی گئی تو فرمایا کہ کہ میں تو اسی کی جانب جا رہا ہوں۔ یہ فرما کر اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۲۹۵ھ میں ہوا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے صدیقین میں سے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد کسی نے حق بات نہیں کہی۔

فرمودات:

- صوفی وہ ہے جو نہ تو خود کسی کی قید میں ہو نہ کوئی اس کی قید میں ہو۔
- تصوف رسوم و علوم سے بالاتر سراسر اخلاق ہی اخلاق ہے۔

Marfat.com

- تصوف ایک اخلاقی شے ہے جو اللہ عزوجل کے اخلاق و عادات اختیار کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔
- غیر اللہ سے امید رکھنا حق تعالیٰ سے امید رکھنے کو دل سے نکال دیتا ہے۔
- ایثار و قربانی کے بغیر صحبت شیخ جائز نہیں۔
- دنیا کی دشمنی اور اللہ کی دوستی کا نام تصوف ہے۔
- جو عمل کہی بات کے مطابق نہ ہو وہ عمل منافقت پر مبنی ہوتا ہے۔
- باطنی اسرار چاہتے ہو تو نفس سے جنگ کرو اور اس کی کوئی مراد پوری نہ کرو۔

حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ:

فخر اولیاء حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اہل تقویٰ اور صاحب بصیرت اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف پر بے شمار کتب تصنیف کیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوسعید خزار رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کسب فیض حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عرصہ دراز تک مکہ مکرمہ میں معتکف رہے اسی وجہ سے پیر حرم کے لقب سے بھی مشہور ہوئے۔

حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ اصفہان تشریف لے گئے تو ایک نوجوان آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا حالانکہ اس کا باپ اسے منع کرتا تھا۔ وہ نوجوان بیمار ہو گیا اور عرصہ دراز تک بیماری میں مبتلا رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ مریدین کے ہمراہ اس کی عیادت کے لئے گئے۔ لڑکے نے درخواست کی کہ قوال کچھ سنائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قوالوں سے فرمایا کہ وہ قوالی شروع کریں۔ جب قوالوں نے قوالی شروع کی اور اس میں ایک شعر جس کا مطلب تھا کہ میں جب سے بیمار ہوا ہوں میری عیادت کو کوئی نہیں آیا اور اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا غلام بھی بیمار ہو جائے تو میں اس کی عیادت کو جاتا ہوں سن کر اس لڑکے کی بیماری جاتی رہی۔

حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بیت اللہ شریف سے ایک مکتوب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا کہ آپ دونوں حضرات اہل عراق کے امام

Marfat.com

ہیں اور کوئی بھی شخص جو جمالِ کعبہ کا مشاہدہ کرنا چاہتا ہو اسے بتائیں کہ نفس پر قابو پائے بغیر وہ ہرگز جمالِ کعبہ کا مشاہدہ نہیں کر سکتے۔ جو شخص نفس پر قابو پانا چاہے اور راہِ طریقت میں داخل ہونا چاہے اس کے راستے میں دو ہزار آگ کے پہاڑ اور ایک ہزار ہلاکت کے سمندر ہیں اور جوان دونوں راستوں سے خائف نہ ہو وہی طریقت کے میدان میں قدم رکھے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مکتوب کو عراق کے دیگر مشائخ کے سامنے پیش کیا تو سب نے متفقہ طور پر کہا کہ آگ سے مراد نیست و نابود ہونا اور جب تک بندہ دو ہزار مرتبہ اپنی ہستی کو نیست و نابود نہ کرے اور ایک ہزار مرتبہ ہست کی منزل میں داخل نہ ہو وہ قرب نہیں پا سکتا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تو ان دو ہزار منازل میں سے صرف ایک منزل ہی طے کر پایا ہوں۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مَیں تو اس راہ میں ایک قدم بھی نہیں چل پایا۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہی بددعا کا نتیجہ تھا کیونکہ ایک مرتبہ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ جو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے کچھ تحریر کر رہے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ کیا لکھ رہے ہو؟ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں ایسی عبارت تحریر کر رہا ہوں جو قرآن مجید کا مقابلہ کر سکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب سنا تو بددعا دی اور پھر حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تمام معاملہ جو آگے بیان ہوگا پیش آیا۔

حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ کی جائے نماز کے نیچے "گنج نامہ" کا ترجمہ موجود تھا ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ وضو کے لئے گئے تو اس نسخہ کو کسی نے چرا لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جب علم ہوا تو فرمایا کہ جس نے اس نسخہ کو چرایا ہے اسے سولی چڑھایا جائے گا اور پھر اس کو جلا کر اس کی راکھ کو دریا میں بہا دیا جائے گا اور وہ اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکے گا۔ روایات کے مطابق وہ نسخہ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے چرایا تھا اور ان کے ساتھ وہی معاملہ پیش آیا جس کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تھا۔

Marfat.com

حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۹۷ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شرکت فرمائی مگر امامت سے گریز کیا کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جدہ میں قیام کے دوران قاضی کا عہدہ قبول کر لیا تھا اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ناپسند فرمایا تھا۔

فرمودات:

- جب بندے کی نظر علم، عظمت، وحدانیت اور جلال ربوبیت پر پڑتی ہے تو اس کے سینہ میں فراخی نمودار ہوتی ہے جس سے اسے ہر شے حقیر محسوس ہوتی ہے۔
- صبر اللہ کے حکم پر استقلال کے ساتھ مصائب کو برداشت کرنے کا نام ہے۔
- محبت بھی داخل رضا ہے اور محبت سے رضا کو اس لئے جدا نہیں کیا جا سکتا کہ یہ بندے کو ہر شے سے زیادہ عزیز ہوتی ہے، وہ جس سے راضی نہ ہو اسے محبوب نہیں بناتا۔
- کیفیت وجد کو کوئی عبارت بیان نہیں کر سکتی کیونکہ یہ مومن کے نزدیک رازِ الٰہی ہے۔
- عبادت میں حفاظت تمہارے احوال میں تمہارا ساتھ دے گی یہاں تک کہ تم اللہ سے جا ملو گے اور اسے تقویٰ کہتے ہیں۔

حضرت ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ:

امام الوقت، یکتائے زمانہ حضرت خواجہ ابو محمد رویم بن احمد رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فقیہہ العصر تھے اور علم تفسیر و تجوید کے ماہر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار کتب تصنیف کیں۔ سیر و سیاحت کے شوقین تھے اور اپنی عبادت و ریاضت میں مشہور تھے۔

حضرت ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیس برس تک میری یہ کیفیت رہی کہ میں

Marfat.com

جس قسم کے کھانے کا تصور کرتا وہ کھانا مجھے مل جاتا تھا۔ ایک مرتبہ دوپہر میں مجھے پیاس کی حاجت محسوس ہوئی تو میں نے ایک گھر سے پانی طلب کیا۔ ایک لڑکا باہر آیا اور میرے لئے پانی لے آیا۔ جب میں نے پانی پی لیا تو وہ لڑکا کہنے لگا کہ یہ کیسا صوفی ہے جو دن میں بھی پانی پیتا ہے۔ اس دن کے بعد سے آج تک میں نے کبھی دن میں پانی نہیں پیا۔

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا حال ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس کا مذہب خواہشات ہوں، جس کی ہمت دینار ہوں اس کا حال پوچھتے ہو حال تو ان کا دریافت کیا جاتا ہے جو عبادت گزار اور متقی ہوں۔

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے بندے کو سب سے پہلے معرفت عطا کی جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا کہ ہم نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔ اللہ عزوجل نے اپنی ذات کے علاوہ ہر شے کو دوسری شے میں پوشیدہ کر دیا اور جن کو حضوری حاصل ہوتی ہے وہ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ اول شاہد وعید، دوم شاہد وعدہ اور سوم شاہد حق۔ اللہ عزوجل اگر قول وفعل کو سلب کر لے تو ہلاکت ہے اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی جماعت کے علاوہ ہر جماعت کا پل صراط سے گزرنا بے حد مشکل ہے اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم سے صرف ان کے باطن کی باز پرس ہوگی۔

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے آخری عمر میں دنیاداری اختیار کر کے خود کو چھپانے کی کوشش کی اور قاضی کا عہدہ قبول کر لیا لیکن خود کو اس عہدے میں بھی چھپا نہ سکے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو علم ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم ترک دنیا کے باوجود دنیا میں غرق ہیں اور رویم (رحمۃ اللہ علیہ) دنیا میں رہ کر تارک الدنیا ہے۔

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے ۳۰۳ھ میں وصال فرمایا۔

فرمودات:

- اللہ کی راہ میں جان قربان کر دو اگر یہ نہ کر سکو تو پھر اقوالِ صوفیاء پر عمل کرنا چھوڑ دو۔
- فقر، نفس کی مخالفت کا نام ہے۔

Marfat.com

- تصوف کی اساس یہ ہے کہ فقراء سے تعلق قائم کیا جائے اور عجز کے ساتھ ثابت قدم رہا جائے اور بخشش وعطا پر کوئی اعتراض نہ ہو۔
- اللہ عزوجل کی محبت میں فنائیت کا نام ہی توحید ہے۔
- صوفی کا مخلوق سے کنارہ کش ہونا ہی بہتر ہے۔
- عارف کا قلب ایسا آئینہ ہے جس میں ہر وقت تجلیات کا ظہور ہوتا رہتا ہے اور قرب کی دلیل یہ ہے کہ اللہ کے سوا ہر شے سے وحشت ہو۔
- زہد ترکِ دنیا کا نام ہے۔
- اخلاصِ عمل یہ ہے کہ دونوں جہان میں کسی صلے کی امید نہ رکھی جائے۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ:

فخر اولیاء، واقف حال حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ معرفت وحقیقت کے بحر بیکراں ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں پیدا ہوئے اور اپنے زمانہ کے تمام مشہور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم سے کسب فیض حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کسب فیض حاصل کیا اور عرصہ دراز تک ان کی صحبت میں رہے۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے تیس سال تک حدیث وفقہ کا علم حاصل کیا پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں اللہ کی طلب وجستجو کا شوق پیدا ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اساتذہ سے اس خواہش کا اظہار کیا مگر کوئی بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو راستہ نہ دکھا سکا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی سے اپنی خواہش کا اظہار کرتے تو وہ کہتا کہ ہم غیب کے سوا سب جانتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب یہ سنتے تو فرماتے کہ لوگ تاریکی میں گم ہیں اور میں روزِ روشن میں گم ہوں میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں نے اپنی ولایت چوروں کے سپرد نہیں کی۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ ابتداء میں نہاوند کے سردار تھے۔ جب تمام سرداروں اور امیروں کو خلیفہ وقت نے بلایا اور خلعت عطا کرنے لگے تو اس وقت ایک امیر کو چھینک آ گئی اور اس نے آستین سے اپنی ناک صاف کر لی۔ خلیفہ نے اس پر برہمی کا اظہار کیا اور وہ خلعت

Marfat.com

اس سے واپس لے لی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ منظر دیکھا کہ ایک دنیاوی خلعت چھوٹی سی غلطی پر واپس لی جا سکتی ہے تو وہ رب کائنات جس کی عطا کی ہوئی خلعت کی ہم قدر نہیں کرتے اس کی سزا کیا ہوگی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خلیفہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اپنی خلعت کی بے ادبی برداشت نہیں کر سکا اور تیری خلعت کی رب کائنات کی خلعت کے سامنے کچھ حیثیت نہیں ہے میں بھی تیری خلعت سے آزاد ہوتا ہوں۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ محل سے باہر نکلے اور حضرت خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر جا کر بیعت ہوئے۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض کے بعد ان کے حکم پر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گوہر نایاب ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ وہ کسی بھی قیمت پر مجھے فروخت کر دیں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر میں اسے فروخت بھی کرنا چاہوں تو تم اسے خرید نہیں سکتے کیونکہ تمہارے اندر اتنی استعداد نہیں ہے اور اگر میں وہ تمہیں مفت دے دوں تو تم اس کی قدر نہیں کر سکتے کیونکہ بغیر محنت کے حاصل ہوئی چیز کی کوئی قدر نہیں ہوتی۔ اگر تم وہ گوہر نایاب حاصل کرنا چاہتے ہو تو بحر توحید میں غرق ہو کر فنا ہو جاؤ پھر اللہ تم پر صبر کے دروازے کشادہ کر دے گا اور جب تم اس امتحان کو برداشت کر لو گے تو تم وہ گوہر نایاب حاصل کر لو گے۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ حضرت! اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم ایک سال تک گندھک بیچو۔ ایک سال بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ پھر سے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا کہ اب تم ایک سال تک بھیک مانگو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سال تک بغداد شہر کے ہر دروازے پر بھیک مانگی مگر کسی نے کچھ نہ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی شکایت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کی تو انہوں نے مسکرا کر فرمایا کہ اب تمہیں معلوم ہوا کہ لوگوں کی نظروں میں تمہاری کیا قدر ہے حالانکہ تم نہاوند کے سردار رہ چکے ہو۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

پھر حکم دیا کہ اب تم نہاوند جاؤ اور ہر شخص سے معافی مانگو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہاوند چلے گئے اور ہر شخص حتیٰ کہ بچوں سے بھی معافی مانگی۔ نہاوند کا ایک شخص وہاں موجود نہ تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی جانب سے ایک لاکھ درہم خیرات کئے لیکن اس کے باوجود بھی قلب سکون نہ پا سکا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دلی کیفیت عرض کی تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اب بھی دنیا کی چاہت باقی ہے تم ایک سال مزید بھیک مانگو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھیک مانگنا شروع کر دی اس دوران جو کچھ ملتا وہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے آتے اور وہ اسے فقراء و مساکین میں تقسیم فرما دیتے تھے۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک سال تک فاقہ کرتے رہے اور پھر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحبت میں رہنے کی اجازت دی اور ساتھ ہی یہ شرط عائد کی کہ ایک سال تک تمہیں فقراء کی خدمت کرنا ہوگی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک سال تک فقراء کی خدمت میں مشغول رہے۔ ایک سال بعد حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ اب بتاؤ تمہارے نفس کی کیا حالت ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں خود کو سب سے کم تر سمجھتا ہوں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ سنا تو فرمایا کہ اب تمہارا ایمان مکمل ہو گیا۔

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں حاضر ہوئے تو بعض لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کرنا شروع کر دی۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی محفل سے نکال دیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ چلے گئے تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم اسے تعریف کر کے ہلاکت میں ڈال رہے ہو یہ تعریفی جملے اس کے لئے تلوار کی مانند تھے اور میں نے ڈھال بن کر انہیں روکا ہے۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ نئے کپڑے پہنے اور کچھ دیر بعد ان کپڑوں کو اتار کر جلا دیا۔ لوگوں نے کہا کہ شریعت میں مال کو ضائع کرنا حرام ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نئے کپڑے جلا دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا حکم ہے کہ جس شے کی جانب تمہارا دل مائل ہوا میں اسے بھی تمہارے ساتھ آگ میں جلا دوں گا۔ ان نئے کپڑوں کی

Marfat.com

جانب میرا دل مائل ہو رہا تھا پس میں نے انہیں دنیا میں ہی جلا دیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نیند سے بیدار ہونے کے بعد حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ وہ کون سا عمل ہے جس کی وجہ سے انہیں یہ مقام حاصل ہوا؟ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ میں نمازِ مغرب کے بعد یہ آیت کریمہ تلاوت کرتا ہوں جس کی بدولت مجھے یہ مقام ملا۔

لقد جاءکم رسول امن انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص
علیکم بالمومنین رؤف الرحیم فان توتوا افقل حسبی اللّٰه
لا اله الا هو علیه توکلت وهو رب العرش العظیم•

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ عالم وجد میں مضطرب تھے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمایا کہ اگر تم اپنے تمام امور اللہ کے سپرد کر دو تو تمہیں سکون مل جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ حضور! اگر اللہ میرے تمام امور میرے اوپر چھوڑ دے تو مجھے سکون مل جائے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو فرمایا کہ شبلی (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہاری تلوار سے خون ٹپکتا ہے۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کا فرمان کہ مومن اپنی نگاہیں نیچی رکھیں کا مطلب یہ ہے کہ اپنی ظاہری آنکھوں کو شہوت سے اور دل کی آنکھوں کو غیر اللہ سے محفوظ رکھیں۔ جب تک دل کی آنکھیں شہوانی خواہشات سے پاک نہ ہو جائیں ظاہری آنکھیں بھی شہوت سے پاک نہیں ہو سکتیں۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چالیس برس تک میری یہ خواہش رہی ہے کہ کاش ایک لمحہ کے لئے بھی میں اللہ کو پہچان سکتا اور کاش میں پہاڑوں میں اس طرح روپوش ہو جاتا کہ مخلوق مجھے دیکھ نہ سکتی۔ میں خود کو یہود سے بھی زیادہ ذلیل سمجھتا ہوں کہ میں نفس اور ابلیس اور خواہشات کا غلام ہوں اور ان سب کی وجہ سے میں قربِ خداوندی سے

Marfat.com

دور ہوں۔ جب سے یہ تین مصیبتیں میرے ساتھ ہوئی ہیں میرا قلب اللہ عزوجل کی محبت سے دور ہو گیا ہے۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ وضو کر کے مسجد جانے لگے تو غیبی ندا سنائی دی کہ اس گستاخانہ وضو کے ساتھ ہمارے گھر آتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو واپس ہو لئے۔ پھر ندا سنائی دی کہ تو ہمارے گھر سے منہ موڑتا ہے یہاں سے منہ موڑ کر کدھر جائے گا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب ندا سنی تو آہ بھری۔ ندا آئی کہ ہم پر آہ بھرتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سنا تو خاموشی سے بیٹھ گئے۔ ندا آئی کہ صبر اور ضبط کا دعویدار بھی بنتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ میں تجھ سے فریاد کرتا ہوں۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال کا وقت نزدیک آیا تو ایک جماعت نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے پہلے ہی آ گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ کشف ان کے ارادہ کی خبر ہوئی تو فرمایا کہ تم زندہ کی ہی نماز پڑھنے آ گئے؟ انہوں نے عرض کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ لا الہ الا اللہ کہیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب غیر نہیں تو نفی کس کی؟ انہوں نے عرض کی کہ شریعت کا حکم ہے کہ ایسے وقت میں کلمہ پڑھنا چاہئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب وہ فرما رہا ہے کہ میں رشوت قبول نہیں کروں گا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہوئے کہ میں اپنے محبوب سے مل گیا اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو وصال کے بعد کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ نکیرین کے ساتھ کیا معاملہ رہا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ بتا تیرا رب کون ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میرا رب وہ ہے جس نے آدم (علیہ السلام) کو تخلیق کیا، تمہیں اور دیگر ملائکہ کو سجدے کا حکم دیا۔ اس وقت میں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا اور تمہیں سجدہ کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ نکیرین نے میرا جواب سنا تو کہا کہ اس نے تو پوری اولادِ آدم کی جانب سے ہی جواب دیا اور وہ چلے گئے۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ۳۳۴ھ میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کے نزدیک واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

فرمودات:

- بے غرض اور محض اللہ کی خاطر دوستی رکھنے والا دوستی کے قابل ہے۔
- شکر یہ ہے کہ نعمت کو نہ دیکھے نعمت والے کو دیکھے۔
- محبت یہ ہے کہ دوست پر ہر شے کو نثار کر دیا جائے۔
- علم درحقیقت ایک ہی ہے وہ یہ کہ بندہ اپنی حقیقت سمجھ لے۔
- جو محبت کا دعویٰ کرے اور محبوب کے سوا کسی اور چیز میں مشغول ہو جائے یا اس چیز کے علاوہ اور چیز طلب کرے وہ تمسخر کرتا ہے۔
- شریعت اللہ کی پرستش کا نام ہے۔
- طریقت اللہ کی طلب کا نام ہے۔
- حقیقت اللہ کو دیکھنے کا نام ہے۔

حضرت ابوسعید خزار رحمۃ اللہ علیہ:

رفیع القدر، لسان التصوف حضرت ابوسعید بن عیسیٰ خزار رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ان اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے جنہیں اللہ عزوجل نے ہر فن میں کمال عطا فرمایا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین پر اس قدر مشفق تھے کہ ان کی تربیت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کے احوالِ باطنی سے بخوبی آگاہ ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف پر بے شمار کتب تصنیف کیں اور فنا و بقا کا مسئلہ سب سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے زیرِ بحث بنایا۔

حضرت ابوسعید خزار رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ذوالنون مصری، حضرت بشر حافی اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہم سے کسب فیض حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر علماء کرام نے اپنی کم علمی کے باعث کفر کے فتوے لگائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ خواب میں دو فرشتوں نے مجھ سے صدق کا مفہوم دریافت کیا؟ میں نے کہا کہ عہد کو نبھانے کا نام صدق ہے۔

Marfat.com

انہوں نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو۔

حضرت ابوسعید خزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی تو حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا کہ تم مجھے دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ کی دوستی میرے قلب میں اس طرح سرایت کر گئی ہے کہ کسی دوسرے کی دوستی کی گنجائش نہیں رہی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔

حضرت ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خواب میں ابلیس ملا میں نے اسے ڈنڈا مارنے کا ارادہ کیا تو ندا آئی کہ ڈنڈے سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا یہ صرف مومن کے قلبی نور سے ڈرتا ہے۔ میں نے ابلیس کو پاس بلایا تو کہنے لگا کہ میں تارک الدنیا لوگ میرے فریب میں نہیں آتے' تمہاری صحبت میں نوجوان بھی ہوتے ہیں میں انہیں اپنے فریب میں مبتلا کروں گا۔

حضرت ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دریا پر ایک نوجوان گوڈری اوڑھے اور سیاہی دوات لئے ہوئے ملا۔ میں نے اس کی گوڈری سے اندازہ لگایا کہ یہ درویش ہے۔ پھر دوات سے اندازہ لگایا کہ یہ کوئی طالب علم ہے۔ پھر میں نے جب اس سے اللہ سے ملنے کا راستہ دریافت کیا تو اس نے کہا کہ ایک راستہ عام ہے اور ایک راستہ خاص ہے تم جس راستہ پر گامزن ہو وہ راستہ عام لوگوں کا ہے کیونکہ تم عبادت کو وصال کا ذریعہ سمجھتے ہو اور دولت کو حجاب تصور کرتے ہو۔

حضرت ابوسعید خزار رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے کا وصال ہو گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں اسے دیکھا تو دریافت کیا کہ تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ اس نے کہا کہ اللہ نے مجھے اپنا قرب عطا فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کر؟ اس نے کہا کہ اللہ کی عبادت بددلی سے نہ کیجئے اور ایک لباس کے ہوتے ہوئے کبھی دوسرا لباس اپنے پاس نہ رکھئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کے تیس برس تک زندہ رہے مگر کبھی دوسرا لباس نہ رکھا۔

Marfat.com

حضرت ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل معرفت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی کو نہ دیکھیں اور اس کے سوا کسی میں مشغول نہ ہوں۔ توحید ہر شے سے جدا ہونے اور اللہ کی جانب رجوع کرنے کا نام ہے۔

فرمودات:

- حیرانگی ہوتی ہے اس شخص پر جو اس بات کو جانتا ہے کہ اللہ سب سے بڑا محسن ہے مگر پھر بھی اس کی جانب رجوع نہیں کرتا۔
- صدق یہ ہے کہ انسان اپنا عہد پورا کرے۔
- بندہ کے لئے سب سے زیادہ عزیز شے ماضی اور مستقبل کے درمیان موجود وقت کی قدر کرنا ہے۔
- فنا سے مراد بندہ کی فنا اور بقا سے مراہ بندہ کی بقا ہے۔
- بندہ حقیقت بندگی کو اس وقت پہنچتا ہے جب وہ اپنے فعل بندگی کو نہیں دیکھتا اور اپنے فعل کے دیکھنے سے فانی اور فضل حق کی دید سے باقی ہوتا ہے۔

حضرت ابوعلی احمد رودباری رحمۃ اللہ علیہ:

شیخ المشائخ حضرت ابوعلی احمد رودباری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اپنے علاقے کے امراء میں ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش بغداد کی تھی مگر زیادہ وقت مصر میں گزرا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض حاصل کیا۔ حقائق و معارف میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمودات نہایت لطیف ہیں۔

حضرت ابوعلی احمد رودباری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عرصہ دراز تک میری یہ کیفیت رہی کہ طہارت کرنے کے بعد بھی میں خود کو پاک تصور نہ کرتا اور اسی تصور کے تحت میں دوبارہ غسل کرتا۔ ایک مرتبہ طلوع آفتاب سے قبل طہارت حاصل کی لیکن عدم اطمینان کی وجہ سے مسلسل گیارہ مرتبہ غسل کیا اور اسی ادھیر بن میں کہ میں پاک نہیں ہوا سورج طلوع

Marfat.com

ہو گیا اور میں خود پر افسوس کرنے لگا کہ میں اس مشکل میں کتنی دیر تک عبادت سے محروم رہا۔

حضرت ابو علی احمد رود باری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک درویش کی تدفین کے وقت میں نے ارادہ کیا کہ اس کی پیشانی پر مٹی مل دوں اور جیسے ہی میں اس مقصد کے لئے جھکا تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور کہا کہ اے ابو علی! جس نے مجھے عزت عطا کی تم مجھے اس کے سامنے ذلیل کرتے ہو۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا اللہ کے دوست مرنے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں تو اس نے کہا کہ اللہ کے دوستوں کو کبھی موت نہیں آتی اور جب بروزِ محشر اللہ عزوجل نے مجھے عزت عطا فرمائی تو میں تمہاری اعانت کروں گا۔

حضرت ابو علی احمد رود باری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت نزدیک آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ہمشیرہ کی گود میں سر رکھا ہوا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھیں کھولتے ہوئے فرمایا کہ آسمان کے دروازے کھل چکے اور ملائکہ جنت کو سجا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہم تجھے جنت میں اس جگہ پہنچائیں گے جو تیرے وہم وگمان سے باہر ہے اور حوریں تیرے دیدار کے لئے بے تاب ہیں مگر میرا قلب یہ صدا لگا رہا ہے کہ حق کے سوا کسی غیر کی جانب نظر نہ اٹھا کر دیکھ اور حق کی قسم میں کسی غیر کی جانب دیکھنا گوارا نہیں کرتا اور میں اس کے سوا کسی کا طلبگار نہیں ہوں اور جنت کی رشوت پر میں راضی نہیں۔ یہ کہتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کر دی۔

فرمودات:

- نفس کے ذریعہ مذمت اور روح کے ذریعہ مکاشفہ حاصل ہوتا ہے۔
- مرید وہ ہے جو اپنے لئے کچھ نہ چاہے سوائے اس کے کہ جو کچھ اللہ اس کے لئے چاہتا ہے۔
- محب وہ ہے جو اپنا ارادہ نہ رکھے۔
- حالت سماع میں مشاہدہ محبوب کے باعث وجد و اسرار منکشف ہوتے ہیں۔
- قلب کی استقامت کا نام توحید ہے۔

Marfat.com

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ:

آئمہ طریقت کے امام، مالک القلوب حضرت ابومحمد سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کا مقام صوفیائے کرام میں بہت بلند ہے اور اگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو مقتدائے صوفیاء کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحب ریاضت شدیدہ اور نیک خصلت تھے۔ اخلاص و افعال کے عیوب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام لطیف ہے۔ یہ تمام چیزیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عہد طفولیت میں ہی حاصل تھیں۔ علمائے ظاہر فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ شریعت وطریقت کے جامع تھے حالانکہ یہ مقولہ بجائے خود خطا کی علامت ہے اس لئے کہ کسی نے شریعت و طریقت مین فرق نہیں کیا ہے کیونکہ شریعت بغیر طریقت کے کچھ نہیں اور حقیقت بغیر شریعت کے کچھ نہیں۔ دونوں لازم وملزوم ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ تین سال کی عمر سے ہی اپنے ماموں محمد بن سماء رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مشغول عبادت رہتے تھے اور ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ماموں سے عرض کیا کہ میں ازل سے لے کر آج تک عرش کے سامنے سجدہ ریز ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں نے ہدایت کی کہ آئندہ ایسی بات کسی سے نہ کہنا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پڑھنے کے لئے ایک دعا یاد کروائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس دعا کو پڑھنا اپنا معمول بنالیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تین سال کی عمر میں قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ سات سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے باقاعدہ روزہ رکھنا شروع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ابتداء میں روزانہ روزہ رکھتے تھے اور پھر روزہ تین روزہ ہوتا چلا گیا اور پھر روزہ سات یوم تک چلا گیا اور آہستہ آہستہ یہ روزہ ستر روز کا ہوگیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے فاقہ کشی اور کھانے دونوں چیزوں کا تجربہ کر کے دیکھا تو ابتداء بھوک کے بعد کھانے سے قوت محسوس ہوتی تھی لیکن رفتہ رفتہ اس کے برعکس محسوس ہونے لگا۔

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نفس نے خواہش ظاہر کی کہ مجھے مچھلی اور روٹی کھلا دیں تو میں مکہ معظمہ تک کچھ نہیں مانگوں گا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ ایک اونٹ چکی سے

Marfat.com

بندھا ہوا چکی چلا رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چکی کے مالک سے پوچھا کہ دن بھر کی محنت کے بعد تم اونٹ والے کو کیا دیتے ہو؟ اس نے کہا کہ وہ دو دینار دیتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کو کھول کر مجھے باندھ دو اور دن بھر کام کرنے کے بعد دو کی بجائے ایک دینار دے دینا اور جب شام کو ایک دینار مل گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مچھلی روٹی کھا کر نفس سے کہا کہ جس وقت بھی تو مجھ سے کسی چیز کی فرمائش کرے گا تو تجھے اسی طرح محنت کرنا ہوگی۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور بعد ازں واپسی حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی سعادت حاصل کی۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روئے زمین کے رہنے والوں پر اس حال میں سورج طلوع وغروب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ان کی بے خبری بڑھتی ہی جاتی ہے بجز ان چند خوش نصیبوں کے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو اپنے آپ پر اور اہل عیال پر اور اپنی دنیا و آخرت پر مقدم کر رکھا ہے۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر و مرشد حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے ادب میں کبھی ٹیک نہ لگاتے تھے اور کبھی پاؤں نہ پھیلاتے تھے۔ اگر کوئی سوال کرتا تو اس کا جواب نہ دیتے۔ ایک مرتبہ مسلسل چار ماہ تک حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے پیر کی انگلیوں میں درد ہوتا رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس دوران اپنے پاؤں کی انگلیوں سے باندھے رکھا۔

ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیوار سے ٹیک لگالی اور پاؤں پھیلا لئے اور لوگوں سے کہا کہ جو پوچھنا چاہتے ہو وہ پوچھ لو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آج کیا معاملہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے مرشد حیات تھے اس لئے میں ان کے ادب میں کبھی ٹیک نہ لگاتا تھا اور نہ ہی پاؤں پھیلاتا تھا۔ آج میرے مرشد کا وصال ہوگیا۔ لوگوں نے جب معلوم کروایا تو واقعی حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ وصال پا چکے تھے۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں حج بیت اللہ کے

Marfat.com

لئے سفر میں تھا تو ایک بیابان میں مجھے ایک بدحال بڑھیا ملی۔ چنانچہ میں نے اس کی اعانت کرنی چاہئے تو اس نے اپنی مٹھی بند کرلی۔ جب اس بڑھیا نے مٹھی کھولی تو اس میں سونا تھا۔ پھر اس نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہ تم جیب سے رقم نکالتے ہو لیکن مجھے غیب سے روزی ملتی ہے۔ یہ کہہ کر وہ بوڑھی غائب ہوگئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں بیت اللہ شریف پہنچا اور طوافِ کعبہ شروع کیا۔ اس دوران میں نے دیکھا کہ کعبہ اسی بڑھیا کا طواف کررہا ہے۔ جب میں اُس کے نزدیک ہوا تو اس بڑھیا نے مجھ سے کہا کہ جو اختیاری طور پر یہاں پہنچتے ہیں ان کے لئے کعبہ کا طواف ضروری ہے اور جو اضطراری طور پر یہاں پہنچتے ہیں ان کا طواف کعبہ خود کرتا ہے۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک ایسے بزرگ سے ملنے کا شرف حاصل ہوا جو شب و روز دریا میں مقیم رہتے تھے اور صرف پانچ وقت نمازوں کے لئے دریا سے باہر تشریف لاتے لیکن اُن پر پانی کا کچھ اثر نہ ہوتا تھا۔

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے تقویٰ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوچکی ہے اور ایک پرندہ لوگوں کو پکڑ پکڑ کر جنت میں لے جارہا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ پرندہ تقویٰ ہے اور یہ لوگ اپنے تقویٰ کی بناء پر جنت میں داخل ہورہے ہیں۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے علماء کی اقسام بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ علماء تین قسم کے ہوتے ہیں۔ اول وہ عالم جو اپنے علومِ ظاہری کو لوگوں کے سامنے پیش کردے۔ دوم وہ عالم جو علومِ باطنی کو اہلِ باطن کے روبرو بیان کردے۔ سوم وہ عالم جس کے علم کو اس کے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہ جانتا ہو۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ سے توکل کے بارے میں سوال ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ توکل انبیاء کرام علیہم السلام کی پسندیدہ شے کا نام ہے۔ اس لئے اتباعِ سنت کے لئے توکل ضروری ہے۔ توکل کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے سامنے اس طرح رہو جیسے غسل

Marfat.com

دینے والے کے سامنے میت پڑی ہوتی ہے اور متوکل کی شناخت یہ ہوتی ہے کہ وہ نہ تو کسی سے طلب کرتا ہے اور نہ بغیر طلب کے کسی سے کچھ لیتا ہے بلکہ اگر کوئی کچھ دے بھی دے تو اس کو صدقہ کر دیتا ہے۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو تحریر کیا کہ خوابِ غفلت سے بچیں کیونکہ سونے والا شخص کبھی اپنا مقصد نہیں پا سکتا جیسا کہ اللہ عزوجل نے بذریعہ وحی حضرت داؤد علیہ السلام کو آگاہ کیا کہ ہماری محبت کا دعویٰ کرنے والا رات کو سوتا نہیں ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً تحریر فرمایا کہ اللہ کی راہ میں بیدار رہنا ہمارا ذاتی فعل ہے لیکن ہمارے سونے کا تعلق اللہ کے فعل سے ہے جو ہمارے فعل سے بہتر ہے۔

بوقت وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خلیفہ کون ہوگا اور مسند نشین کون ہوگا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شاہ دل گیر آتش پرست میرا خلیفہ ہوگا۔ چنانچہ اس کو بلوا کر فرمایا کہ میری موت کے تین یوم بعد نمازِ ظہر کے وقت سے وعظ کہنا اور جب بعد از وصال حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ تیسرے دن تمام لوگ جمع ہو گئے تو اس آتش پرست نے اپنا مذہبی لباس سب کے سامنے اتار دیا اور کہا کہ تمہارے سردار نے مجھے تمہارا راہنما بنایا ہے اور مجھ سے یہ بھی فرمایا ہے کہ میری آتش پرستی ترک کرنے کا وقت آن پہنچا ہے۔ اس کے بعد اس آتش پرست نے کلمہ پڑھا اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے میں ہزاروں لوگ شریک ہوئے۔ اس نومولود مسلمان نے جس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا لوگوں کے مجمع کو دیکھ کر فرمایا کہ ملائکہ کے گروہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ اٹھا رہے ہیں۔

فرمودات:

- سب سے نیک خصلت یہ ہے کہ آدمی مصیبت میں کسی کے کام آئے۔
- توبہ کی توقع گنہگاروں سے اور کافروں سے تو کی جاسکتی ہے لیکن تعلیم یافتہ لوگوں سے نہیں کی جاسکتی۔

Marfat.com

- سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ تم برائی کے بدلے برائی نہ کرو۔
- جو اللہ تعالیٰ کے لئے بھوکا رہتا ہے شیطان اُس کے نزدیک نہیں آتا۔
- حرام مال سے صدقہ پلید کپڑے کو پیشاب سے دھونے کے مترادف ہے۔
- صبر اللہ تعالیٰ کی جانب سے انتظار فرصت کرتا ہے۔

حضرت احمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ:

معرفت کے آسمان کے درخشندہ ستارے ابوعبداللہ حضرت احمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کا شماران اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوتا ہے جن کا مسلک نیک اور طریقہ محبوب تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے فیض حاصل کیا۔ حقائق وتصوف میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال نہایت لطیف ہیں۔

حضرت احمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے ایک خوبصورت عیسائی بچہ دیکھا اور اس کو حیرانگی سے دیکھتا ہی چلا گیا۔اس دوران حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا وہاں سے گزر ہوا تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ استادِ محترم! کیا اللہ عزوجل حسین چہروں کو بھی دوزخ کی آگ میں جلائے گا؟ انہوں نے فرمایا: بیٹے! یہ نفس کا چھوٹا سا بازار ہے تو اس پر فریفتہ ہو گیا اگر تو حقیقت کی نظر سے دیکھے تو اس کائنات میں بے شمار حسین چیزیں موجود ہیں۔تو اپنی اس بے ادبی کی وجہ سے جلد ہی عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ چنانچہ جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے روانہ ہوئے تو مجھے قرآن مجید بھول گیا اور کئی سال تک میں استغفار کرتا رہا اور مغفرت کا طلبگار رہا۔اللہ عزوجل نے میری توبہ کو قبول فرمایا اور مجھے قرآن مجید پھر یاد ہو گیا۔

فرمودات:

- عارف کی ہمت حق تعالیٰ پر جمی رہتی ہے اور اس کے سوا کسی اور چیز کی طرف اس کا دھیان نہیں جاتا۔
- عارف کو ماسوائے معرفت حق کے کسی چیز سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔

Marfat.com

- نظر بازی سے معاشرہ میں فساد برپا ہوتا ہے اور ناجائز تعلقات فروغ پاتے ہیں۔
- حق تعالیٰ جسے اپنی معرفت عطا کرتا ہے اسے گناہوں کی آلودگی سے پاک فرما دیتا ہے۔
- نیکی کا خالق اللہ ہے اور بدی کا خالق انسان کا نفس ہے۔

حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ:

واقف حال، زہد و تقویٰ میں بے مثل حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اکابرین اولیاء اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار مشائخ سے کسب فیض حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے قابل مریدوں میں سے ہوتا ہے اور خواص میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک درویش نے مجھ سے درخواست کی کہ اگر اجازت دیں تو میں حلوہ بناؤں۔ میں نے ان سے کہا کہ ارادت اور حلوے کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ سن کر وہ درویش چلے گئے اور کہتے جاتے تھے کہ ارادت اور حلوے کا کیا تعلق ہے؟ وہ درویش جنگل میں چلے گئے اور ان کا وصال ہو گیا۔

حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دعا کی درخواست کی تو فرمایا کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پہنچ کر کسی دعا کی حاجت نہیں رہتی۔ اس شخص نے کہا کہ مجھے بارگاہِ خداوندی کا علم نہیں ہے اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ چاہتے ہیں کہ میں وہاں جاؤں تو مجھے اس کا پتہ بتا دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جہاں تمہارا وجود باقی نہ رہے وہ بارگاہِ خداوندی ہے۔ وہ شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان سن کر گوشہ نشین ہو گیا اور اللہ عزوجل نے اس پر اپنے کرم کی بارش کی اور اپنے مقبول بندوں میں شامل کر لیا۔

حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک مرتبہ سیلاب آیا اور تمام آبادی غرق ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ چونکہ بلند مقام پر تھی اس لئے لوگ اس میں پناہ لینے کے لئے آ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کو دیکھا جو گوشہ نشین تھا وہ پانی کے اوپر مصلیٰ بچھائے چلا

Marfat.com

آ رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ آج تم کس مقام پر ہو؟ اس نے کہا کہ یہ سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہی فیض ہے اور اللہ عزوجل نے مجھے ہر شے سے مستغنی کر دیا ہے۔

حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی خانقاہ کا دروازہ بند رکھتے تھے اور کوئی بھی بغیر اجازت کے اندر داخل نہ ہو سکتا تھا۔ جب کوئی آتا اور خانقاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ دریافت کرتے کہ تم مسافر ہو یا مقیم؟ وہ کہتا مسافر ہوں تو دروازہ کھول دیتے تھے اور پھر وہ جب تک وہاں قیام کرتا اس کی خاطر مدارت کرتے تھے۔ اگر کوئی مقامی شخص ہوتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے یہ کہہ کر واپس بھیج دیتے کہ تمہارے قیام سے میرے قلب میں رغبت پیدا ہو گی اس لئے تم لوٹ جاؤ کیونکہ میرے لئے تمہاری جدائی ناقابل برداشت ہو گی۔

حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مقروض ہو گیا اور شدید پریشان تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ اے کنجوس! تیرا قرض ہم ادا کریں گے تو اس معمولی قرض سے پریشان ہو گیا۔ تجھے ضرورت تھی تو نے قرض لے لیا اور اب اسے ادا کرنا ہمارا فرض ہے۔ میں نے اس کے بعد کبھی قرض خواہوں سے کوئی حساب طلب نہ کیا بلکہ وہ حساب بتا دیتے تھے اور میں ادا کر دیتا تھا۔

حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ کا وقت وصال نزدیک آیا تو لوگ مزاج پرسی کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے منہ پھیر لیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ لا الہ الا اللہ پڑھئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تو سرتاپا فنا ہو چکا ہوں۔ پھر فرمایا کہ تیس سال تک میرے سامنے جنت پیش کی جاتی رہی لیکن میں نے کبھی اس کی جانب نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور صدیقین کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے قلب کو ذاتِ الٰہی میں فنا کر دیں۔ یہ فرماتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۹۹ھ میں وصال فرمایا۔

فرمودات:

- دل آئینہ حق نما ہوتا ہے انسان جب چاہے اس میں دیدار الٰہی پا سکتا ہے۔

Marfat.com

- وہ شخص کمینہ ہے جو حق تعالیٰ کے کسی دوست کی دوستی کا انکار کرے ایسے شخص سے دولت ایمان چھین لینا چاہئے۔
- فقر بغیر جدوجہد کے حاصل نہیں ہوسکتا۔
- جس شے پر نفس اور قلب راغب ہو اس کو ترک کردینا توکل ہے۔
- دوئی سے نکلو یکجائی اختیار کرو تبھی قرب الٰہی پاسکتے ہو۔
- مقام حضوری کے بعد حق تعالیٰ کے غیر کو دیکھنا حق تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے۔

حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ:

قطب عالم، عالی مقام، بحر ولایت کے سالار حضرت ابوبکر محمد بن موسیٰ واسطی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ان اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے جو توحید و تجرید کے اعتبار سے بلند مرتبہ کے حامل ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حقائق و معارف میں اپنا کوئی ثانی نہ رکھتے تھے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال ایسے دقیق ہیں جو عام لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اصلی وطن ''فرغانہ'' تھا مگر ''واسطہ'' میں قیام پذیر رہے اور اسی نسبت سے واسطی مشہور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی ایک مقام پر زیادہ دیر قیام پذیر نہیں رہے اور جب ''مرو'' شہر میں قیام پذیر تھے تو وہاں کے لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات اور روحانی علوم کے معترف تھے۔

حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ کو ستر شہروں سے شہر بدر کیا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جس شہر میں بھی قیام کرتے کچھ عرصہ بعد وہاں سے نکال دیئے جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال چونکہ عام فہم لوگوں کی عقلوں سے بالاتر تھے اس لئے وہ اپنی کم علمی کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قدر نہ کرتے تھے۔ جن لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال کو سمجھا انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے رہنمائی اور بے شمار فیوض و برکات حاصل کئے۔

حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سن بلوغ کو پہنچ کر نہ دن کو کھانا کھایا اور نہ رات میں کبھی آرام فرمایا۔ ایک دن میں کسی کام سے باغیچہ میں پہنچا تو ایک چھوٹے

Marfat.com

سے پرندے نے میرے سر پر اڑنا شروع کر دیا۔ میں نے اس پرندے کو پکڑ کر جب اپنے ہاتھ میں دبایا تو ایک چھوٹا سا پرندہ آیا اور میرے سر پر چیخنے لگا۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ میرے ہاتھ میں جو پرندہ ہے آنے والا چھوٹا پرندہ اس کا بچہ ہے۔ میں نے ازراہِ رحم اس پرندے کو چھوڑ دیا لیکن اس کے بعد میں بیمار ہو گیا اور میری یہ بیماری ایک برس تک لمبی ہو گئی۔ ایک رات خواب میں مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اپنی بیماری کے بارے میں عرض کیا کہ اس بیماری کی وجہ سے میں ایک سال سے بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہوں آپ ﷺ میرے لئے دعا فرمائیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری یہ حالت اس پرندے کی شکایت کی وجہ سے ہے۔

حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن اپنے معتقدین کے ہمراہ اپنے مکان میں تشریف فرما تھے کہ مکان کے ایک سوراخ سے دھوپ کی ایک کرن اندر آ گئی جس میں لاکھوں ذرات تھرتھراتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں سے پوچھا کہ تمہیں ان ذرات کی تھرتھراہٹ سے کوئی پریشانی تو نہیں ہو رہی؟ لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ موحد کی شان ہی یہی ہے کہ اسی طرح اس کو دونوں عالم بھی لرزاں نظر آنے لگیں تو اس کے قلب پر خوف و ہراس نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ خدا کو یاد کرنے والوں کو زیادہ غفلت ہوتی ہے بہ نسبت ان کے جو خدا کو یاد نہیں کرتے کیونکہ اہل حق کا ذکر حق کی کمی سے روگردانی کرنا حق کو فراموش کرنے والوں سے زیادہ غفلت کا باعث ہے کیونکہ ان کو یہ احساس باقی نہیں رہتا کہ وہ حق کے حضور میں حاضر ہیں لیکن ذکر حق کرنے والوں کو بے حضوری کے عالم میں یہ تصور کر لینا کہ وہ ذکر حق میں حاضر نہیں زیادہ غفلت کا نتیجہ ہے اس لئے طالبانِ حقیقت کی ہلاکت ان کے باطل تصورات میں مضمر ہوتی ہے اور جب ان تصورات میں اضافہ ہوتا ہے تو دینی کام گھٹ جاتے ہیں اور دنیاوی کام بڑھ جاتے ہیں کیونکہ تصورات کی حقیقت ہمت عقل پر مبنی ہوتی ہے اور عقل کا حصول ہمت ہی سے وابستہ ہے اور بندہ خواہ حاضر ہو یا غیر حاضر لیکن ذکر کی حقیقت یہ ہے کہ جب غیر حاضر اپنے وجود سے غیر حاضر ہو اور

Marfat.com

حق کے ساتھ حاضر رہے تو گویا وہ ذکر میں نہیں بلکہ مشاہدے کے عالم میں ہے اور جب اپنے وجود سے حاضر رہ کر حق سے غیر حاضر ہو تو ذاکر ہونے کے باوجود بھی اس کے ذکر کی کوئی اصلیت نہیں ہوتی اور اسی کو غفلت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن میں اسی طرح بیماری کی حالت میں تکیہ کے سہارے بیٹھا ہوا تھا تو ایک بہت بڑا سانپ بلی کے بچہ کو منہ میں دبائے ہوئے نمودار ہوا۔ میں نے اس سانپ کو ڈنڈا مارا اور وہ بلی کے بچہ کو چھوڑ کر نکل گیا۔ بلی آئی اور اپنے بچہ کو ساتھ لے گئی۔ اس واقعہ کے بعد میں تندرست ہو گیا۔ اسی روز مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک مرتبہ پھر زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری صحت اس بلی کے بچہ کی بدولت ہے۔

حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن شفاخانہ میں کسی دیوانے کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ شور مچا رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم اپنی وزنی بیڑیوں کے باوجود بھی شور مچا رہے ہو اور خاموشی اختیار نہیں کرتے۔ اس دیوانے نے جواب دیا کہ بیڑیاں تو میرے پاؤں میں پڑی ہوئی ہیں نہ کہ میرے قلب میں۔

حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ نے ارادہ کیا کہ وہ ''مرو'' حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے جائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں کو حکم دیا کہ وہ استنجے کے لئے ڈھیلے اپنے پاس رکھیں۔ مریدوں نے دریافت کیا کہ حضور! کیا وہاں ڈھیلے نہیں ملتے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ ابوبکر واسطی (رحمۃ اللہ علیہ) کی قیام گاہ ہے جن کی وجہ سے مرو کی خاک زندہ ہے اور زندہ خاک کو استنجا سے ناپاک نہیں کیا جاتا۔

حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے جلدی جلدی غسل کیا اور جمعہ کی نماز کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں اسے ٹھوکر لگی اور اس کا چہرہ زخمی ہو گیا۔ وہ واپس لوٹا اور دوبارہ غسل کر کے مسجد کی جانب روانہ ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ تجھے تو اس اذیت پر خوش ہونا چاہئے کہ تجھے یہ تکلیف اس لئے پہنچی کہ وہ تجھ سے خوش ہے اور اگر وہ

Marfat.com

تیرے ساتھ ایسا نہ کرتا تو تو سمجھ جاتا کہ وہ تیری جانب متوجہ نہیں ہے۔

حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندہ وہی ہے جس کا قول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے موافقت رکھتا ہو اور اس کے کلام سے کسی کو اذیت نہ پہنچے اور اس کا قول مخالفین و موافقین دونوں کے لئے سکون کا باعث ہو۔ اس کا کلام اللہ عزوجل کے حکم کا تابع ہو اور جو کلام نفس کی زبان سے ادا ہوتا ہے اس میں تکبر نظر آتا ہے اور اس کلام کو جو بھی سنتا ہے اس کے سینہ میں کبھی حکمت کے چشمے موجزن نہیں ہوتے۔

حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قلبی عمل اعضاء کے عمل سے کئی گنا بہتر ہیں اور اگر اللہ عزوجل کے نزدیک فعل کی کوئی قیمت ہوتی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال تک خالی نہ رہتے لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ تم عمل سے خالی ہو جاؤ بلکہ اس قدر حاصل کرو کہ عمل کی حاجت باقی نہ رہے۔

حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مومن کی تین قسمیں ہیں۔ اول وہ لوگ جن کو اللہ عزوجل ایسا نور عطا فرماتا ہے اور وہ کفر و شرک سے پاک رہتے ہیں۔ دوم وہ لوگ جن کو اللہ عزوجل ایسا نور عطا فرماتا ہے کہ وہ صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے پاک رہتے ہیں۔ سوم وہ لوگ جن کی اللہ عزوجل کفایت فرماتا ہے اور اسی کی بدولت وہ غفلت اور فاسد خیالات سے پاک رہتے ہیں۔

حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے ۳۲۱ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ بوقت وصال لوگوں نے وصیت کی درخواست کی تو فرمایا کہ اللہ عزوجل کی ارادت پر نظر رکھو اور اپنے نفوس کی حفاظت کرو۔ یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کر دی۔

فرمودات:

- صوفی وہ ہے جس کا قلب سوز اور قول معتبر ہو۔
- قلب پر ظہورِ حق کے بعد خوف و رجا معدوم ہو جاتے ہیں۔
- طریقت شیطان سے سیکھو جس نے اللہ کے سوا کسی کے سامنے اپنا سر نہ جھکایا اور

Marfat.com

نہ عالم کی ملامت کو قبول کیا تم اپنے قلب سے دریافت کرو جب تم پر ملامت ہو تو تمہارا کیا حال ہوتا ہے؟

- افضل ترین عبادت اپنے اوقات سے غائب رہنا ہے۔
- اللہ عزوجل کا نور ہر شے کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔

حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمۃ اللہ علیہ:

عظیم المرتبت حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ان اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے جنہوں نے سب سے زیادہ نورانی شکل پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ' حضرت جنید بغدادی اور حضرت عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہم جیسے بزرگوں کی صحبت پائی اور کسب فیض حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عرصہ دراز تک حرمِ پاک میں مجاور کی حیثیت سے رہے اور وہیں وصال فرمایا۔

حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عارف کو تین چیزوں سے منقطع نہ ہونا چاہئے۔ علم، عمل اور خلوت سے انقطاع کرنے والا کبھی قربِ الٰہی حاصل نہیں کر سکتا۔ عارف اللہ کے سوا کسی شے کا مشاہدہ نہیں کرتا اور نہ ہی اسے کسی شے کا افسوس ہوتا ہے۔ دلجمعی عین حقیقت ہے اور ہر شے کا مدار اسی پر ہے۔

حضرت ابو یعقوب بن اسحاق نہر جوان رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے شکوہ کیا کہ اکثر صوفیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے مجھے روزہ رکھنے اور سفر کرنے کی ہدایت کی ہے لیکن مجھے اب تک ان دونوں چیزوں سے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دورانِ عبادت الحاح وزاری کے ساتھ دعا کرتے رہو چنانچہ اس عمل سے اس کو فراخی قلب حاصل ہوگئی۔ پھر کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے شکوہ کیا کہ مجھے نماز میں لذت حاصل نہیں ہوتی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حالت نماز میں قلب کی طرف متوجہ نہ ہوا کرو چنانچہ اس عمل سے اس کی شکایت ختم ہوگئی۔

حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کی مثال دریا کی مانند ہے اور آخرت اس کا کنارہ ہے اور تقویٰ اس کی کشتی ہے جس میں سالک سوار ہوتے ہیں۔

حضرت ابوالحسن مزین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو یعقوب نہر جوری

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے موقع پر ان کے پاس موجود تھا میں نے انہیں کلمہ طیبہ کی تلقین کی تو انہوں نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جسے موت نہیں آئے گی میرے اور اس کے درمیان کوئی حجاب باقی نہیں رہا۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۳۳۰ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

فرمودات:

- اہل توکل کو بلا واسطہ رزق حاصل ہوتا ہے۔
- توکل حقیقی وہ ہے جو آتش نمرود میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حاصل ہوا اور جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اعانت کرنی چاہی تو فرمایا کہ مجھے اللہ کے سوا کسی کی حاجت نہیں۔
- بہترین عمل وہ ہے جس میں علم سے بھی رابطہ رہے۔
- شکم سیر بندہ ہمیشہ بھوکا رہتا ہے اور دولت منداس لئے فقیر رہتا ہے کہ وہ مخلوق سے حاجت برآری کا تقاضا کرتا ہے۔
- علم حقیقی وہی ہے جس کی تعلیم حضرت آدم علیہ السلام کو دی گئی۔

حضرت ابومحمد جریری رحمۃ اللہ علیہ:

امام الوقت، باسط علوم و واضح رسوم حضرت ابومحمد جریری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے محرم راز تھے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کرتے تھے کہ میرے مریدوں کو ادب سکھایئے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے جانشین مقرر ہوئے اور منصب رشد و ہدایت پر فائز ہوئے۔

حضرت ابومحمد جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں خانقاہ میں موجود تھا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا جو نمازِ عصر کے وقت تشریف لایا۔ اس شخص کے بال بکھرے ہوئے تھے اور

Marfat.com

وہ برہنہ پا تھا۔ اس شخص نے نمازِ عصر ادا کی اور نمازِ مغرب تک سر جھکائے بیٹھا رہا۔ اتفاقاً اس رات خلیفہ وقت کی جانب سے صوفیاء کرام کی دعوت تھی۔ میں نے اس شخص سے دعوت میں چلنے کو کہا تو اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے خلیفہ یا صوفیاء سے کوئی سروکار نہیں لیکن اگر تم مناسب سمجھو تو میرے لئے تھوڑا سا حلوہ لیتے آنا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو غیر مسلم تصور کرتے ہوئے اس کی جانب کوئی توجہ نہیں کی۔ جب میں دعوت سے واپس آیا تو میں نے اس شخص کو اسی حالت میں دیکھا۔ اس رات مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کم و بیش بیس ہزار ایک سو انبیاء کرام علیہم السلام تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب سے منہ پھیر لیا۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج میرے ایک محبوب نے تجھ سے حلوہ طلب کیا اور تو نے اس کو نظر انداز کر دیا۔ میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ وہ شخص خانقاہ سے باہر تشریف لے جا رہا تھا۔ میں نے اسے آواز دے کر روکا اور کہا کہ ٹھہر جاؤ میں تمہاری خدمت میں حلوہ پیش کرتا ہوں۔ اس نے مجھے جواباً کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بیس ہزار ایک سو انبیاء کرام علیہم السلام کی سفارش کے بعد تمہیں حلوہ کا خیال آیا۔ یہ کہہ کر وہ شخص باہر نکل گیا اور باوجود تلاش کرنے کے مجھے نہ ملا۔

حضرت ابومحمد جریری رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ معظمہ میں ایک برس کے قیام دوران عظمت کعبہ کی وجہ سے نہ تو کبھی کعبہ کی دیوار سے ٹیک لگائی اور نہ کسی سے بات کی اور نہ ہی کبھی سوئے اور جب حضرت شیخ ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ یہ مشقتیں کیوں کر برداشت کر لیتے ہو؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے صدقِ باطنی نے میری قوتِ ظاہری کو یہ قوتِ برداشت عطا کر دی ہے۔

دورانِ وعظ کسی شخص نے حضرت ابومحمد جریری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ دعا فرمائیے میرا دل گم ہو گیا ہے وہ واپس مل جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم لوگ تو خود اسی مرض میں مبتلا ہیں۔ عہد گزشتہ میں یہ معاملہ دین پر موقوف تھا' دوسرے دور میں وفا پر' تیسرے دور

Marfat.com

میں مروت پر اور چوتھے دور میں حیاء پر موقوف تھا لیکن اب تو نہ دین ہے نہ حیا ہے نہ وفا ہے نہ مروت بلکہ سب کا معاملہ ہیبت پر موقوف ہے اور قلب کا حقیقی فعل قربت الٰہی اور اس کی صنعتوں کا مشاہدہ ہے۔ اتباع نفس کرنے والا قید ہے اور راحت نفس کے معاملہ میں نعمت و محنت میں تفریق نہ کرنی چاہئے۔ شجر یقین کا ثمر اخلاص ہے اور رشک کا ثمرہ ریا ہے۔

حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بغداد کی جامع مسجد میں ایک ایسے بزرگ قیام پذیر تھے جو ہمیشہ سے ایک ہی لباس پہنے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں محو خواب تھا کہ میں نے ایک جماعت نہایت نفیس لباس میں ملبوس دیکھی جو کہ جنت کے دستر خوان پر بیٹھی ہوئی تھی۔ میں جب وہاں بیٹھنے لگا تو ایک فرشتہ نے مجھے کھینچ کر اٹھا دیا اور کہا کہ اس جگہ بیٹھنے کے قابل وہ ہے جس نے ساری زندگی ایک ہی لباس استعمال کیا ہو چنانچہ اس دن کے بعد میں نے ایک لباس کے سوا دوسرا لباس نہیں پہنا۔

حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۳۱۱ھ میں ہوا۔

فرمودات:

- دعا وہی قبول ہوتی ہے جو نزول بلا سے قبل مانگی گئی ہو۔
- جب اللہ عزوجل اپنے انوار سے کسی بندے کو زندہ کرتا ہے تو وہ ہرگز نہیں مرتا بلکہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔
- اس سے قبل کہ توبہ کی تکلیف برداشت کرنی پڑے تم گناہ کرنا ہی چھوڑ دو۔
- نفلی روزے کے ثواب سے بہتر ہے کہ تم دوستوں کی خوشی کو مقدم جانو۔

حضرت ابو عبداللہ جلاء رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت ابو عبداللہ جلاء رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ذوالنون مصری اور حضرت ابوتراب بخشی رحمۃ اللہ علیہم سے کسب فیض حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی اور حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہم کی صحبتوں سے بھی

Marfat.com

بے شمار فیوض و برکات حاصل کیں۔

حضرت عمرو دمشقی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوعبداللہ جلاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والدین سے عرض کیا کہ مجھے خدا کے حوالے کر دیں تو انہوں نے ان کی استدعا قبول کر لی چنانچہ وہ گھر سے رخصت ہو گئے اور جب کافی عرصہ کے بعد واپس آ کر گھر کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے اپنا نام بتایا تو والدین نے اندر ہی سے جواب دیا کہ ہم خدا کو سپرد کی ہوئی شے واپس نہیں لیتے اور کسی طرح انہوں نے دروازہ نہ کھولا۔

حضرت ابوعبداللہ جلاء رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے فقر کا مفہوم دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اٹھ کر باہر نکل گئے اور کچھ دیر بعد آ کر فرمایا کہ میرے پاس تھوڑی چاندی ہے اس کو خیرات کرنے گیا تھا تاکہ فقر کے موضوع پر گفتگو کر سکوں۔ فقر کا مستحق وہ ہے جس کے پاس کوئی چیز نہ ہو۔ میں مدینہ منورہ میں روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر تھا اور بھوک کی شدت میں عرض کی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوں۔ یہ کہہ کر میں وہیں سو گیا۔ خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ٹکیہ عنایت فرمائی جس میں سے میں نے آدھی کھائی تھی کہ میری آنکھ کھل گئی۔ جب آنکھ کھلی تو بقیہ آدھی ٹکیہ میرے ہاتھ میں تھی۔

ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ جلاء رحمۃ اللہ علیہ ایک حسین یہودی کا دیدار کر رہے تھے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے گزرے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ کیا ایسی حسین صورت جہنم میں جلے گی؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس پر نظر ڈالنا بھی شہوت ہے اور اگر عبرت حاصل کرنا ہو تو دنیا میں اور بھی بے شمار چیزیں ہیں۔

حضرت ابوعبداللہ جلاء رحمۃ اللہ علیہ نے ۳۰۶ھ میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ بوقت وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ مسکرا رہے تھے۔ طبیبوں نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ زندہ ہیں لیکن جب نبض دیکھی گئی تو موت کا یقین ہو گیا۔

فرمودات:

- عارف باللہ کی تمام جدوجہد رضائے الٰہی کے لئے ہوتی ہے۔

Marfat.com

- نفس کی اعانت سے حاصل ہونے والا مرتبہ فانی ہے جبکہ اللہ کا عطا کردہ مرتبہ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔
- عارف حقیقی کبھی غیر اللہ یا شرک کی جانب مائل نہیں ہوتا۔
- زاہد وہ ہے جو اول وقت میں نماز ادا کرے۔
- عابد وہ ہے جو ہر فعل کو اللہ کی نظر سے دیکھے۔

حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ:

شمع حرم، عبادت و ریاضت میں یکتائے زمانہ حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ان اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے جو اپنے زہد و تقویٰ میں بے مثل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابوسعید خزار رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تیس سال تک خانہ کعبہ کے پرنالے کے نیچے بیٹھے رہے اور شب و روز میں ایک مرتبہ وضو کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تیس سال کے اس عرصہ میں ایک لمحہ کے لئے بھی یادِ الٰہی سے غافل نہ ہوئے۔ نمازِ عشاء سے نمازِ فجر تک نوافل ادا کرتے اور ان میں ایک قرآن مجید ختم کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے طوافِ کعبہ کے دوران بارہ ہزار قرآن مجید ختم کئے۔

حضرت شیخ ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ نے کم سنی میں ہی حج کا ارادہ کیا اور والدہ سے اس کی اجازت طلب کی۔ والدہ نے اجازت دے دی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ حج کے لئے روانہ ہو گئے۔ دورانِ سفر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غسل کی حاجت پیش آئی چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیداری کے بعد یہ خیال کیا کہ میں والدہ سے چونکہ بغیر کسی عہد و پیماں کے نکل کھڑا ہوا ہوں اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر واپس لوٹ آئے۔ گھر پہنچے تو والدہ کو دروازہ میں کھڑے دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے مجھے اجازت نہ دی تھی؟ والدہ نے کہا کہ بے شک میں نے تمہیں اجازت دی تھی لیکن تمہارے بغیر میرا دل نہیں لگتا تھا اس لئے میں نے خود سے یہ عہد کیا کہ جب تک تم گھر واپس نہیں آجاتے میں دروازے پر کھڑی ہو کر تمہارا انتظار کروں گی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جب والدہ کے اس ارادے کا پتہ چلا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حج

Marfat.com

کا ارادہ ترک کر دیا۔ والدہ کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر حج کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ایک قبر سے ہوا جس میں موجود مردہ ہنس رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سوال کیا کہ تو مرنے کے بعد کیوں ہنستا ہے؟ مردہ نے جواب دیا کہ عشق خداوندی میں یہی کیفیت ہوا کرتی ہے۔

حضرت شیخ ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات مجھے اکیاون مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی مسائل کی تحقیق کی۔ پھر ایک مرتبہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کوئی ایسا عمل بتایئے جس سے حرص و ہوس کا خاتمہ ہو جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزانہ چالیس مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کرو:

یا حی یا قیوم لا الہ الا انت اسئلك ان تحی قلبی بنور معرفتك ابدا.

کسی بزرگ نے باب نبی شیبہ سے نکل کر حضرت شیخ ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ مقامِ ابراہیم میں ایک محدث حدیث بیان کر رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی وہاں تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ وہ کس سند کے ساتھ حدیث روایت کرتے ہیں؟ ان بزرگ نے جواب دیا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت معمر' حضرت زہری' حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کی اسناد سے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ میرا قلب تو میرے رب کی سند سے حدیث بیان کرتا ہے۔ ان بزرگ نے اس کی دلیل پوچھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سننے کے بعد وہ بزرگ مسکرائے اور فرمایا کہ ہاں میں خضر (علیہ السلام) ہوں اور آج سے پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ دنیا میں کوئی ولی ایسا نہیں جسے میں جانتا نہ ہوں لیکن آج پتہ چلا کہ دنیا میں ایسے ولی بھی موجود ہیں جن سے میں ناواقف ہوں اور وہ مجھے جانتے ہیں۔

حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے ہمراہ ایک ایسا شخص رہتا تھا جو

Marfat.com

میرے لئے بارِ خاطر تھا لیکن میں نفس کی مخالفت کرتے ہوئے اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا تھا۔ ایک دن میں اپنی جائز کمائی میں سے دو سو درہم لے کر اس کے پاس گیا تو وہ عبادت میں مصروف تھا۔ میں نے وہ دو سو درہم اس کے مصلیٰ کے نیچے رکھ دیئے اور کہا کہ تم انہیں اپنی ضرورت میں لے آنا۔ اس نے غضبناک ہو کر مجھ سے کہا کہ میں نے جو لمحات ستر ہزار درہم کے عوض خریدے تم انہیں دو سو درہم میں خریدنا چاہتے ہو۔ مجھے ندامت کا احساس ہوا اور میں نے وہ درہم واپس اٹھا لئے۔ اس وقت مجھے جتنی ذلت محسوس ہوئی اور اس کی عظمت کا احساس ہوا اس سے قبل کبھی نہ ہوا تھا۔

حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک خوبرو شخص کو دیکھا تو اس سے دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں تقویٰ ہوں اور مسکین قلوب میرا مسکن ہیں۔ پھر میں نے خواب میں ایک بدشکل عورت دیکھی تو پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں مصیبت ہوں اور خوش رہنے والوں کے دلوں میں رہتی ہوں۔ چنانچہ میں نے عہد کیا کہ میں کبھی مسرور زندگی بسر نہیں کروں گا۔

ایک مرتبہ نماز کے دوران ایک چور نے حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ کے کاندھے سے چادر کھینچی اور بھاگ پڑا۔ اس کے دونوں ہاتھ خشک ہو گئے۔ اس نے واپس لوٹ کر وہ چادر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کندھوں پر ڈال دی اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز سے فارغ ہوئے تو معافی مانگی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ تو معافی کس چیز کی مانگ رہا ہے؟ اس نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خشیت الٰہی کی وجہ سے مجھے اس بات کی کچھ خبر نہ ہوئی کہ تو نے میرے کندھوں سے چادر اتاری ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر اس کے حق میں دعائے خیر فرمائی تو اس کے ہاتھ ٹھیک ہو گئے۔

حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ نے ۳۲۲ھ میں وصال فرمایا۔ وصال کے وقت لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ مراتب کیسے حاصل ہوئے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے چالیس برس تک اپنے قلب کی حفاظت کی اور اللہ عزوجل کی یاد کے علاوہ کسی کو قلب میں بسنے نہ دیا

Marfat.com

اور اگر اب میرا آخری وقت نہ ہوتا تو میں اس راز کو کبھی ظاہر نہ کرتا۔

فرمودات:

- تصوف کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ بندہ اور اللہ عزوجل کے درمیان نفس باقی نہ رہے۔
- اللہ عزوجل کے علم سے مراد یہ ہے کہ اصل یافت ہے نہ کہ دریافت یعنی پالینا ہے نہ کہ تلاش میں رہنا ہے۔
- اللہ عزوجل کو پانا چاہتے ہو تو اپنے دل کی چوکیداری اس طرح کرو کہ غیر اللہ کا گزر بھی اس طرف سے نہ ہو۔
- جس نے رزاق کی بجائے عبدالرزاق سے دل لگایا اس نے اپنا ایمان گنوایا۔
- باطن خواص سے مراد یہ ہے کہ تن شریعت اور حقیقت جان کی طرف متوجہ ہو۔

حضرت ابومحمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت ابومحمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق حضرت ابوعثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب سے ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بغداد تشریف لائے اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو پھر بغداد کے ہی ہو کر رہ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض حاصل کیا۔ عراق کے اکابر مشائخ کہا کرتے تھے کہ بغداد میں تین عجائبات مشہور ہیں۔ اول اشاراتِ شبلی رحمۃ اللہ علیہ، دوم نکاتِ مرتعش رحمۃ اللہ علیہ اور سوم حکایاتِ جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ۔

ابتداء میں حضرت ابومحمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ ایک دولت مند شخص تھے مگر جب قلب اللہ عزوجل کی جانب مائل ہوا تو تمام مال راہِ خدا میں خرچ کر ڈالا اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی صحبت میں بیٹھنا شروع ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تیرہ سال تک اپنے خیال کے مطابق متوکل بن کر حج کرتا رہا مگر جب بعد میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ میرے تمام حج نفس کے تابع تھے کیونکہ میری والدہ نے ایک مرتبہ مجھے گھڑے میں پانی بھرنے کا حکم دیا تو مجھے ان کا یہ حکم گراں گزرا چنانچہ میں نے محسوس کیا کہ میرے تمام حج نفس کے تابع تھے۔

حضرت ابومحمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ کا گزر کسی محلہ سے ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پیاس محسوس

Marfat.com

ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا اور پانی طلب کیا۔ اس دوران ایک نہایت حسین وجمیل لڑکی پانی لے کر آئی جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ فریفتہ ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس لڑکی کے والد سے اپنی قلبی کیفیت کا اظہار کیا اور اس نے اپنی لڑکی کا نکاح آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گدڑی اتار کر نفیس لباس زیب تن کیا اور جس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ حجلہ عروسی میں پہنچے تو نماز میں مشغول ہو گئے۔ دورانِ نماز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اچانک شور مچانا شروع کر دیا کہ یہ لباس اتار دو اور میری گدڑی لوٹا دو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور جب لوگوں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ میں نے غیبی ندا سنی کوئی مجھ سے کہہ رہا تھا کہ چونکہ تو نے ہمارے سوا غیر پر نظر ڈالی اس لئے اس جرم میں ہم نے نیک لوگوں کا لباس تم سے چھین لیا اور اگر پھر کبھی ایسے جرم کے مرتکب ہوئے تو تمہارا باطنی لباس بھی ضبط کر لیا جائے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص پانی پر چلتا ہے اور ہوا میں اڑتا ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سن کر فرمایا کہ خواہش نفس کا مخالف ہونا اس سے کئی گنا بہتر ہے۔

حضرت ابومحمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ ایک مسجد میں معتکف ہو گئے لیکن دو تین دنوں میں ہی اعتکاف سے باہر نکل آئے اور فرمایا کہ میں جماعت قراء کا نظارہ نہ کر سکا اور نہ ہی ان کی عبادت میرے مشاہدے کے معیار کے مطابق تھی۔

حضرت ابومحمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ ایسے مرض میں گرفتار ہو گئے جس میں غسل کرنا ان کی صحت کے لئے نقصان دہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ روزانہ غسل کرتے تھے اس لئے فرمایا کہ جان جاتی ہے تو چلی جائے مگر میں غسل کرنا نہیں چھوڑ سکتا۔

حضرت ابوعبداللہ الرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت ابومحمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ کا وقت وصال نزدیک آیا تو میں ان کے پاس موجود تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے قرض کا کھاتہ کھولو۔ بتایا گیا کہ فلاں کے دس درہم دینے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرا خرقہ اس کے بدلے میں دے دینا امید ہے اللہ عزوجل میرے کفن کا انتظام خود کر دے گا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں تین دعائیں مانگی

Marfat.com

تھیں ان میں سے ایک دعا یہ تھی کہ مجھے حالت فقر پر موت آئے' دوم یہ تھی کہ میری وفات اس مسجد میں ہو جہاں میں نے کئی بزرگوں سے فیض حاصل کیا اور سوم یہ کہ بوقت وصال میرے پاس وہ لوگ موجود ہوں جو مجھ سے محبت رکھتے ہوں۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی آنکھیں بند کیں اور اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۳۲۸ھ میں بغداد کی مسجد شونیز میں ہوا۔

حضرت ابو محمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ سے بوقت وصال وصیت کی درخواست کی گئی تو فرمایا کہ مجھ سے افضل شخص کی صحبت اختیار کر لو اور مجھے اپنے سے افضل کے لئے چھوڑ دو۔

فرمودات:

- فقیر کے لئے فقیر کی صحبت لازمی ہے۔
- جس شخص کو اللہ عزوجل نے قدرت عطا کی کہ وہ اپنے نفس کی مخالفت کرے وہ شخص پانی پر چلنے اور ہوا میں اڑنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔
- ترکِ دنیا سے ہی اللہ عزوجل کی دوستی میسر آ سکتی ہے۔
- جو فضل خداوندی سے امید رکھتا ہے وہ جنتی ہے۔
- ممنوعہ اشیاء سے بچنا ہی توحید کی بنیاد ہے۔

حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ:

واقف اسرار' منبع جود و سخا حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ان چند مشائخ میں ہوتا ہے جن کے اوصاف بے مثل ہیں۔ حضرت ابوسعید خزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پائے کا اس وقت کوئی دوسرا صوفی نہیں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابراہیم مارستانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ' حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام مریدوں میں علم و فضل کے اعتبار سے افضل تھے۔

حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ گریہ وزاری میں مشغول تھے لوگوں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ کم سنی میں میں نے ایک شخص کا کبوتر پکڑ لیا تھا اور اس کا معاوضہ میں نے اس شخص کو

Marfat.com

ایک ہزار درہم دیا ہے مگر اب بھی یہی تصور کرتا ہوں کہ نہ جانے اس گناہ کی مجھے کیا سزا دی جائے گی۔

حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ کے دس بیٹے تھے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیٹوں کے ہمراہ سفر میں تھے کہ دورانِ سفر ڈاکوؤں نے پکڑ لیا اور ایک ایک کر کے نو بیٹے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے۔ جب دسویں بیٹے کی باری آئی تو ڈاکوؤں نے کہا کہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ باپ کچھ کرنے کی بجائے مسکرا رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر امر کا فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور وہ اپنی مصلحت سے جو کچھ بھی کرتا ہے بندے کو اس میں دم مارنے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات سن کر ان ڈاکوؤں پر لرزہ طاری ہو گیا اور انہوں نے عرض کیا کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ بات پہلے کر دیتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تمام صاحبزادے قتل ہونے سے بچ جاتے۔

حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ مال والوں کا مرتبہ فقراء سے بلند ہے اور بروزِ محشر ان سے مال اور اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فقراء کا مرتبہ مال داروں سے اس لئے زیادہ ہے کہ جب مال دار بروزِ محشر فقراء سے معذرت کریں گے اور ان کا یہ عذر ان کے محاسبہ سے زیادہ ہوگا۔

حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں چودہ سال قبل قرآن مجید روزانہ ایک مرتبہ ختم کرتا تھا مگر اب چودہ سال ہوئے قرآن مجید شروع کیا ہے اور ابھی تک صرف سورۂ الانشقاق تک پہنچا ہوں۔

حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے مریدوں سے دریافت کیا کہ بندوں میں کس کا مرتبہ سب سے زیادہ بلند ہوتا ہے؟ مریدوں نے کہا کہ جو صائم الدہر ہوتے ہیں اور ہر وقت نماز میں مشغول رہتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں بلند مرتبہ صرف انہی کو ملتا ہے جن کے اخلاق عمدہ ہوتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لوگوں نے شکایت کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ زندیق ہو گئے ہیں۔ خلیفہ کے ایک وزیر نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بلوایا اور چمڑے کے موزے اتروا کر زدوکوب کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر غشی طاری ہو گئی جب ہوش آیا تو فرمایا کہ اللہ تیرے دست و پا قطع کرا دے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد خلیفہ نے کسی جرم میں اس وزیر کے ہاتھ اور پیر قطع کروا دیئے۔

حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے ۳۰۹ھ میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

فرمودات:

- ظاہر میں مخلوق سے اور باطن میں خالق سے وابستگی گوشہ نشینی سے بہتر ہے۔
- مومن کی غذا اللہ عزوجل کی عبادت ہے اور منافق کی غذا اس کا کھانا پینا ہے۔
- ناواقف لوگوں کے اللہ عزوجل گناہ کبیرہ بھی معاف کر دے گا مگر عارفین سے ان کے گناہ صغیرہ کے متعلق بھی باز پرس ہو گی۔
- عمدہ گناہ وہی ہے جس میں توبہ کی توفیق نصیب ہو۔

حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ:

امام متوکلین، سرچشمہ حقیقت و طریقت حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار خراسان کے نامور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوتراب بخشی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے فیض حاصل کیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ شیطان لعین کو برہنہ حالت میں لوگوں کے سروں پر چڑھتا دیکھا تو فرمایا کہ تجھے شرم نہیں آتی۔ اس نے کہا کہ یہ وہ لوگ نہیں جن سے شرم کی جائے بلکہ شرم تو اس شخص سے کی ہے جو مسجد شونیزیہ میں بیٹھا ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مسجد شونیزیہ پہنچے تو وہاں حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کو بیٹھے دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شیطان لعین جھوٹا ہے اللہ کے اولیاء کا درجہ بے حد بلند ہے اور شیطان لعین

Marfat.com

کی رسائی ان تک نہیں ہے۔

حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ دورانِ سفر ایک کنویں میں گر پڑے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس کنویں میں گرے تین دن گزر گئے۔ تین دن بعد وہاں سے ایک قافلے کا گزر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں خیال آیا کہ اہل قافلہ کو مدد کے لئے پکاریں۔ پھر یہ خیال آیا کہ آواز دینا اچھا نہیں ہے کیونکہ یہ غیر خدا سے مدد چاہنا ہوگا اور اس کی شکایت بھی گویا میں یہ کہوں گا کہ خدا نے مجھے کنویں میں ڈالا اب تم مجھے یہاں سے نکال دو۔ اس دوران اہل قافلہ خود ہی اس کنویں پر آ گئے اور کنویں میں جھانک کر کہنے لگے یہ کنواں سرراہ واقع ہے نہ کوئی روک اس پر ہے نہ منڈیر ایسا نہ ہو کہ اس میں کوئی گر پڑے آؤ مل کر اس پر چھت ڈال دیں اور اس کا دہانہ بند کر دیں تا کہ کوئی اس میں نہ گر پڑے اس عمل کی جزا اللہ عزوجل دے گا۔

حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب ان کی بات سنی تو مجھ پر گھبراہٹ طاری ہوگئی اور میں فی الوقت اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا۔ قافلہ والوں نے کنویں پر چھت ڈال دی اور دہانہ بند کر کے زمین ہموار کی اور چلے گئے۔ میں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کی۔ چنانچہ جب رات ہوئی تو میں نے دیکھا کہ چھت میں جنبش پیدا ہوئی ہے جب غور سے دیکھا تو نظر آیا کہ کوئی دہانہ کو کھول رہا ہے۔ اس دوران اژدھا کی مانند کسی جانور نے اپنی دم کنویں میں لٹکائی اور میں سمجھ گیا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا کو قبول فرما لیا ہے میں نے اس کی دم پکڑ لی اور اس نے کھینچ کر مجھے باہر نکال دیا۔ اس دوران میں نے غیبی ندا سنی کہ اے ابوحمزہ (رحمۃ اللہ علیہ)! کیسی اچھی تمہاری نجات ہے کہ جان لینے والے کے ذریعہ تمہاری جان کو نجات دلائی گئی۔

حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال نیشاپور میں ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے نزدیک مدفون کیا گیا۔

فرمودات:

- اللہ تمہارے ہاتھ سے ترکِ دنیا کو اتنا پسند نہیں کرتا جتنا کہ تمہارے دل سے دنیا

Marfat.com

کی دوستی کو ترک کرانا پسند کرتے ہیں۔

- جو صدقِ دل سے دنیا کو چھوڑ دے وہ اس کی آفت سے محفوظ رہتا ہے۔
- توکل اس شے کا نام ہے کہ صبح کو اٹھے تو رات یاد نہ رہے۔
- حب رسول اللہ ﷺ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے نام پر سب کچھ قربان کر دیا جائے۔
- جو اپنے نفس سے وحشت رکھتا ہے وہی پروردگار سبحانہ تعالیٰ کا انس پاتا ہے۔

حضرت ابو اسحاق ابراہیم شیبانی رحمۃ اللہ علیہ:

زاہدوں کے امام حضرت ابو اسحاق ابراہیم شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ مغربی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے فیض حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چالیس سال تک میں حضرت عبداللہ مغربی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا اور اس دوران کچھ نہیں کھایا۔ بیت اللہ شریف کی چھت کے علاوہ کہیں نہیں سویا اور اس عرصہ میں کبھی میرے بال اور ناخن نہ بڑھے اور نہ ہی میرا لباس خراب ہوا۔

حضرت شیخ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو اسحاق ابراہیم شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا کہ وہ اہل ادب کے لئے اللہ کی علامتوں میں سے ایک علامت تھے۔

حضرت ابو اسحاق ابراہیم شیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک حمام میں غسل کر رہا تھا کہ روشن دان میں سے ایک حسین نوجوان نے مجھے آواز دے کر کہا کہ ظاہری نجاست کو دھونے میں کب تک اپنا وقت ضائع کرو گے باطنی طہارت کی جانب متوجہ ہو اور قلب کو ماسوائے اللہ سے پاک کر ڈالو۔ جب میں نے اس سے دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ کیا انسان ہو یا جن ہو یا فرشتہ ہو میں نے آج تک کسی انسان کی ایسی شکل نہیں دیکھی؟ اس نے کہا کہ میں نہ ہی انسان ہوں، نہ ہی جن ہوں اور نہ ہی فرشتہ ہوں بلکہ بسم اللہ کا نقطہ ہوں۔ میں نے پوچھا کہ کیا ساری مملکت تمہاری ہے؟ اس نے کہا کہ اپنی پناہ گاہ سے باہر

Marfat.com

نکل تا کہ تجھے مملکت نظر آئے۔

حضرت ابو اسحاق ابراہیم شیبانی رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ لوگوں نے دعا کی درخواست کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دعا کس طرح کروں جبکہ وقت کی مخالفت ادب کے خلاف ہے۔

حضرت ابو اسحاق ابراہیم شیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج کے لئے گیا تو پہلے مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ میں نے روضہ رسول اللہ ﷺ کی جانب منہ کر کے السلام علیکم یارسول اللہ ﷺ کہا تو جواب میں مجھے آواز آئی وعلیکم السلام اے ابن شیبان۔ میں اس کے بعد حج کرنے چلا گیا اور پھر یہ سلسلہ عرصہ دراز تک جاری رہا۔

فرمودات:

- بری باتوں سے کنارہ کشی کے لئے شرعی احکامات پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔
- احسان کرنے کے بعد احسان جتانا نہایت کمینگی ہے۔
- توکل بندے اور اللہ کے درمیان ایک ایسا راز ہے جسے کبھی کسی پر ظاہر نہیں کرنا چاہئے۔
- تواضع بزرگی کی اور قناعت آزادی کی ضمانت ہے۔
- خائف رہنے والے قلب میں دنیا کی محبت اور شہوت باقی نہیں رہتی۔

حضرت خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ:

منبع رشد و ہدایت حضرت خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ کا شماران اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے جن سے بے شمار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم نے کسب فیض حاصل کیا۔ حضرت ابو بکر شبلی اور حضرت ابراہیم گاوزنی رحمۃ اللہ علیہم جیسے بزرگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں تائب ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی اور سلوک کی منازل طے کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر اور پیر بھائی تھے۔

حضرت خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ دریا پر جاتے تو مچھلیاں کھانے کے لئے کچھ نہ کچھ لے آتی تھیں۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی بڑھیا کا کپڑا بن رہے تھے تو اس نے پوچھا کہ اگر تم نہ

Marfat.com

ملو تو مزدوری کس کو دوں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دریائے دجلہ میں پھینک دینا۔ ایک مرتبہ ایسے ہی ہوا اور اس بڑھیا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اجرت دریا میں پھینک دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب دریا پر پہنچے تو ایک مچھلی نے وہ اجرت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو لا کر دے دی۔

حضرت خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات مجھے یہ خیال گزرا کہ شاید دروازے پر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ موجود ہیں۔ میں نے اس خیال کو جھٹکنے کی کوشش کی لیکن جھٹک نہ سکا۔ پھر جب میں نے دروازے پر جا کر دیکھا تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ وہاں موجود تھے۔

حضرت خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ نے سو سال عمر پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وقت وصال قریب آیا تو حضرت عزرائیل علیہ السلام روح قبض کرنے آئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا کہ مغرب کا وقت ہے مجھے نماز ادا کرنے کی مہلت دے دو جس طرح تمہیں روح قبض کرنے کا حکم ہے اس طرح مجھے نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔

فرمودات:

- شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ انسان سے مکر و فریب کرنا ہے۔
- جس نے موت کے فرشتے کو دیکھ کر اپنی نماز ترک کی گویا اس نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی۔
- جو خیانت کا مرتکب ہوتا ہے وہ سزا کو ضرور پہنچتا ہے۔
- عامل کا اپنے عمل کو بے وقعت سمجھنا ہی کمال عمل ہے۔
- فقیر وہ ہے جو دولت کو مصیبت اور غریب کو راحت تصور کرے۔

حضرت ابراہیم بن داؤد دورقی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت ابراہیم بن داؤد ورقی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے معاصرین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اولیائے کاملین میں سے ہیں اور اپنی ریاضت و عبادت میں نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں شمار ہوتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت ابراہیم بن داؤد دورقی رحمۃ اللہ علیہ کے پیراہن کا ایک ٹکڑا کسی درویش نے اپنے پیراہن میں سلوالیا۔ وہ درویش ایک جنگل میں گزرا تو ایک شیر اس پر حملہ آور ہوا لیکن جب نزدیک پہنچا تو خاموشی سے سر جھکا کر چلا گیا۔

حضرت ابراہیم بن داؤد ورقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان چیزوں کو نظر انداز کر کے جہاں تک عقل انسانی کی رسائی ممکن ہو مخلوق کے وجود کو ثابت کرنا داخل معرفت ہے۔ ظاہری اعتبار سے گو آنکھیں کھلی رہتی ہیں لیکن بصارت مفقود ہوتی ہے۔ خدادوستی کی علامت اطاعت و کثرت عبادت اور اتباعِ سنت ہے۔ مخلوق میں کمزور ترین وہ ہے جو ترکِ مخلوق پر قادر نہ ہو۔ مراتب کا دارومدار صرف ہمت پر ہے اور اگر ہمت کو امورِ دنیاوی پر صرف کیا جائے تو اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں لیکن اگر خدا کی رضاجوئی کے کام میں لایا جائے تو مراتب اعلیٰ تک رسائی کا امکان ہے۔

فرمودات:

- مال دار اپنے مال پر کفایت کرتا ہے اور فقراء کے لئے توکل کافی ہے۔
- میری پسندیدہ چیزوں میں صحبت فقراء اور حرمت اولیاء ہیں۔
- اللہ کے سوا کسی دوسرے کو صاحب اعزاز سمجھنے والے خود ذلیل ہے۔

حضرت شمعون محب رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت شمعون محب رحمۃ اللہ علیہ کا شمار حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے معاصرین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

حضرت شمعون محب رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ شریف سے فارغ ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل فید کے اصرار پر ان کے ہاں وعظ کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب وعظ کیا تو اہل فید پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ کا کچھ اثر نہ ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قندیلوں کو مخاطب کر کے اپنا خطاب شروع کر دیا اور فرمایا کہ اے قندیلو! میں تمہیں

Marfat.com

محبت کا مفہوم سمجھتا ہوں اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے محبت کا مفہوم بیان کرنا شروع کیا تو قندیلوں پر ایسی وجدانی کیفیت طاری ہوئی کہ باہم ٹکرا کر پاش پاش ہوگئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ محبت کا مفہوم بیان کر رہے تھے کہ ایک کبوتر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آغوش میں آ کر اتر گیا۔ پھر وہ کبوتر زمین پر بیٹھ گیا اور اپنی چونچ سے زمین کو کھودنا شروع کر دیا یہاں تک کہ اس کی چونچ لہولہان ہوگئی اور اس نے وہیں دم توڑ دیا۔

حضرت شمعون محب رحمۃ اللہ علیہ نے اتباعِ سنت کی خاطر نکاح کر لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کچھ عرصہ بعد ایک لڑکی تولد ہوئی جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بے حد انس ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ میدانِ حشر میں محبین کے لئے ایک جھنڈا نصب کیا گیا ہے اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اس جھنڈے کے نیچے پہنچے تو ملائکہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہاں سے ہٹانا چاہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ میں شمعون محب (رحمۃ اللہ علیہ) ہوں اور جب اللہ عزوجل نے مجھے اس نام سے شہرت عطا کی ہے تو تم مجھے کیوں یہاں سے ہٹاتے ہو؟ ملائکہ نے جواب دیا کہ پہلے ایسے ہی تھا مگر جب سے آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی بیٹی کی محبت میں مبتلا ہوئے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے وہ مرتبہ سلب کر لیا گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر اللہ عزوجل کے حضور دعا کی کہ الٰہی! اگر بچی کی محبت تجھ سے دوری کا باعث ہے تو اس کو موت دے دے۔ ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگ کر فارغ ہوئے تھے کہ اطلاع ملی کہ بچی چھت سے گر کر ہلاک ہوگئی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا۔

حضرت شمعون محب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ شعر پڑھا جس کا مفہوم تھا کہ نہ تو مجھے تیرے سوا کسی سے راحت ملتی ہے نہ کسی جانب متوجہ ہوتا ہوں اور اگر تو چاہے تو میرا امتحان لے سکتا ہے۔ چنانچہ جیسے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر پڑھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پیشاب بند ہو گیا۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ مکتب جا رہے تھے چنانچہ راستے میں جتنے لڑکے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا کہ دعا کرو اللہ تعالیٰ ایک کاذب کو شفا دے دے۔

حضرت شمعون محب رحمۃ اللہ علیہ جب شہرت حاصل ہوئی تو ایک عورت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

سے نکاح کی درخواست کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی درخواست کو رد کر دیا۔ وہ عورت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے سفارش کی درخواست کی۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت کو بھگا دیا۔ وہ عورت ایک جعلی پیر غلام خلیل کے پاس گئی اور اس کے ذریعے اس نے حضرت شمعون محبؒ رحمۃ اللہ علیہ پر زنا کی تہمت لگائی۔ خلیفہ وقت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دربار میں طلب کیا اور جب خلیفہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کرنے کا حکم دینا چاہا تو اس کی زبان بند ہوگئی۔ اس رات خلیفہ وقت نے خواب میں دیکھا کہ کوئی اس سے کہہ رہا ہے کہ اگر تو نے حضرت شمعون محبؒ رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کروایا تو پورا ملک تباہی کی لپیٹ میں آجائے گا۔ چنانچہ انگلے روز خلیفہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معذرت کی اور نہایت عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا۔ غلام خلیل کو اس بے ادبی کی وجہ سے کوڑھ ہو گیا اور کسی شخص نے غلام خلیل کا معاملہ کسی بزرگ کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کو اذیت پہنچاتا ہے اس کا نتیجہ یہی ہوتا ہے۔

فرمودات:

- محبت کی تعریف لفظ و بیان سے باہر ہے۔
- فقیر دولت سے اسی طرح متنفر ہوتے ہیں جس طرح امراء فقیروں سے متنفر ہوتے ہیں۔
- تصوف کا مفہوم یہ ہے کہ نہ تو کوئی شے تمہاری ملکیت ہو اور نہ تم کسی کی ملکیت ہو۔
- محبت ہی راہِ خدا پر گامزن ہونے کا آئین ہے۔
- محشر میں اللہ کے محبوب ہی اس کے ہمراہ ہوں گے۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ:

ابوالمغیث حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کا شمار مشتاقان و مستانِ طریقت میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حال قوی اور ہمت بلند تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے مختلف اقوال ہیں۔ کچھ کے نزدیک آپ رحمۃ اللہ علیہ مردود اور کچھ کے نزدیک مقبول

Marfat.com

ہیں۔ جو لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مردود سمجھتے ہیں ان میں حضرت عمرو بن عثمان مکی، حضرت علی بن سہل اصفہانی، حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمۃ اللہ علیہم و دیگر ہیں اور جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مقبول سمجھتے ہیں ان میں حضرت ابن عطاء، حضرت ابوالقاسم نصر آبادی اور حضرت محمد بن خفیف رحمۃ اللہ علیہم و دیگر شامل ہیں۔ اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کا ایک گروہ ایسا بھی ہے جس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق خاموشی اختیار کی ان میں حضرت جنید بغدادی، حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ شامل ہیں۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ ۲۴۴ھ کو البیضاء کے شمال مشرق میں واقع ایک قصبے الطور میں پیدا ہوئے۔ بوقت پیدائش آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام حسین (رحمۃ اللہ علیہ) تجویز کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سولہ برس کی عمر تک اپنی ابتدائی تعلیم جس میں حفظ قرآن، صرف ونحو اور تفسیر کا علم تھا مکمل کی۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ پہلے حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے۔ پھر ان کو چھوڑ کر حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چلے گئے اور بیعت کی سعادت حاصل کی۔ پھر جب انہیں بھی چھوڑ کر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چلے گئے لیکن حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ حسین (رحمۃ اللہ علیہ) اور میرا معاملہ ایک ہی ہے مجھے میرے جنون نے بچالیا جبکہ اسے اس کی عقل نے ہلاک کیا۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ جب تک زندہ رہے نماز کی پابندی کرتے رہے، ذکر ومناجات میں اپنی زندگی بسر کرتے ہیں، ہمیشہ روزے سے رہتے تھے اور صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ صاحب سرّ اور کامل بزرگ تھے۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ اٹھارہ برس کی عمر میں تستر تشریف لائے اور دو سال تک حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ پھر تستر سے بصرہ چلے گئے اور پھر وہاں سے حرقہ پہنچے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمرو بن عثمان

Marfat.com

مکی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی۔ حرقہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نکاح حضرت یعقوب اقطع رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی سے ہوا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف چلے گئے اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے کسب فیض حاصل کیا۔ وہاں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ حجازِ مقدس چلے گئے اور حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ حجازِ مقدس میں ایک سال قیام کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ واپس بغداد تشریف لائے اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے عجیب وغریب سوالات کئے جس پر انہوں نے فرمایا کہ تم عنقریب لکڑی کو سرخ کرو گے یعنی سولی چڑھائے جاؤ گے۔ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً کہا کہ جب میں سولی چڑھایا جاؤں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت اہل ظاہر کا لباس اختیار کر لیں۔ چنانچہ جب حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو سولی پر چڑھائے جانے کا حکم دیا گیا تو خلیفۂ وقت نے کہا کہ جب تک حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس فتویٰ پر دستخط نہ کریں گے کہ میں انہیں سولی پر نہ چڑھاؤں گا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو جب اطلاع ملی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تشریف لے گئے اور علمائے ظاہر کا لباس زیب تن کیا اور اس فتویٰ پر دستخط کئے۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ ہر رات میں چار سو رکعات نماز ادا کئے کرتے تھے اور ان نوافل کو اپنے اوپر فرض کر رکھا تھا۔ لوگوں نے ایک مرتبہ دریافت کیا کہ اتنے بلند مرتبہ کے بعد بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اذیتیں دی جاتی ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً فرمایا کہ مصائب پر صبر کرنے کا نام ہی دوستی ہے اور جو اس راہ میں فنا ہو جاتے ہیں انہیں کوئی غم باقی نہیں رہتا۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ مریدوں کے ہمراہ جنگل سے گزر رہے تھے کہ مریدوں نے انجیر کھانے کی خواہش ظاہر کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فضا میں ہاتھ بلند کیا اور انجیر کا ایک طباق آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں آگیا جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مریدوں میں تقسیم کر دیا۔ کچھ دیر بعد مریدوں نے حلوہ کھانے کی خواہش ظاہر کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ہاتھ بلند کیا

Marfat.com

تو حلوے کا ایک طباق ہاتھ میں آ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ حلوہ بھی مریدوں میں تقسیم کر دیا۔ مریدوں نے کہا کہ اس حلوے کا ذائقہ بغداد میں ملنے والے حلوے جیسا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے لئے بغداد کے بازار اور یہ جنگل ایک سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس دن بغداد کے ایک بازار میں موجود حلوائی کی دوکان سے ایک طباق حلوے کا غائب ہو گیا تھا اور جب اس حلوائی کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرامت کی خبر ہوئی تو وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں شامل ہو گیا۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شیطان سے پوچھا کہ تو نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیوں نہیں کیا؟ تو اس نے کہا کہ میں اللہ عزوجل کا مشاہدہ کرنے والوں میں سے تھا اور اسی کو سجدہ کرنے والوں میں سے تھا اس لئے یہ گوارہ نہ کر سکا کہ اس کے سوا کسی اور کو سجدہ کروں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے شوق کا یہ عالم تھا کہ جب انظر الی الجبل کا فرمان سنتے تو کوہِ طور کی جانب حریصانہ نظروں سے دیکھنا شروع کر دیتے تھے۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ چار ہزار افراد کے ہمراہ حج بیت اللہ کے لئے مکہ معظمہ پہنچے۔ مکہ معظمہ پہنچ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ برہنہ سر اور برہنہ جسم کھڑے ہو گئے اور ایک سال تک اسی حالت میں کھڑے رہے یہاں تک کہ موسمی کیفیات کی بدولت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہڈیوں کا گودا بھی پگھل گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم کی کھال پھٹ گئی۔ ایک شخص روزانہ ایک ٹکیہ اور ایک پانی کا کوزہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس رکھ دیتا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ ٹکیہ کا کنارہ کھا لیتے اور باقی ٹکیہ اس پانی کے کوزے پر رکھ دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استغراق کا یہ عالم تھا کہ ایک بچھو نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تہبند میں اپنی جگہ بنا لی تھی۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے میدانِ عرفات میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کی کہ الٰہی! تو ہی مالک حقیقی ہے اگر میں کافر ہوں تو میرے کفر میں اضافہ فرما اور پھر جب سب لوگ رخصت ہو گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کی کہ الٰہی! میں تجھے ہی خدائے واحد

Marfat.com

تصور کرتا ہوں اور تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتا اور تو میرے بجائے اپنا شکر خود ادا کر کیونکہ بندے تیرا شکر ادا کرنے سے عاجز ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے کسی سوال کا جواب نہ دیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی بیوی کو لے کر تستر چلے گئے اور ایک سال تک وہیں مقیم رہے۔ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مخالف ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اہل ظاہر کا لباس اختیار کر لیا اور پانچ سال تک ہمہ اوست کے فلسفہ میں گم رہے اور مختلف ممالک کا سفر کرتے رہے بالآخر فارس جا پہنچے اور یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے رموز کا انکشاف کیا کہ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حلاج الاسرار کا لقب دے دیا۔ وہاں سے واپسی پر آپ رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظمہ پہنچے اور حضرت یعقوب نہر جوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ساحر کا لقب دیا۔ وہاں سے واپسی پر بصرہ تشریف لے گئے اور پھر ہواز سے ہوتے ہوئے ہندوستان تشریف لائے اور پھر خراسان و ماوراء النہر سے ہوتے ہوئے چین پہنچ گئے جہاں لوگوں کو رشد و ہدایت کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ چین سے آپ رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظمہ دوبارہ تشریف لے گئے اور دو سال قیام کے بعد واپس تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام لوگوں کی عقول سے بالاتر ہو گیا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ جس جگہ بھی جاتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہاں سے نکال دیا جاتا تھا۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو حلاج کہنے کی وجہ تسمیہ کتب سیر میں یوں مذکور ہوئی ہے کہ ابتدائے حال میں آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک روئی دھنکنے والے کے پاس سے گزرے اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی دوکان پر بیٹھنے کا کہا اور خود کسی کام سے چلا گیا۔ جب وہ واپس آیا تو روئی خود بخود دھنک رہی تھی۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ حلاج کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ سفر حج کے لئے روانہ ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ بے شمار لوگ تھے۔ راستہ میں بھوک لگی تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمائش کی کہ ہمارا دل سری کھانے کو چاہتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صف بندی فرمائی اور پھر اپنا

Marfat.com

ہاتھ کمر کے پیچھے لے جاتے اور جب ہاتھ سامنے آتا تو اس میں بھنی ہوئی سری اور دو روٹیاں ہوتی تھیں جنہیں باری باری سب کو پیش کرتے تھے یوں چار سو لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھایا۔ جب دورانِ سفر لوگوں نے کہا کہ ہماری طبیعت خرمے کھانے کو کرتی ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم مجھے زور زور سے ہلاؤ چنانچہ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہلانا شروع کیا تو خرمے جھڑنا شروع ہو گئے۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ پچاس برس کے ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرا کوئی مسلک نہیں ہے بلکہ تمام مذاہب کی جتنی بھی مشکل چیزیں ہیں وہ سب میں نے اختیار کی ہیں اور پچاس برس کی عمر میں اب تک میں ایک ہزار سال کی نمازیں ادا کر چکا ہوں اور ہر نماز سے قبل غسل کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ریاضت کے دور میں ایک ہی گوڈری زیب تن کئے رکھی جب لوگوں کے بے حد اصرار پر اس گوڈری کو اتارا تو اس میں تین رتی جوئیں موجود تھیں۔ ایک شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بچھو دیکھا تو اسے مارنے کا ارادہ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم اسے کیوں مارتے ہو یہ بارہ برس سے میرے ساتھ ہے۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو سولی پر چڑھائے جانے کا واقعہ حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ کی بددعا کا نتیجہ تھا۔ روایات میں آتا ہے کہ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ کچھ تحریر کر رہے تھے کہ حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ کیا لکھ رہے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں قرآن کے مقابلے میں لکھ رہا ہوں۔ حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ نے غضبناک ہو کر کہا کہ تو عنقریب سولی چڑھایا جائے گا۔

روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک گنج نامہ تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ وضو کے لئے گئے تو اسے کسی نے چرا لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جب علم ہوا تو فرمایا کہ جس شخص نے اسے چرایا ہے اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر سولی چڑھایا جائے گا اور اس کے جسم کو جلا کر راکھ دریا برد کر دی جائے گی۔ چنانچہ یہی واقعہ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پیش آیا۔

Marfat.com

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے اناالحق کا نعرہ لگایا جس کی وجہ سے علمائے ظاہر اور خلیفہ وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ناراض ہو گئے اور ایک برس تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قید خانے میں ڈالا رکھا گیا اور لوگوں کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جانے سے ممانعت تھی۔ اس دوران کچھ بزرگوں نے کوشش کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے نعرہ اناالحق سے باز آ جائیں مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہہ کر جواب دے دیا کہ میں معذور ہوں۔

ایک مرتبہ حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ خود حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے پاس قید خانے میں آئے اور اناالحق کے نعرہ سے منع فرمایا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بھی یہی کہا کہ میں معذور ہوں۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ قید خانے میں ایک رات اور دن میں ہزار رکعات نماز ادا کیا کرتے تھے اور پھر جب لوگوں نے پوچھا کہ اناالحق کا نعرہ بھی لگاتے ہیں اور نماز کس لئے پڑھتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اپنا مرتبہ میں خود جانتا ہوں۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو جب قید خانے میں ڈالا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پہلی رات قید خانے سے غائب ہو گئے۔ دوسری رات میں قید خانہ موجود نہ تھا اور تیسری رات دونوں موجود تھے۔ لوگوں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ پہلی رات میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ دوسری رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملنے آئے تھے اور تیسری رات مجھے شریعت کی خاطر یہاں ٹھہرنے کا حکم ہوا تھا۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو جس قید خانے میں رکھا گیا وہاں تین سو قیدی اور بھی موجود تے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس قید خانے سے رہائی دے دوں؟ انہوں نے کہا کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ میں یہ طاقت ہے تو پھر خود رہا کیوں نہیں ہو جاتے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ کیا تو ان قیدیوں کی بیڑیاں ٹوٹ گئیں اور جب دوبارہ اشارہ کیا تو جیلوں کے تالے ٹوٹ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قیدیوں سے فرمایا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔ ان قیدیوں نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمارے ہمراہ چلیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں

Marfat.com

اپنے آقا کا قیدی ہوں اور شریعت کی پاسداری بھی واجب ہے میرے ساتھ ایک ایسا راز وابستہ ہے جو سولی پر چڑھے بغیر حل نہیں ہوگا۔ جب خلیفہ وقت کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کا حکم دیا اور قتل کرنے سے قبل تین سو کوڑے لگانے کا بھی حکم دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قید خانے سے نکال کر باہر لایا گیا اور تین سو کوڑے لگائے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت صبر و استقامت سے کام لیا اور اف تک نہ کی۔ پھر جس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سولی پر چڑھائے جانے کے لئے لے جایا گیا تو ایک لاکھ کے قریب لوگ وہاں موجود تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہر سمت منہ کر کے انا الحق کہنا شروع کر دیا۔ کسی نے پوچھا کہ عشق کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آج، کل اور پرسوں میں تجھے معلوم ہو جائے گا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پہلے دن سولی پر چڑھایا گیا، دوسرے دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نعش کو جلایا گیا اور تیسرے دن راکھ کو ہوا میں اڑا دیا گیا۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو جس وقت سولی پر چڑھائے جانے کے لئے لے جایا گیا تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ بے حد مسرور تھے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا کہ پھانسی مردوں کا مزاج ہے پھر قبلہ رو ہو کر فرمایا کہ میں نے جو کچھ مانگا تو نے عطا کیا۔ پھر جب سولی پر چڑھائے جانے لگے تو لوگوں نے پوچھا کہ اپنے مخالفین اور متبعین کے متعلق کیا کہیں گے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دونوں ثواب کے حقدار ہیں جنہوں نے میری مخالفت کی انہوں نے شریعت کی وجہ سے میری مخالفت کی اور جنہوں نے میری پیروی کی انہیں مجھ سے حسن ظن تھا۔ میں نے جوانی میں ایک نامحرم عورت کو دیکھا تھا جس کا بدلہ آج مجھ سے لیا جا رہا ہے۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقع پر دریافت کیا کہ تصوف کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تصوف کا ادنیٰ درجہ یہ ہے اور اعلیٰ درجہ سے کوئی بھی واقف نہیں ہے۔ پھر لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سنگسار کرنا شروع کر دیا۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مٹی کا ایک ڈھیلا مارا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آہ بھری۔ لوگوں نے وجہ دریافت کی کہ پتھر لگنے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ خاموش رہے اور ایک مٹی کے ڈھیلے پر آہ بھری۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

Marfat.com

پتھر مارنے والے میری حقیقت سے بے خبر ہیں اور مٹی کا ڈھیلا مارنے والے حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ میری حقیقت سے واقف ہیں۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو سولی پر چڑھائے جانے سے قبل ہاتھ کاٹ دیئے گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اف تک نہ کی اور فرمایا کہ میرے باطنی ہاتھ کون کاٹے گا جنہوں نے ہمت کا تاج عرش سے اُتارا ہے۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں کاٹے گئے تو فرمایا کہ میرے باطنی پاؤں کون کاٹے گا جن سے میں نے دونوں عالم کا سفر کیا ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خون آلود ہاتھ چہرے پر ملے اور وضو کرتے ہوئے فرمایا کہ نمازِ عشق کے لئے اپنے خون سے وضو کرنا جائز ہے۔ پھر خلیفہ وقت کے حکم پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان بھی کاٹ دی گئی اور پھر سر بھی کاٹ دیا گیا۔ جس وقت سر کاٹا گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہر عضو سے انا الحق کی آواز آنا شروع ہو گئی۔ پھر ہر عضو کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا لیکن ہر ٹکڑے سے انا الحق کی آواز بلند ہونا شروع ہو گئی۔ اگلے روز آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم کو جلا دیا گیا تا کہ کوئی فتنہ کھڑا نہ ہو۔ پھر جب اس راکھ کو دریائے دجلہ میں ڈالا گیا تو پانی میں جوش پیدا ہو گیا۔ پانی میں یہ جوش اتنا زیادہ تھا کہ محسوس ہوتا تھا کہ ابھی دریائے دجلہ سب کچھ غرق کر دے گا۔ ایک وقت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ جب میری راکھ کو دریائے دجلہ میں بہایا جائے گا تو پانی میں جوش پیدا ہو جائے گا اس وقت میری گوڈری تم دریائے دجلہ کو دکھانا پانی کا جوش ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ خادم بھاگا ہوا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گوڈری لاکر دریا کو دکھائی تو پانی کا جوش ختم ہو گیا اور راکھ کنارے پر اکٹھی ہو گئی جسے جمع کر دفنا دیا گیا۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو جس شب سولی پر چڑھایا گیا ایک بزرگ صبح تک اس سولی کے نیچے عبادت میں مشغول رہے۔ صبح جب دن کی سفیدی نمودار ہوئی تو ہاتف نے ندا دی کہ ہم نے اسے اپنے رازوں میں سے ایک راز سے آگاہ کیا اس نے اس راز کو ظاہر کر دیا اور ہمارے رازوں کو ظاہر کرنے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں حضرت حسین بن منصور حلاج

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر معتکف ہوا اور شب بھر عبادت میں مشغول رہا۔ صبح کے وقت میں نے اللہ عزوجل سے عرض کیا کہ الٰہی! حسین (رحمۃ اللہ علیہ) تیرے مومن بندوں میں سے تھا تو پھر تو نے اسے یہ سزا کیوں دی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے بعد مجھے اونگھ آ گئی اور میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے اور اللہ عزوجل فرما رہا ہے کہ ہم نے حسین (رحمۃ اللہ علیہ) کے ساتھ یہ معاملہ اس لئے کیا کہ اس نے ہمارے راز کو دوسروں کے سامنے عیاں کیا حالانکہ یہ راز اسے دریائے دجلہ پر ظاہر کرنا چاہئے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوسری شب میں نے خواب میں حسین (رحمۃ اللہ علیہ) کو دیکھا تو پوچھا کہ اللہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس نے مجھے اپنی رحمت سے بخش دیا اور اپنے فضل سے نوازا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان دو گروہوں کے متعلق دریافت کیا جن میں سے ایک کا برتاؤ ان کے ساتھ اچھا اور دوسرے کا برا تھا۔ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے دونوں گروہوں پر اپنا فضل کیا کیونکہ ان میں سے ایک گروہ مجھ سے عقیدت رکھتا تھا اور دوسرا گروہ شریعت کی پاسداری کے لئے مجھ سے بغض رکھتا تھا۔

حضرت عباس طوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بروزِ محشر حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو زنجیروں میں جکڑ کر پیش کیا جائے گا کہ کہیں میدانِ محشر زیروزبر نہ ہو جائیں۔

ابوالعباس رازی لکھتے ہیں کہ میرا بھائی حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کا خادم تھا جس دن حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو سولی پر چڑھایا جانا تھا اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ حضور! مجھے کچھ وصیت کیجئے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اپنے نفس کی نگہداشت رکھو اور اگر تم اسے حق میں نہ لگاؤ گے تو یہ تمہیں حق سے ہٹا دے گا۔ ایک اور شخص نے اس موقع پر وصیت کی درخواست کی تو فرمایا کہ حق تعالیٰ کے ساتھ ایسے رہو جیسا کہ اس نے واجب کیا ہے۔

شیخ المشائخ، پیر کاملاں حضرت سیدنا علی بن عثمان الہجویری الجلابی المعروف حضور

Marfat.com

داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کی میرے دل میں بے حد عقیدت ہے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ پیروی کے لائق نہیں کیونکہ اس سے عوام الناس گمراہ ہو سکتے ہیں۔

فرمودات:

- اپنے نفس پر نگاہ رکھو اور اسے کسی شے کے ساتھ مشغول نہ ہونے دو۔
- صبر یہ ہے کہ اگر ہاتھ پاؤں بھی کاٹ دیئے جائیں اور سولی پر بھی چڑھا دیا جائے تو بھی زبان سے شکوہ نہ نکلے۔
- توحید اصل کی حیثیت رکھتی ہے اور حسن ظن محض ایک فرع ہے۔
- رنج راحت دوست پر اثر انداز نہیں ہوتے۔
- سچا عاشق وہ ہے جو کسی بھی حال میں محبوب کی بات سے روگردانی نہ کرے اور اسے پورا کرنے کی سعی کرے۔
- علم کا ایک ذرہ کائنات اور تمام جن وانس سے بہتر ہے۔
- علم حقیقی کا ایک ذرہ دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر اور افضل ہے۔

حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت ابوبکر محمد بن علی الوراق رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اکابر مشائخ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمد علی حکیم ترمذی اور حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہم سے فیض حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تجرید وتفرید اور آداب میں یکتائے روزگار تھے اسی وجہ سے اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مؤدب اولیاء کے لقب سے نوازا گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آداب و معاملات پر بے شمار کتب تصنیف کی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے معاصرین میں سے ہیں اور کئی ایک نے یہ بھی لکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی صحبت سے بھی فیض حاصل کیا۔

حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ محمد علی حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنی کسی کتاب کے چند جز و دیئے اور حکم دیا کہ انہیں دریا برد کردوں۔ میں جب ان اوراق کو

Marfat.com

لے کر چلا تو میری نظر ان اوراق پر پڑی تو وہ مکمل حقائق کے اقتباسات تھے۔ میں نے ان اوراق کو دریا برد کرنے کی بجائے اپنے پاس رکھ لیا اور گھر لا کر ایک جگہ چھپا دیئے۔ جب میں حضرت شیخ محمد علی حکیم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا اور بہانہ کیا کہ میں نے وہ اوراق دریا برد کر دیئے ہیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہارا گھر دریا نہیں ہے جاؤ اور ابھی جا کر انہیں دریا برد کرو۔ چنانچہ میں گھر تشریف لایا اور ان اوراق کو لے کر دریا پر پہنچا اور دریا میں ڈال دیئے۔ اس دوران ایک صندوق نمودار ہوا اور وہ تمام اوراق اس میں چلے گئے۔ پھر اس صندوق کا ڈھکن خود بخود بند ہو گیا اور پھر وہ صندوق پانی میں غائب ہو گیا۔ جب میں نے یہ ماجرا آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری وہ تصنیف حضرت خضر علیہ السلام نے طلب کی تھی اور وہ صندوق ایک مچھلی لے کر آئی تھی جو اسے حضرت خضر علیہ السلام تک پہنچا دے گی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی میں ایک ہزار مرتبہ اللہ عزوجل کا دیدار خواب میں کیا۔

حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کا بے حد شوق تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ روزانہ جنگل میں چلے جاتے اور تلاوتِ قرآن مجید کرتے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ جنگل کی جانب چلے تو ایک صاحب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ہو لئے۔ راستہ میں دونوں کے درمیان گفتگو ہوتی رہی۔ واپسی پر ان صاحب نے فرمایا کہ میں خضر (علیہ السلام) ہوں جن سے ملاقات کے لئے تم بے چین تھے مگر آج تم نے میری معیت میں تلاوتِ قرآن مجید بھی چھوڑ دی اور جب تمہیں میری صحبت اللہ عزوجل سے فراموش کر سکتی ہے تو کہیں دوسروں کی صحبت تمہیں ذکرِ الٰہی سے بھی غافل نہ کر دے لہٰذا سب سے بہتر شے گوشہ نشینی ہے یہ فرما کر حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے۔

حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ شریف کے لئے تشریف لے گئے تو دورانِ سفر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ایک عورت سے ہوئی۔ اس عورت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مسافر ہوں۔ اس عورت نے کہا کہ تم خدا کا شکوہ

Marfat.com

کرتے ہو۔ مجھے اس عورت کی بات بھلی معلوم ہوئی میں نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے فرمایا کہ کیا چاہتا ہے؟ تو میں نے عرض کیا کہ مقامِ عجز کیونکہ مصائب کو برداشت کرنے کی قوت مجھ میں نہیں ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام برداشت کرتے رہے ہیں۔اس عورت نے مجھ سے کہا کہ تمام برائیوں کی جڑ نفس ہے۔

حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ کو وصال کے بعد کسی نے خواب میں روتے ہوئے دیکھا تو رونے کی وجہ دریافت کی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس قبرستان میں میری قبر ہے وہاں دس مردے اور بھی مدفون ہیں مگر ان میں سے کوئی بھی ایمان والا نہیں ہے۔

حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ کو وصال کے بعد کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ اللہ کے ساتھ کیا معاملہ رہا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس نے مجھے اپنا قرب عطا فرمایا اور جب میرا نامہ اعمال میرے ہاتھ میں آیا تو اس میں ایک گناہ ایسا بھی تھا جس نے میری تمام نیکیوں کو ڈھانپ رکھا تھا۔میں نے ندامت سے سر جھکا لیا تو حکم ہوا کہ ہم نے اپنی رحمت سے اس گناہ کو معاف کیا۔

فرمودات:

- حکمت کی پہلی نشانی خاموشی ہے اور صرف حاجت کے موافق بات کرنا۔
- بدخلقی لقمہ حرام کی طرح ہے لہٰذا اس سے پرہیز کرو۔
- عاقلوں کی صحبت ان کی پیروی سے کرو' زاہدوں کے ساتھ ان کی خاطر مدارت سے اور جاہلوں کی ان کے ساتھ صبر جمیل سے۔
- کمی مال میں دنیا اور آخرت میں فائدہ ہے اور زیادتی مال میں نقصان۔
- اللہ اپنے بندوں کی زبان سے دو چیزیں چاہتا ہے توحید کا اقرار اور لوگوں سے نرم گفتگو۔
- جاہل بادشاہ' بے عمل عالم اور بے توکل فقیر شیطان کے چیلوں میں سے ہیں۔
- شیطان لعین کہتا ہے کہ میں احمق نہیں ہوں کہ مومن کو پہلے کافری کا مشورہ دوں۔

Marfat.com

حضرت ابوحمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ:

اساس اہل یقین حضرت ابوحمزہ محمد بن ابراہیم بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تجرید وتفرید کی راہوں پر گامزن اور اکابر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں سے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حارث محاسبی، حضرت سری سقطی اور حضرت خیر النساج رحمۃ اللہ علیہم سے فیض حاصل کیا اور بغداد کی مسجد رصافہ میں وعظ ونصیحت شروع کی۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو جب بھی کسی مسئلہ میں کوئی مشکل پیش آتی تو وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس مسئلہ کے متعلق دریافت فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے معاصرین میں سے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ علم تفسیر کے ماہر اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے راوی ہیں۔

حضرت ابوحمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ عزوجل کا جبراً مشاہدہ کیا اور اس وقت اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا کہ میں وسوسوں کی اتباع نہ کروں اور مخلوق کا بھائی نہ بنوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول جب لوگوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے اس قول کو لغو تصور کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بے شمار اذیتیں پہنچائیں۔

حضرت ابوحمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں نہایت پاکیزہ لباس میں دیکھا اور ان کے قریب ایک پرندہ پنجرے میں بند تھا۔ جب وہ پرندہ بولا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ضرب لگائی لبیک یا سیّدی۔ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو غصہ میں آ گئے اور ایک چھرا لے آئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کرنے کے لئے دوڑے۔ مریدوں نے منت سماجت کی اور انہیں روک دیا۔ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے ابوحمزہ (رحمۃ اللہ علیہ)! مسلمان بن جا اور جب مریدوں نے عرض کیا کہ ہم انہیں اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں شمار کرتے ہیں تو حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں بھی اسے نیک اور متقی تصور کرتا ہوں اور جانتا ہوں کہ اس کا باطن توحید میں غرق ہے مگر اس نے علولیوں جیسی بات کی اور ایک پرندے کی آواز پر از خود رفتہ کیوں ہو گیا؟ جبکہ عاشقوں کے لئے لازم ہے کہ وہ اللہ کے کلام سے سکون وراحت حاصل کریں۔ حضرت

Marfat.com

ابوحمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کی بات سننے کے بعد توبہ کی اور کہا کہ حقیقت میں میرا قول ایک گمراہ جماعت کے مطابق ہو گیا تھا۔

حضرت ابوحمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام نہایت لطیف ہوتا تھا۔ ایک دن غیبی ندا آئی کہ اے ابوحمزہ (رحمۃ اللہ علیہ)! سوچ سمجھ کر میٹھی بات کرتے ہو تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم بات کرنا چھوڑ دو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس دن کے بعد چپ سادھ لی اور پھر اسی ہفتہ کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۸۹ھ میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت ابوحمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کے روز منبر پر جلوہ افروز تھے اور خطبہ جمعہ دے رہے تھے کہ منبر سے نیچے گر پڑے جس کی وجہ سے سر میں شدید چوٹ آئی اور اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا۔

فرمودات:

- مجاہدہ صرف تہذیب نفس کے لئے ہے نہ کہ حقیقت قربت کے لئے۔
- غفلت اور فضول باتیں انسان کے اندر سے نورِ الٰہی کو زائل کر دیتی ہیں اور انسان کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔
- جس کے دل میں ماسوائے اللہ کوئی اور نہ سمایا ہو اس کو پہنچنے والی ہر تکلیف راحت بن جاتی ہے۔
- لذت اور خوشی طلب میں ہیں یافت میں نہیں یافت تو سراسر خوف اور ہیبت ہے۔
- جب تمہارا نفس تم سے سلامت رہا تو تم نے اس کا حق ادا کر دیا اور جب مخلوقِ خدا تجھ سے سلامت رہی تو تم نے اس کا حق بھی ادا کر دیا۔

حضرت ابوعمرو نخیل رحمۃ اللہ علیہ:

زہد و ورع میں بے مثل، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر اور حضرت ابوعثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ حضرت ابوعمرو نخیل رحمۃ اللہ علیہ کا شمار عظیم المرتب اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نیشاپور کے رہنے والے تھے۔

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حضرت ابوعمرو نخیل رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سماع کیوں سنتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ غیب سے کنارہ کش رہنے کے لئے کیونکہ دوسروں کی غیبت کرنے یا سننے سے بہتر ہے کہ سماع سنا جائے اور اگر حالت سماع میں کوئی ناجائز فعل سرزد ہو بھی جائے تو وہ سال بھر کی غیبت سے بہتر ہے۔

حضرت ابوعمرو نخیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بہت سی باتیں بری ہیں جن کا ظہور انتہا میں ہوتا ہے لیکن یہ ظہور ابتداء کے فساد کے ساتھ ہی نشوونما پاتا ہے اور جس کی بنیاد ہی مستحکم نہ ہو اس کی تعمیر بھی مستحکم نہیں ہوتی پس ابتداء سے ہی بری عادتوں سے بچنے کی کوشش کرو۔

حضرت ابوعمرو نخیل رحمۃ اللہ علیہ نے عہد کیا کہ چالیس سال تک اللہ عزوجل کی رضا کے علاوہ کچھ طلب نہ کروں گا۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی شدید علیل ہو گئیں اور باوجود مسلسل علاج کے کچھ افاقہ نہ ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی کے شوہر عبدالرحمٰن نے کہا کہ تمہارا علاج تمہارے والد صاحب کے ہاتھ میں ہے اس لئے کہ تمہارے والد نے عہد کر رکھا ہے کہ چالیس سال تک خدا کی رضا کے سوا کچھ طلب نہ کروں گا اور ان کے اس عہد کو بیس سال گزر چکے ہیں لہٰذا وہ نقص عہد کر کے تمہارے لئے دعا کریں تو تم یقیناً صحت یاب ہو جاؤ گی گو نقص عہد گناہ ہے لیکن اس سے تمہیں صحت حاصل ہو سکتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ تم تو نکاح کے بیس برس تک نہیں آئیں آج تمہارے آنے کی وجہ کیا ہے؟ صاحبزادی نے عرض کیا کہ میں اللہ عزوجل کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے جس نے مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسے والد اور عبدالرحمٰن جیسا شوہر عطا کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جانتے ہیں کہ زندگی سے بڑھ کر کوئی شے عزیز نہیں ہوتی اور اسی کی وجہ سے مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم المرتبت والد اور عبدالرحمٰن جیسے شوہر کا دیدار نصیب ہوا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل سے عہد کیا کہ چالیس سال تک اس کی رضا کے علاوہ کچھ طلب نہ کریں گے لہٰذا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس عہد کا واسطہ دیتی ہوں اور عرض کرتی ہوں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نقص عہد کر کے میرے حق میں دعائے خیر فرمائیں کہ اللہ عزوجل

Marfat.com

مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ تم اگر صحت یاب بھی ہو جاؤ تو تمہیں موت نہیں آئے گی اور جب موت کی آمد میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں تو پھر اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ موت بیماری سے آئے یا ویسے ہی لہٰذا میں نقص عہد کے گناہ میں مبتلا نہیں ہونا چاہتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے سمجھا کہ شاید میری موت آنے والی ہے اور صحت یابی ممکن نہیں لیکن اس کا یہ خیال غلط ثابت ہوا اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے چالیس برس تک زندہ رہیں۔

فرمودات:

- ذاتِ خداوندی سے وابستہ رہنے والا کبھی بری خصلتوں کا شکار نہیں ہو سکتا۔
- تصوف کے احکام میں صبر و ضبط نہایت ضروری ہے۔
- جب تک بندہ اپنے اعمال کو ریا سے پاک نہیں کر لیتا عبودیت میں اس کا قدم مستحکم نہیں ہو سکتا۔
- رضائے نفس بندہ کے لئے آفت ہے۔
- جو بندہ وقت پر فرائض کی ادائیگی نہیں کرتا اللہ اس پر فرض کی لذت کو حرام کر دیتا ہے۔

حضرت ابواسحاق ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ:

تجرید و توحید کے منبع، طریقت و حقیقت کے سرچشمہ حضرت ابواسحاق ابراہیم بن احمد الخواص رحمۃ اللہ علیہ کو رئیس المتکلمین کہا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے معاصرین میں سے ہیں اور حقائق و معاملات کے موضوع پر کئی کتب کے مصنف ہیں۔
آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی صحرانوردی میں بسر کی اس لئے خواص کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حضرت ابواسحاق ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے ایمان کی حقیقت کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فی الوقت تمہارے سوال کا جواب دینا ضروری نہیں اس کے لئے تمہیں میرے ہمراہ مکہ مکرمہ کا سفر کرنا ہوگا اور دورانِ سفر تمہیں تمہارے سوال کا جواب مل

Marfat.com

جائے گا۔ وہ شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوا۔ دورانِ سفر جنگل میں پہنچے اور حج کے ارادہ سے سفر شروع کیا۔ ہر روز غیب سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دو روٹیاں اور دو آبخورے پانی سے بھرے ہوئے آتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک روٹی اور ایک آبخورہ اس شخص کو دے دیتے تھے۔ دورانِ سفر ایک عمر رسیدہ بزرگ گھوڑے پر تشریف لائے اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو گھوڑا روک کر کچھ دیر گفتگو کرتے رہے اور پھر رخصت ہو گئے۔ اس شخص نے دریافت کیا کہ حضرت! یہ کون تھا؟ حضرت ابو اسحاق ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ تمہارے سوال کا جواب تھے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یہ میری سمجھ سے بالاتر ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام تھے اور میری صحبت اختیار کرنا چاہتے تھے لیکن میں نے اس خوف سے کہ کہیں میرا توکل مجروح نہ ہو ان کو منع کر دیا تاکہ اللہ کے سوا میرا کسی پر بھروسہ نہ رہے اور یہی ایمان کی حقیقت ہے۔

حضرت ابو اسحاق ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جنگل میں میں نے حضرت خضر علیہ السلام کو مرغ کی مانند اڑتا دیکھا تو اپنا سر اس نیت سے جھکا لیا کہ کہیں میرے توکل میں کوئی فرق نہ آ جائے۔ حضرت خضر علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اگر تم میری جانب دیکھ لیتے تو مجھے یوں ملاقات کے لئے نہ آنا پڑتا۔ میں نے توکل کی حفاظت کے لئے انہیں سلام تک نہ کیا۔ میں نے اپنے توکل کی حفاظت کے لئے کبھی بھی حضرت خضر علیہ السلام کو اپنی صحبت میں بیٹھنے نہیں دیا اور میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے سوا اپنے قلب میں کسی اور کو جگہ دوں۔

حضرت ابو اسحاق ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ صحرانوردی کے دوران مجھے ایک عورت ملی جس پر وجدانی کیفیت طاری تھی اور وہ برہنہ سر پھر رہی تھی۔ میں نے کہا کہ اپنا سر ڈھانپ لو تو اس نے جواب دیا کہ تم اپنی آنکھیں بند کر لو۔ میں نے جواب دیا کہ میں عاشق ہوں اور عاشق اپنی آنکھیں بند نہیں کرتے۔ اس نے کہا کہ میں مست ہوں اور مست اپنا سر نہیں ڈھانپتے۔ میں نے پوچھا کہ تو نے کس مے کدے سے پی ہے جس کی وجہ

Marfat.com

سے یوں مست ہوگئی ہے۔ وہ کہنے لگی کہ یہاں اور کوئی مے کدہ نہیں اور دونوں عالم میں اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے۔ میں نے پوچھا کہ تو میرے ہمراہ رہے گی تو اس نے نفرت سے کہا کہ میں مرد کے ہمراہ نہیں رہنا چاہتی بلکہ فرد کی طلب میں ہوں۔

حضرت ابو اسحاق ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی درویش نے درخواست کی کہ مجھے بھی اپنے ہمراہ رکھ لیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس شرط پر اپنے ساتھ رکھوں گا کہ ہم میں سے ایک حاکم ہوگا اور دوسرا محکوم ہوگا تا کہ سفر کے معاملات احسن طریقے سے نبھائے جاسکیں۔ درویش نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حاکم تسلیم کرلیا اور سفر شروع ہوا۔ دورانِ سفر جب پہلی منزل پر قیام کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درویش سے فرمایا کہ تم یہیں ٹھہرو میں پانی کا بندوبست کرتا ہوں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھ سے ہی آگ بھی جلائی۔ الغرض تمام سفر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سب کام خود ہاتھوں سے کیے اور اس درویش کو کوئی کام نہ کرنے دیا۔ وہ درویش جب بھی کسی کام کا ارادہ کرتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محکوم ہونے کی وجہ سے تمہیں میرا حکم ماننا ہوگا۔ دورانِ سفر ایک رات شدید بارش ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی چادر شامیانے کی ت اس درویش پر تانے کھڑے رہے۔

حضرت ابو اسحاق ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مرید کے ہمراہ جنگل سے گزرے تو جنگل میں شیر کے غرانے کی آواز سنائی دی۔ مرید گھبرا کر ایک درخت پر چڑھ گیا مگر پھر بھی اس کے خوف میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے خوف ہو کر مصلےٰ بچھایا اور نماز کی نیت باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ شیر قریب آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد چکر لگا کر چلا گیا۔ جب شیر چلا گیا تو وہ مرید درخت سے نیچے اترا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نماز ختم کی اور سفر شروع کیا۔ راستہ میں ایک مچھر نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کاٹ لیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بے چین ہو گئے۔ مرید نے عرض کی کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ شیر سے خوفزدہ نہیں ہوئے اور مچھر کے کاٹنے پر اس قدر بے چین کیوں ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس وقت اللہ عزوجل نے مجھ کو خود سے باہر کر دیا تھا اور اب میں خود میں ہونے کی وجہ سے تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔

Marfat.com

حضرت ابو اسحاق ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کا جب وقت وصال نزدیک آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مسجد میں تشریف فرما ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پیچش آنا شروع ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ دن میں ساٹھ مرتبہ رفع حاجت کے لئے جاتے اور ہر مرتبہ آ کر غسل کرتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دل کیا چاہتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بھنی ہوئی کلیجی کی خواہش ہے۔ یہ فرما کر غسل کرنے گئے اور غسل کر کے آئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا۔ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی میت کو مسجد سے نکال کر ایک مکان میں منتقل کر دیا۔ پھر ایک بزرگ تشریف لائے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تکیہ اٹھا کر دیکھا تو اس کے نیچے روٹی کا ایک ٹکڑا رکھا تھا۔ ان بزرگ نے فرمایا کہ اگر یہ روٹی کا ٹکڑا نہ ہوتا تو میں ان کی نمازِ جنازہ ہرگز نہ پڑھاتا۔

حضرت ابو اسحاق ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے وصال کے بعد خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ کیا ماجرا رہا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وصال کے وقت چونکہ میں باوضو تھا اس لئے مجھے توکل و عبادت کے ساتھ طہارت کا اجر بھی ملا اور اس کے سامنے جنت کی تمام نعمتیں ہیچ ہیں اور بارگاہِ الٰہی سے مجھے ندا سنائی دی کہ یہ مرتبہ طہارت اور پاکیزگی کے صلہ میں عطا کیا گیا ہے۔

فرمودات:

- عالم وہ ہے جو اپنے علم کے مطابق عمل پیرا ہو۔
- علم کی زیادتی سے کوئی عالم نہیں بنتا۔
- متوکل وہ ہے جس کے توکل کا اثر دوسروں پر بھی پڑے اور اس کی صحبت اختیار کرنے والا خود بھی متوکل بن جائے۔
- متوکل مخلوق سے کسی قسم کی توقعات وابستہ نہیں کرتا۔
- قرآن و حدیث کے احکام کے مطابق استقلال کے ساتھ بندگی کرنے کا نام صبر ہے۔

Marfat.com

حضرت شیخ ابوالخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت شیخ ابوالخیر عباد بن عبداللہ الاقطع رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ریاضت کے بحر بیکراں تھے اور ایسے بلند مرتبہ کے حامل تھے کہ جانور بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بیٹھا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی اور حضرت عبداللہ بن الجلاء رحمۃ اللہ علیہم کی صحبت سے فیض حاصل کیا۔

حضرت شیخ ابوالخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں ایک پھوڑا نکل آیا جسے کاٹنے کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ کٹوانے سے انکار کر دیا۔ مریدوں نے طبیبوں کو مشورہ دیا کہ جس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز میں مشغول ہوں اس وقت ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ چنانچہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز میں مشغول ہوئے تو ہاتھ کاٹ دیا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کچھ تکلیف محسوس نہ ہوئی۔

حضرت شیخ ابوالخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ جس وقت کوہِ لبنان پر مقیم تھے تو بادشاہِ وقت نے حسب معمول وہاں کے فقراء میں ایک دینار تقسیم کیا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا دینار ایک ساتھی کو دے دیا اور خود شہر کا رخ کر لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اتفاقاً اسی دن بلا وضو قرآن کو چھو لیا جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ بے حد پریشان ہوئے۔ اسی پریشانی کے عالم میں آپ رحمۃ اللہ علیہ بازیں جا رہے تھے کہ وہاں کچھ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو چور سمجھ کر پکڑ لیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ اور بھی کئی صوفیاء پکڑے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا کہ میں چوروں کا سرغنہ ہوں اور جو سزا تم نے دینی ہے وہ دے دو مگر باقی تمام صوفیاء کو چھوڑ دو۔ لوگوں نے باقی تمام افراد کو چھوڑ دیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ کاٹ دیا۔ ہاتھ کاٹنے کے بعد جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت شیخ ابوالخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ ہیں تو وہ بڑے شرمندہ ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معافی مانگنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں معاف کر دیا اور اسی حالت میں گھر تشریف لے گئے۔ گھر والوں نے جب کٹا ہوا ہاتھ دیکھا تو آہ وزاری شروع کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم رو مت بلکہ خوشیاں مناؤ اس لئے کہ اگر میرا ہاتھ نہ کاٹا جاتا تو یقیناً میرا قلب کاٹ دیا جاتا اور

Marfat.com

یہ وہی ہاتھ ہے جس سے میں نے بلا وضو قرآن کو چھو لیا تھا۔

حضرت شیخ ابوالخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندے کو اعلیٰ مقام اس وقت حاصل ہوتا ہے جب وہ اللہ کے ساتھ موافقت کرتا ہے اور آدابِ عبودیت کو بہتر طریقہ سے بجالاتا ہے اور اللہ کے فرائض میں غفلت نہیں برتتا اور نیک لوگوں کی صحبت میں رہ کر بری عادتوں سے بچتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۳۴۰ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بے شمار کرامات زبان زدِ عام ہیں جنہیں احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہیں۔

فرمودات:

- دعویٰ کرنا ایسا تکبر ہے جس کو پہاڑ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔
- قلب کا مقام ایمان ہے اور اس کی شناخت یہ ہے کہ بندہ مومن ایسے امور انجام دے جس میں اہل ایمان کی خیر خواہی اور بہتری مضمر ہو۔
- نفاق کی پہچان یہ ہے کہ بندہ کینہ پروری میں مشغول رہے۔
- جب تک بندہ کی نیت صاف نہ ہو اس کا قلب صاف نہیں ہو سکتا۔

حضرت جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ:

شریعت و طریقت اور علومِ حقائق کے راز داں حضرت جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ شمار حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور اصحاب میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میرے پاس تصوف کے موضوع پر ایک سو بیس کتب موجود ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ' حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال واحوال پر سند کا درجہ رکھتے ہیں۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تصوف کیا ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تصوف اس حالت کو کہتے ہیں جس میں ربوبیت کا اظہار ہونے لگتا ہے اور عبودیت فنا ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

حضرت جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید حضرت حمزہ علوی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہتے تھے انہوں نے ایک رات گھر جانے کی اجازت مانگی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آج رک جاؤ کل چلے جانا۔ حضرت حمزہ علوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارادہ تھا کہ رات کو گھر جا کر مرغ پکا کر صبح کے لئے اہل وعیال کے کھانے کا انتظام کر سکیں۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کو سنا تو دل میں خیال آیا کہ اگر میں رک گیا تو اہل وعیال بھوکے رہ جائیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ اجازت طلب کی تو حضرت جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہیں اختیار ہے۔ وہ گھر گئے اور انہوں نے مرغ پکانے کے بعد بچی سے کہا کہ سالن کی دیگچی چولہے سے اتار لاؤ۔ وہ بچی دیگچی لینے گئی اور دیگچی سمیت گر پڑی جس کی وجہ سے تمام سالن زمین پر گر کر ضائع ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ زمین پر گرا ہوا سالن اٹھا کر گوشت کو دھو کر کھالیں۔ اس دوران ایک کتا آیا اور اس نے زمین پر گرا ہوا سالن کھالیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو صدمہ ہوا کہ سالن بھی گیا اور مرشد پاک کی صحبت سے بھی محروم رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب وہاں پہنچے تو حضرت جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص صرف ایک گوشت کے ٹکڑے کے لئے شیخ کو صدمہ پہنچاتا ہے اللہ عزوجل اس کا گوشت کتوں کو کھلا دیتا ہے۔

حضرت جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک ساتھی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دعویٰ سے بچا کرو اور اوامر کی تعمیل کو خود پر لازم کر دو کیونکہ میں نے مرشد پاک حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ جس شخص نے اپنے معاملے کو خلوص پر مبنی رکھا اللہ عزوجل اسے جھوٹے دعویٰ سے محفوظ رکھتا ہے۔

حضرت جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ نے توکل کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خواہ کوئی شے موجود ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں یکساں رہنی چاہئے بلکہ اگر نہ ہو تو خوش ہونا چاہئے اور اگر ہو تو غم رہنا چاہئے۔

حضرت جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ نے پچانوے برس کی عمر میں ۳۴۸ھ میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کے قریب شونیزیہ قبرستان بغداد میں مدفون کیا گیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

فرمودات:

- جس کی روح جسم معرفت بن جاتی ہے وہی قلوب کے احوال کا راز داں بن سکتا ہے اور جس کی روح مجسم مشاہدہ بن جاتی ہے اس کو علم لدنی حاصل ہونے لگتا ہے۔
- نفس میں گرفتار رہنے والوں کو لذت نفس حاصل نہیں ہو سکتی۔
- دینی و دنیاوی تمام مفادات صرف ایک لمحہ کے صبر سے حاصل ہو جاتے ہیں۔
- اہل حق کا حصول چاہتے ہو تو بلند ہمت بن جاؤ اس لئے کے بلند ہمتی کے بغیر مراتب مجاہدہ نہیں حاصل ہو سکتے۔
- نفس کو کمتر سمجھتے ہوئے مسلمانوں کی تعظیم کرنا ہی شجاعت ہے۔

Marfat.com

کتابیات

۱۔ کشف المحجوب از حضرت سیّد علی بن عثمان الہجویری رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ ابیاتِ باہو رحمۃ اللہ علیہ از ابوالکاشف قادری رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ تذکرۃ الاولیاء از حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ کراماتِ اولیاء از علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفیر از محمد ثاقب قادری

۶۔ اقوالِ اولیاء رحمۃ اللہ علیہم از علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ قصص الاولیاء از محمد حسیب القادری

۸۔ مدحت از عاصی کرنالی

۹۔ حیات و کلام حسین بن منصور حلاج از علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ طریق النجات از حضرت خواجہ پیر محمد حسن جان مجددی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

Marfat.com